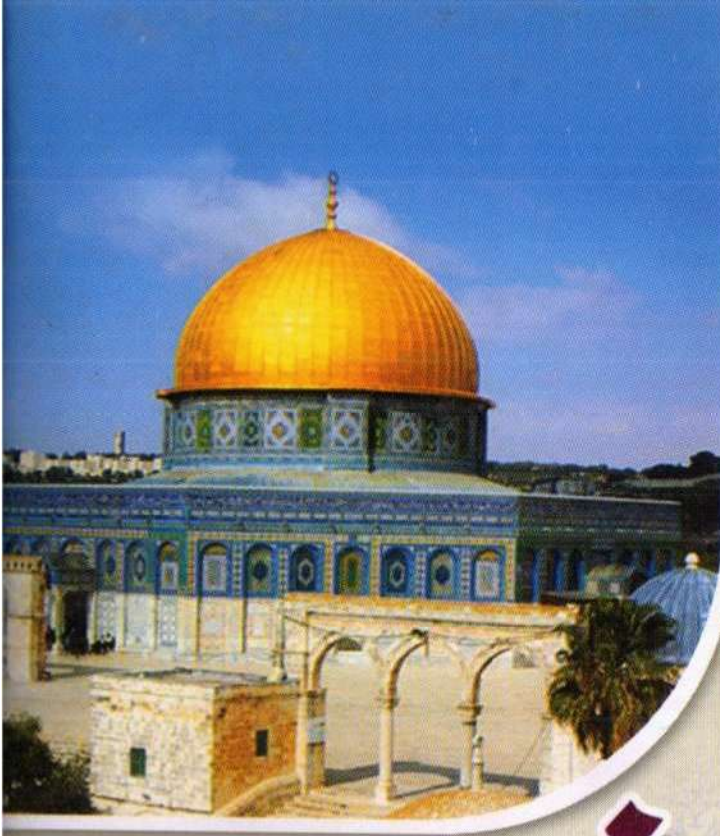


ردِّ قادنیت و حیاتِ مسیح علیہ السلام
پُرمدلّل اور لاجواب کتاب

الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی

سنہ ۱۳۱۵ھ

مصنّف:

حجۃ الاسلام، نائبِ اعلیٰ حضرت شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا
مفتی محمد حامد رضا خان قادری رضوی علیہ الرحمۃ

تخریج:
محمد افضال حسین نقشبندی مجددی

ناشر: اکبر بُک سیلرز لاہور

ردِّ قادیانیت و حیاتِ مسیح علیہ السلام پر مدلل اور لاجواب کتاب

الصّارم الرّبّانی
علیٰ
اسراف القادیانی

۱۳۱۵ھ

مصنف

حجۃ الاسلام، نائب اعلیٰ حضرت شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا
مفتی محمد حامد رضا خان قادری رضوی علیہ الرحمۃ

تخریج

محمد افضال حسین نقشبندی مجددی

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور

Ph: 37352022

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب ——— الصارم الربانی علیٰ اَسرافِ القادیانی

مصنف ——— مولانا مفتی محمد حامد رضا خاں قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج ——— محمد افضال حسین نقشبندی مجددی

اشاعت ——— جون ۲۰۱۶ء

صفحات ——— ۱۵۲

تعداد ——— ۶۰۰

کمپوزنگ ——— فیصل رشید

قیمت ———150/- روپے

ناشر

اکبر بک سیلرز

زبیدہ سنٹر ۴۰ اُردو بازار لاہور

ترتیب

تعارف مصنف

حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ حیات وخدمات

از: محمد افضال حسین نقشبندی

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت، شیخ الاسلام والمسلمین، مجدد دین وملت، الشاہ، امام احمد رضا خاں قادری، حنفی رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے حجۃ الاسلام، شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضرت، علامہ مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری، حنفی رحمۃ اللہ علیہ ماہ ربیع الاوّل ۱۲۹۲ھ بمطابق ۱۸۷۵ء میں اپنے دادا خاتمۃ المحدثین، امام المتکلمین علامہ محمد نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ، ۱۸۸۰ء) کے گھر محلہ سوداگراں بریلی شریف (یو۔پی) میں پیدا ہوئے۔آپ کے والد گرامی قدر، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادے کا نام حدیث مبارکہ کے مطابق محمد رکھا اور بحساب حروف ابجد اسم ''محمد'' کے اعداد سے آپ کا سال پیدائش ۱۲۹۲ھ ظاہر ہوا۔محمد نام پر ہی عقیقہ ہوا عرف ''حامد رضا'' رکھا گیا۔اس طرح آپ کا پورا نام محمد حامد رضا ہوا اور خان حسب ونسب کی نشاندہی کرتا ہے۔خاص نے آپ کو حجۃ الاسلام کا لقب دیا جو حقیقت میں آپ کے علم وفضل کا اقرار ہے۔اس کے علاوہ خواص سے آپ کو ''شیخ الانام'' اور جمال اولیاء'' جیسے خطاب بھی عطا ہوئے۔آپ کی عمر ابھی صرف چھ سال کی تھی کہ آپ کے دادا جان (جو اپنے وقت کے عظیم عالم دین تھے) کا انتقال ہو گیا۔

تعلیم وتربیت:

حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی آنکھیں

کھولیں تو اپنے اردگرد قرآن وسنت کی حکمرانی کو پایا، فقہ حنفی کا سکہ ہر سو چلتا ہوا نظر آیا۔ دین اسلام کی حمایت اور ہر باطل سے عداوت کو گھٹی میں سمایا۔ آپ نے علم وعرفان کے ماحول میں پرورش پائی۔ آپ کی ولادت کا سال ۱۲۹۲ھ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کا بیسواں سال تھا۔ علم وعرفان کا آفتاب افق آسمان پر جگمگا رہا تھا، عالم اسلام وعالم اہل سنت میں آپ کا نام ایک عظیم محقق کے نام سے جانا پہنچانا جاتا تھا۔ آپ کے شیخ طریقت سید آلِ رسول قادری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۹۷ھ، ۱۸۷۹ء) اور آپ کے والد ماجد امام المتکلمین مولانا محمد نقی علی خان قادری رحمۃ اللہ علیہ بقیہ حیات تھے۔ بریلی شریف اور مارہرہ شریف میں شریعت وطریقت کا آفتاب چمک رہا تھا جس کی ضیاء سے سارا ہندوستان جگمگا رہا تھا۔ اس ماحول مشک باء میں آپ کی (مولانا حامد رضا خاں کی) تربیت شروع ہوئی۔

حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباؤ اجداد کی قدیم روایات کے مطابق اپنے والد ماجد (اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ) سے تمام کتب پڑھیں، آپ کی ذہانت وفطانت کا یہ عالم تھا کہ صرف انیس سال کے مختصر اور قلیل وقت میں تمام علوم میں فارغ التحصیل ہو گئے۔

(حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی صفحہ ۲۱۲ از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ)

اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں تربیت کا یہ انداز رہا ہے کہ درسیات کی تکمیل کے بعد حضور پرنور شافع یوم النشور منزہ عن کل عیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس وعظمت کے تقدس پر جان چھڑکنے کا جذبہ، فرق ہائے باطلہ کی دلائل سے خوب تردید اور فقہ حنفی کے مطابق فتوی نویسی بقدر طاقت کی مشق برسوں کرائی جاتی ہے۔ بالکل اسی انداز میں حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کی گئی۔ درسیاست سے فراغت کے بعد ہی ۱۳۱۲ھ، ۱۸۹۵ء سے اپنے عم مکرم قوت بازوئے اعلیٰ حضرت، شہنشاہ سخن، استاذ زمن مولانا محمد حسن رضا خان حسن قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کے

وصال ۱۳۲۶ھ، ۱۹۰۸ء تک اپنے والد نامدار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت وصحبت میں تربیت کے مراحل طے کرتے ہوئے۔ اس دوران ہی آپ نے علمی وتحقیقی مضامین لکھنے شروع کردیئے۔ استفتاء کے جوابات بھی دیئے اور تصنیف وتالیف کا تحقیقی کام بھی جاری رہا۔ آپ کے فتاویٰ جات قرآن وسنت اور فقہ حنفی کے اقوال سے پُر اور خوب محققانہ ہوتے تھے۔

درس وتدریس:

حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف (یو۔ پی) میں درجۂ اعلیٰ میں صدر المدرسین اور شیخ الحدیث کی مسند پر فائز ومتمکن رہے۔ تفسیر بیضاوی شریف کے درس میں آپ حجۃ الاسلام کا کوئی ثانی نہ تھا۔

۱۳۲۳ھ میں اپنے والد گرامی کے ساتھ پہلی بار حج وعمرہ کی سعادت حاصل کی۔ مدینۃ الرسول میں حضرت علامہ سید احمد برزنجی رحمۃ اللہ علیہ اور مکہ معظمہ میں حضرت شیخ محمد سعید بابصیل رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ دروس میں بھی شرکت فرماتے رہے۔ آپ کے علمی وتحقیقی مزاج کو دیکھ کر کئی اکابر علماء اور محققین نے آپ حجۃ الاسلام کو اپنی اسناد سے بھی بہرہ ور فرمایا، شیخ الفقہ، علامہ خلیل احمد خربوطی رحمۃ اللہ علیہ جن کو عظیم محقق اور فقیہ، علامہ سید طحطاوی سے صرف دو واسطوں سے اسناد حاصل تھیں۔ آپ نے حجۃ الاسلام کو فقہ حنفی کی سند عطا فرمائی۔ جو کہ حجۃ الاسلام کے اعلیٰ پایہ کے فقہ حنفی کے ماہر ہونے کی دلیل ہے۔

بیعت وخلافت:

حضرت حجۃ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ قادریہ میں زبدۃ العارفین، عمدۃ الواصلین، حضرت سید ابوالحسن احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی خدمات دینیہ اور حق پر چٹان تو کیا پہاڑ کی طرح ڈٹ جانے کے جذبہ وعمل کو دیکھ کر آپ کے شیخ طریقت، حضرت

سید ابوالحسن احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلافت کے تاج مقدسہ سے بہرور فرمایا۔

حضور سیّدی اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، الشاہ امام احمد رضا خان قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو جمیع سلاسل عالیہ میں (جس قدر خود ان کو اجازت تھی) اجازت فرمائی اور تمام اورادو اعمال واشغال کا مجاز کیا۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نائب ومظہر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ:

جس طرح اس جہان فانی میں لوگوں کو اپنی پوری اولاد میں سے ایک لائق بیٹے پر ناز ہوتا ہے اور وہ والدین کی آنکھوں کا تارا ہوتا ہے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، مجدد برحق، الشاہ امام احمد رضا خان قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے فرزند اکبر حجۃ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ پر بڑا ناز تھا اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بڑی محبت اور پیار فرماتے تھے اور ناز فرمائیں بھی کیوں نہ ایسا بیٹا کوئی ہر گھر میں پیدا ہوتا ہے؟ نہیں بلکہ ایسے بیٹے تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں اور خوش بختوں کو ہی عنایت فرماتا ہے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جس طرح اپنے والد ماجد امام المتکلمین مولانا نقی علی خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے وارث وامین اوران کی مسند کے عظیم جانشین تھے۔ اسی طرح حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے والد ماجد کی مسند کے حقیقی جانشین مقرر ہوئے۔ آپ اپنے والد ماجد کی پوری زندگی میں انکے معاون ومددگار اوران کے ہم راز ودست راست رہے۔ وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں رافضیوں، نیچریوں اور ندویوں کے ہر موڑ پر تعاقب سے لے کر تصدیقات حسام الحرمین اور الدولۃ المکیۃ کی تصدیقات تک ہر لمحہ آپ کے ہم رکاب وپیروکار رہے۔ حتیٰ کہ حرمین شریفین کی حاضری میں بھی اپنے والد ماجد کے ساتھی وہمسفر رہے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ پر پورا پورا اعتماد تھا بلکہ آپ حجۃ الاسلام کی تحقیقات علمیہ وخدمات دینیہ کو خوب سراہتے تھے۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ پر سیّدی

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کیسا اعتماد تھا اس واقعہ سے خوب نکھر کر سامنے آئے گا۔ حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب محبی نے سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ خط پوکھیرا ضلع مظفر پور (جواب ضلع سیتامڑھی بہار میں ہے) ایک جلسہ کے لیے دعوت دی۔ آپ کثرت مشاغل علمیہ اور دینی مصروفیات کی بنا پر پوکھیرا تشریف نہ لے جاسکے۔ مگر آپ نے حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی نیابت میں پوکھیرا روانہ فرمایا اور ایک گرامی نامہ بھی تحریر کر کے ساتھ روانہ فرمادیا جس میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا:۔

''اگرچہ میں اپنی دینی مصروفیات کی بناء پر حاضری سے معذور ہوں مگر حامد رضا کو بھیج رہا ہوں، یہ میرے قائم مقام ہیں، ان کو حامد رضا نہیں احمد رضا ہی سمجھا جائے''۔

سید اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس گرامی نامہ کے ساتھ اپنا ایک قیمتی جُبّہ بھی حضرت محبی کی نذر بھیجا۔ یہ جُبّہ آج بھی صاحب سجادہ مولانا حافظ محمد حمید الرحمٰن کے پاس موجود ہے، عرس کے موقع پر اس جُبّہ کی زیارت ہوتی ہے۔

(تذکرہ جمیل صفحہ ۱۲۲ از مولانا ابراھیم خوشتر صدیقی رضوی مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نائب ومظہر اور قائم مقام کیوں نہ ہوں جب سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں:۔

حَامِدَ مِنِّیۡ اَنَا مِنۡ حَامِد

حمد سے ہمد کماتے یہ ہیں۔

(الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد صفحہ ۶۷ مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد، کراچی)

یعنی حامد مجھ سے ہے اور میں حامد سے ہوں

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے شہزادہ اکبر کے متعلق یوں فرمانا ایک طرف تو آپ کی حجۃ الاسلام سے انتہاء درجے کی محبت اور ناز کی دلیل ہے اور دوسری طرف

آپ کی ایک زبردست کرامت کا بھی اظہار کرتا ہے وہ یہ کہ آپ کے چھوٹے صاحبزادے، مفتی اعظم ہند، حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک ہی اولادِ نرینہ تھی جو بچپن ہی میں فوت ہوگئی تھی اور سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خاندانی سلسلہ آپ کے شہزادہ اکبر مولانا حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ سے آگے چلا اور آج خاندان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے ہی آگے چل رہا ہے۔

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا جانشین حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو مقرر کیا اور اپنی نماز جنازہ پڑھانے کی بھی انہیں کے لیے وصیت ارشاد فرمائی۔

(وصایا شریف صفحہ ۱۸ از: مولانا حسنین رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ)

سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے ایک جمعہ قبل لوگوں کو اپنا مرید کرنا چھوڑ کر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرنے کی تلقین وہدایت یوں ارشاد فرمائی:

''ان کی بیعت میری بیعت ہے، ان کا ہاتھ میرا ہاتھ، ان کا مرید میرا مرید، ان سے بیعت کرو''۔

حاضری حرمین شریفین:

کون سا مسلمان ہے جس کے دل میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی حاضری وزیارت کا شوق نہ مچلتا ہو۔ کون ہے جس کے دل میں مہبط انوار الٰہیہ کی حاضری کی تڑپ نہ ہو۔ حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا سفر حج تو اپنے والد ماجد سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ۱۳۲۳ھ، ۱۹۰۵ء میں ادا فرمایا، اس سفر میں آپ کے ہمراہ آپ کی والدۂ محترمہ اور عم مکرم حضرت مولانا محمد رضا خان صاحب بھی تھے۔ سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس وانور اور مطہر میں حاضری کے لیے حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کس طرح بے قرار رہتے تھے اس کا کچھ اندازہ آپ کے اس شعر سے

ہوتا ہے:

اب تو مدینے میں لے بلا گنبد سبز دے دکھا

حامدؔ و مصطفیٰ تیرے ہند میں ہیں غلام دو

آپ بکثرت درود وسلام کا وظیفہ کرتے اور سرکار کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو انتہا درجے کا عشق اور محبت تھی۔ جب بھی سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کسی سے سنتے یا خود بیان کرتے آنکھوں سے اشکوں کا سیل رواں جاری ہو جاتا اور لب پر درود وسلام ہوتا۔ آپ کے عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل آپ کا دین اسلام کی خاطر زندگی کا لمحہ لمحہ صرف فرمانا ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اور محبت ایمان کی علامت ونشانی ہے۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت کو اپنے لیے سرمایہ حیات وافتخار جانتے تھے اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آن کی خاطر دل وجان سے قربان ہونے کے لیے ہر لمحہ تیار رہتے تھے۔

سرکار کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے درِاقدس پر حاضری کی کیفیت اپنے ایک شعر میں یوں بیان کرتے ہیں:

حضورِ روضہ ہوا جو حاضر تو اپنی سج دھج یہ ہوگی حامدؔ

خمیدہ سر، بند آنکھ، لب پر میرے درود وسلام ہوگا

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری بار سفر زیارت حرمین شریفین کا شرف ۱۳۲۴ھ میں حاصل کیا۔

زہد وتقویٰ:

حضرت حجۃ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ متقی، پارسا اور نہایت ہی پرہیز گار شخصیت کے مالک تھے۔ جوں ہی تدریس واستفتاء کی سرگرمیوں سے آپ کو فرصت ملتی آپ ذکر الٰہی اور اوراد ووظائف میں مصروف ہو جاتے۔ آپ کے جسم اقدس پر ایک پھوڑا نکل آیا جس کا آپریشن ناگزیر تھا۔ ڈاکٹر نے بے ہوشی کا انجکشن لگانے کا کہا

آپ نے فرمایا مجھے کتنی دیر بے ہوش رکھا جائے گا۔ ڈاکٹر نے کہا دو گھنٹے بے ہوش رکھا جائے گا۔ آپ نے سختی سے منع فرمادیا اور کہا کہ آپ مجھے دو گھنٹے بے ہوش رکھنا چاہتے ہیں جبکہ میں تو ایک لمحہ کے لیے بھی یادالٰہی سے غافل نہیں رہ سکتا یہ کہہ کر منع فرمایا اور کہا کہ تم آپریشن کرو میں تکلیف اور درد کو برداشت کروں گا بالآخر ہوش کے عالم میں ہی دو گھنٹے تک آپریشن ہوتا رہا اور آپ نے اس تکلیف اور درد کے دوران بھی ذکرالٰہی اور درود شریف کا ورد جاری رکھا۔ یہاں تک کے آپریشن ختم ہوگیا۔ یہ منظر اور نظارہ دیکھ کر آپ کی ہمت واستقامت پر ڈاکٹر حیران ششدر رہ گیا۔

(افادات وملفوظات شیر اھل سنت، مرتب: محمد افضال حسین نقشبندی، غیر مطبوعہ)

اس سخت تکلیف کے دوران صبر کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا اور نہ ہی زبان پر حرف شکایت لانا بلکہ ہنستے مسکراتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے غم اور تکلیف کو برداشت کرنا یہ ان اللہ والوں کا ہی خاصا ہے، آپ کا بے ہوشی کا انجکشن صرف اس لیے نہ لگوانا کہ دو گھنٹے اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہوجاؤں گا اور سخت تکلیف برداشت کرلینا اور ہوش میں آپریشن کروانا اور مسلسل یادالٰہی میں رہنا اور زبان کو درود پاک سے تر رکھنا آپ کے کمال تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے قرب پر بہترین دلیل ہے۔

سیرت وکردار:

انسانی زندگی کا سب سے بڑا کمال ان صفات وفضائل کا دلآویز مجموعہ ہوتا ہے جن میں سے کچھ اخلاقی خوبیاں ہیں اور کچھ اسلامی شمائل وخصائل، صورت کے حسن اور زیبائی سے زیادہ انہیں کمالات کا اجتماع انسان کی زندگی میں مطلوب ومقصود ہے۔ خدائے تعالیٰ کے فضل ورحمت سے جس کو یہ دولت میسر آگئی وہ دین ودنیا میں کامیاب زندگی کا مالک ہے جاننے والے جانتے ہیں کہ اسلام نے مکارم اخلاق پر کس قدر زور دیا ہے۔ نبی مکرم، شفیع معظم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا ایک مقصد مکارم اخلاق کی تکمیل وتعلیم بھی قرار دیا۔

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

ترجمہ: ’’بے شک میں اس لیے مبعوث کیا گیا ہوں کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کروں‘‘۔

(القضاعی: مسند الشھاب، رقم الحدیث: ۱۱۶۵ جلد ۲ صفحہ ۱۹۲، ۱۹۳ مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ دمشق)

اُمت محمدیہ کی وہ نمایاں ہستیاں جو کائنات میں سیرت نبوی کی متحرک تصویریں تھیں۔ اخلاق وعادات کی خوبیوں کا مرقع رہیں دیکھنے والوں کا اس حقیقت پر اتفاق ہے کہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کو خدائے لم یزل نے خوبصورت وحسین بنانے کے ساتھ ساتھ پسندیدہ اخلاق سے بھی نوازا تھا۔ آپ بلند پایہ اخلاق کے مالک، متواضع تھے۔ اپنے وبیگانے سب ہی آپ کے حسن سیرت اور حسن اخلاق وکردار کے معترف تھے۔ آپ عشاقانِ مصطفیٰ اور غلامان مصطفیٰ کے لیے سایہ شجر دار اور شاخ گل کی مانند لچک دار تھے اور ہر گستاخ وبے ادب کے لیے برہنہ تلوار تھے جیسا کہ فرماتے بریلی کے تاجدار تھے اور حجۃ الاسلام اس شعر کے پورے آئینہ دار تھے:۔

وہ رضاؔ کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

(حدائق بخشش حصہ دوم صفحہ ۱۸۲ مطبوعہ پروگریسو بکس 40۔ بی اُردو بازار لاہور)

جس طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وار سے ہر گستاخ وبے ادب کے محلات میں زلزلہ بپا ہو جاتا تھا۔ اسی طرح حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی للکار سے بھی ہر گستاخ وبے ادب کے درودیوار کانپ اٹھتے، بلکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہر شاگرد سے بددین خوب گھبراتے تھے۔ جس کا ذکر خود سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

تیرے رضا پر تیری رضا ہو — اس سے غضب تھراتے یہ ہیں
بلکہ رضا کے شاگردوں کا — نام لیے گھبراتے یہ ہیں
نجدیہ میں ہلچل رہے ان کی — جیسے ہل ان پہ چلاتے یہ ہیں

(الاستمداد علی اجیال الارتداد صفحہ ۶۷، ۶۹ مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں اور شاگردوں سے بڑی محبت اور شفقت فرماتے تھے۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ آپ کلکتہ کے طویل سفر سے تھکے ہوئے بریلی شریف پہنچے ابھی سواری سے اترے بھی نہ تھے کہ بہاری پور کے ایک آدمی نے جو پہلے سے بریلی شریف پہنچ چکا تھا اور اس کا بڑا بھائی آپ کا مرید تھا اور اس وقت بستر مرگ پر پڑا تھا اس نے آپ کی بارگاہ میں عرض کیا:

''حضور روز ہی دیکھ جاتا ہوں لیکن چونکہ حضور سفر پر تھے اس لیے دولت کدے پر معلوم کر کے واپس مایوس لوٹ جاتا تھا میرے بھائی حضور کے مرید ہیں اور سخت بیمار ہیں چل نہیں سکتے، ان کی بڑی تمنا ہے کہ کسی صورت اپنے مرشد کا دیدار کرلوں''۔

اس آدمی کا اتنا کہنا تھا کہ آپ نے گھر کے سامنے تانگہ رکوا کر اس پر بیٹھے بیٹھے ہی اپنے چھوٹے صاحبزادے محمد حماد رضا خان نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۳۴ھ، ۱۹۱۶ء) کو آواز دی اور فرمایا کہ یہ سامان اتروالو میں بیمار کی عیادت کر کے آتا ہوں اور آپ فوراً اس شخص کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا کلکتہ سے بریلی شریف کا طویل سفر طے کر کے کئی روز کے بعد گھر پہنچنا اور سفر کی تھکاوٹ کو نظر انداز کر کے اور اپنے آرام کو بالائے طاق رکھ کر اپنے ایک مرید کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے جانا آپ کے اخلاق حسنہ اور کردار کی بلندی و رفعت پر دال ہے۔

جب شب برأت آتی تو سب شاگردوں، مریدوں، خادموں، بچوں، بڑوں، ہمسائیوں سے معافی مانگتے اور کہتے ''اگر میری طرف سے کوئی بات ہو گئی ہو تو معاف کردو اور کسی کا حق رہ گیا ہو تو بتادو''۔

الغرض حجۃ الاسلام فرمان خدا: ''اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ''

ترجمہ: کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

(کنزالایمان)(پارہ:۲۶سورۃالفتح آیت:۲۹)

اور فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ''الحب فی اللہ و البغض فی اللہ''

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہی محبت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہی بغض''۔(دیلمی، مسند الفردوس وھوالفردوس بمأ نورالخطاب، باب الحاء رقم الحدیث:۲۷۸۶ جلد۲صفحہ۱۵۵مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

مہمان نوازی وتکریم سادات کرام:

مہمانوں کی پذیرائی سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کا عام دستور تھا۔آپ کا دولت کدہ مہمانوں کے لیے ہمیشہ مہمان خانہ اور طلباء کے لیے لنگر خانہ رہا۔ ہر آنے والا آپ کے دسترخواں کا خوشہ چیں ہوتا۔آپ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے معاصر بلکہ اصاغر علماء کے ساتھ بھی یہ معمول تھا کہ آپ مہمانوں کی ضروریات کا خود خیال کرتے۔ جلسوں میں وہ امور جو خدام اور کارکنان کے ذریعے انجام دیئے جاتے آپ خود انجام دیتے تھے۔

مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۹ھ) سے مولانا ابراہیم خوشتر روایت کرتے ہیں کہ:

''دارالعلوم منظر اسلام کا عظیم الشان اجلاس بریلی شریف میں ہو رہا تھا علماء کا ہجوم، مریدین، معتقدین کا شاندار اجتماع تھا ہر شخص کی پذیرائی کا اُس کی حیثیت کے مطابق انتظام تھا کہ علی الصباح مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی نے دستک سنی، دروازہ جو کھولا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ خود حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ گرم پانی کا لوٹا لیے وضو کے لیے ایستادہ تھے''۔

(تذکرہ جمیل صفحہ ۱۷۵ از مولانا ابراہیم خوشتر صدیقی رضوی مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار

شریعت، بہادر آباد کراچی)

سادات کرام خصوصاً مارہرہ شریف کے صاحبزادگان ومخدوم زادگان کے سامنے تو بچھ جاتے اور اُن کا ادب اس طرح بجالاتے جس طرح ایک غلام اپنے آقا کا ادب بجالاتا ہے۔ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی حد درجہ کی انسیت والفت تھی۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ہر جلسہ خصوصاً بریلی شریف کے جلسوں میں ان کا خوب تعارف کراتے اور آداب بجالاتے۔

حسن صورت:

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے خداداد حسن و جمال کا حال یہ تھا کہ ہندوستان کے اکابر علماء متفقہ فیصلہ دیتے کہ نگاہوں نے آپ سے زیادہ حسین وجمیل چہرہ نہیں دیکھا پھر اس پر لباس کی سج دھج مزید برآں ہوتی تھی۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوؤں سے ایسا روشن تھا کہ بس دیکھنے والے کا یہی دل کرتا کہ وہ حضرت کے روشن چہرہ کو دیکھتا ہی رہے۔ آپ کے پُر وجیہہ اور پُر رونق چہرہ کو دیکھ کر نہ جانے کتنے غیر مسلم حتیٰ کہ عیسائی پادری بھی آپ کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر داخل اسلام ہوئے۔

۱۹۳۴ء میں حضرت خواجہ غریب نواز، معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر اجمیر شریف کئی بڑے ہندو کایست صرف حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا نورانی چہرہ دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہوئے، وہ یہ کہتے تھے کہ:۔

''یہ روشن چہرہ بتاتا ہے کہ یہ حق وصداقت اور روحانیت کی تصویر ہیں'' یہی نہیں جے پور، گوالیر، چتوڑ گڑھ اور اودئے پور کے راجگان بھی آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے منتظر رہتے تھے۔ آپ جب کبھی اپنے مریدوں کے ہاں یا پروگراموں کے سلسلہ میں ان علاقوں میں تشریف لے جاتے، تو کئی راجگان آپ کی زیارت کے لیے وہاں موجود ہوتے۔ کئی بدمذہب اور بے دین صرف آپ کا چہرہ دیکھ کر ہی تائب ہو جاتے۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف جانے والے اپنے مریدوں سے فرمایا کرتے تھے:

''وہاں بریلی شریف اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے جامعہ میں جاکراُن کے بڑے صاحبزادہ صاحب حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ضرور کیا کرنا وہ قطب الوقت ہیں''۔

حضرت امیر ملت سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے حد درجہ محبت تھی جب آپ لاہور تشریف لائے تو امیر ملت سرکار آپ کو اپنے ہمراہ علی پور سیداں شریف بھی لے گئے تھے۔

(مجلہ فکر سواد اعظم، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ' جلد ۴ شمارہ نمبر ۵ صفحہ ۲۰)

یہ تو تھا آپ کے چہرہ کا حال مگر ان کی شگفتہ باتوں کا بھی یہ عالم ہوتا کہ منہ سے پھول جھڑتے تھے، آپ جس محفل یا جلسہ میں تشریف فرما ہوتے آپ ہی جانِ محفل ہوتے۔ آپ کا بیان ہزاروں دلوں کی اُجڑی بستیوں پر ابر کرم بن کر برستا اور آپ کے تقریباً ہر خطاب میں کئی بدمذہب و بے دین تائب ہوتے نظر آتے اور کئی متزلزل نظریات والے اپنے نظریات میں چٹان جیسی پختگی لے کر جاتے۔ الغرض آپ کا حسن و جمال، عمامہ کی بندش داڑھی کی وضع قطع اور پاکیزہ صاف ستھرا لباس، بزرگی اور علم وتحقیق کے عطر سے معطر خطاب ایسا ہوتا کہ ہزاروں لوگ جلسہ گاہ میں اُمنڈ پڑتے۔

عربی زبان وادب پر ملکۂ تام:

جیسے حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا حسن و جمال شہرہ آفاق اور بے مثل ومثال تھا اسی طرح بلکہ اسی سے بھی کئی گنا بڑھ کر آپ کی زبان دانی، فصاحت و بلاغت، نثر نگاری، شاعری، علم وفضل، تفقہ فی الدین اور خصوصاً عربی زبان وادب پر عبور اور مہارت تامہ تھا۔

خلیفہ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، حضرت، علامہ مفتی محمد اعجاز ولی خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

''مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے ۱۳۴۳ھ مطابق ۱۹۲۴ء حجاز مقدس حرمین طیبین کے وزیر دفاع حضرت سید حسین دباغ رحمۃ اللہ علیہ ان مظالم کا ذکر کررہے تھے جو اہل حرمین اور مقابر مقدسہ پر کیے جارہے تھے۔ حضور سیدنا حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ان سے برجستگی میں اور فصیح و بلیغ عربی میں گفتگو فرمارہے تھے''۔

آپ کی عربی دانی اور قابلیت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے شیخ سید حسین دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''میں نے اکناف واطراف ہند میں دورہ کیا مگر ایسی تیز اور سلیس نفیس عربی بولنے والا دوسرا نظر نہیں آیا''۔

اسی طرح ایک مرتبہ ترکی میں سے حضرت محمد مالکی ترکی تشریف لائے حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی ان سے بھی عربی میں گفتگو ہوئی۔ حضرت محمد مالکی ترکی نے آپ کی عربی دانی اور فصاحت پر یوں تبصرہ کیا:

''میں نے طول وعرض ہند کا دورہ کیا مگر ان جیسا عربی بولنے والا نہ ملا''۔

(مجلہ فکر سواد اعظم، جمادی الاولی ۱۴۳۶ھ جلد ۴ شمارہ: ۵ صفحہ ۲۴)

ڈاکٹر محمد عبد النعیم عزیزی ایڈیٹر اسلامک ٹائمز اُردو (محلہ جسولی بریلی شریف) آپ کی عربی دانی پر ایک واقعہ یوں لکھتے ہیں:۔

''حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بار دار العلوم معینیہ اجمیر شریف میں طلباء کا امتحان لینے اور دار العلوم کے معائنہ کے لیے دعوت دی گئی، طلبہ کے امتحان وغیرہ سے فارغ ہو کر جب آپ چلنے لگے تو مولانا معین الدین صاحب نے دار العلوم کے معائنہ کے سلسلہ میں کچھ لکھنے کی فرمائش کی۔ آپ نے فرمایا فقیر تین زبانیں جانتا ہے، عربی، فارسی اور اُردو آپ جس زبان میں کہیں لکھ دوں، مولانا معین الدین صاحب اس وقت تک (شاید)

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی علمیت سے مکمل طور پر متعارف نہیں تھے، انہوں نے کہہ دیا عربی میں تحریر کر دیجئے۔

حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے قلم برداشتہ کئی صفحہ کا نہایت ہی فصیح و بلیغ عربی میں معائنہ تحریر فرمایا دیا، حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے اس طرح قلم برداشتہ لکھنے پر (مولانا) معین الدین صاحب حیرت زدہ ہو رہے تھے...... کیوں کہ ان کو بھی اپنی عربی دانی پر بڑا ناز تھا۔ جب معائنہ لکھ کر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ چلے آئے تو بعد میں اس کے ترجمہ کے لیے مولانا مرحوم بیٹھے تو انہیں حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی عربی سمجھنے میں بڑی دقت پیش آئی بمشکل تمام لغات دیکھ دیکھ کر ترجمہ کیا وہ بھی پورا ترجمہ نہیں کر سکے، بعض الفاظ انہیں لغت میں بھی نہ ملے بعد میں انہیں وہ الفاظ عرب علماء کی زبانی اور کچھ ان کی کتب سے حاصل ہوئے تب جا کر انہیں ان محاوروں کا علم ہوا۔

اسی لیے عرب کے بڑے بڑے علماء حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ:

''ان کی عربی زبان، ان کی گفتگو اور تحریر سب کچھ اہل عرب جیسی بلکہ ان سے بہتر ہے''۔

(فتاویٰ حامدیہ' مقدمہ صفحہ ۵۹، ۶۰ مطبوعہ شبیر برادرز اُردو بازار لاہور)

مفسر قرآن، صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اکثر فرماتے تھے:

''عصر رواں میں حجۃ الاسلام جیسا عربی زبان کا ماہر میں نے کسی کو نہ دیکھا''۔

خلیفہ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، شیر اہل سنت، مناظر اہل سنت، فاتح خارجیت رافضیت علامہ مفتی محمد عنایت اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ (سانگلہ ہل' المتوفی ۱۹۸۱ء) نے ایک مجلس میں فرمایا کہ:

''ابوالکلام آزاد نے سیّدی و مرشدی حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان قادری مارہروی، رضوی رحمۃ اللہ علیہ کو عربی زبان میں مناظرے کا چیلنج کیا۔ آپ

نے مناظرے کا چیلنج قبول کرتے ہوئے ساتھ یہ شرط بھی رکھ دی کہ مناظرہ بے نقطہ عربی میں ہوگا، یہ جواب سن کر اس نے راہ فرار میں ہی اپنی عافیت جانی اور راہ لیتا بنا''۔

(افادات وملفوظات شیر اھل سنت، مرتب: محمد افضال حسین نقشبندی، غیر مطبوعہ)

خودداری واستغناء:

زہد وقناعت کے شجر طوبیٰ کے بہترین برگ وبار، خودداری واستغناء اور بے نیازی ہیں۔ جس مرد قلندر کی سرشت میں زاہدانہ رنگ وبو کی آمیزش ہو وہ ان اوصاف سے یقیناً سرفراز ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ انسان کج کلاہوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتا ہے۔ روٹی کے چند سوکھے ٹکڑوں پر قناعت کرنے والا یہ بے نیاز بادشاہان تخت وتاج کی سطوت وشوکت سے بھی مرعوب نہیں ہوتے۔ تاریخ اسلام ہی ہمیں یہ واقعہ سناتی ہے کہ حضرت سیدنا سفیان نوری رحمۃ اللہ علیہ اور امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت قبیصہ بن عقبہ کے تذکرہ کو حافظ شمس الدین الذھبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۸ھ) نے جن سوانحی خاکوں سے ان کی کتاب زندگی کو آرائش دی ہے۔

ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ:

''دلف نامی امیر وکبیر اپنے خدام کے ساتھ ایک مرتبہ حضرت قبیصہ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر ملاقات کے لیے آیا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت قبیصہ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ دلف کا نام سنتے ہی نیاز مندانہ باہر دوڑ پڑیں گے لیکن جب کافی وقت گزر گیا اور آپ باہر تشریف نہ لائے تو لوگوں نے آپ کو جا کر عرض کیا: ابن ملك الجبل على الباب وأنت لاتخرج؟ ملک جبل کا شہزادہ آپ کے دروازہ پر کھڑا ہے اور آپ باہر ہی نہیں تشریف لاتے؟ یہ سن کر آپ کس شان ووقار سے باہر آئے فخرج وفی طرف ازاره کسر خبز آپ روٹی کے خشک ٹکڑے تہبند کے دامن میں لیے ہوئے باہر نکلے اور ارشاد فرمایا: من رضی من الدنيا بهذا مايصنع بابن ملك الجبل؟

جو شخص دنیا میں ان سوکھے ٹکڑوں پر قناعت کرلے اُس ملک جبل کے شہزادے کی کیا پرواہ ہے۔

(الذھبی، تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ السابعۃ، ترجمۃ الباب: ۳۷۰ قبیصۃ بن عقبۃ بن محمد الحافظ الثقۃ المکنو ابو عامر السوائی الکوفی جلد ا صفحہ ۲۷۳ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور)

واقعتاً یہی ہے کہ جن علماء حق کی گردنیں صاحب اقتدار کے سامنے نہ جھکیں یہ وہی تھے جنہوں نے دنیا کے قلیل حصہ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قناعت کی پس اس اُمت کا اخیر جو اگلوں کی روایات ومثالوں سے خالی نہیں اس میں بھی علماء حق کی قناعت واستغفاء پیشگی کی روایات موجود ہیں۔ حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بھی ان اکابر کی ان روایات کے پورے پورے امین اور آئینہ دار تھے۔ ہندوستان میں آپ کا حلقۂ ارادت خاصا وسیع تھا، ہندوستان ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں آپ کے گیسوئے محبت کے اسیر، علماء مشائخ، اربابِ دولت وریاست سبھی لوگ تھے مگر آپ کی زندگی میں حرص وہوس، جلب ومنفعت کا دور دور تک نام نشان نظر نہیں آتا بلکہ آپ کی زندگی میں خودداری، استغناء وقناعت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اس حقیقت کی شاندار عکاسی آپ کے اس مکتوب سے ہوتی ہے لکھتے ہیں:

''عزیزم مولوی امانت رسول سلمہٗ کا خط دیکھا، مولیٰ تعالیٰ انہیں دونوں جہان کی نعمت ودولت سے سرفراز کرے۔ ان کی ہمدردی کا شکریہ، دل سے دعائے خیر کے سوا کیا ہوسکتا ہے مگر فقیر کوئی زبردست دنیا دار عبدالدرہم، عبدالدینار فقیر نہیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ کی روش میرے لیے بہترین اسوۂ ہے۔ میں نے ناظم نلگنڈہ عزیز محترم منشی شیخ محمد حسین صاحب مرحوم کی تحریک پر جب بارہ سو روپے ماہوار کی جگہ پر نظر نہ کی تو اب چھ سو روپے کی ملازمت کر کے کیا دنیا طلبی کروں گا۔ نواب رامپور نے پچاس ہزار روپے خانقاہ شریف کے نام سے دینے کا لالچ دیا اور بار بار ان کے خطوط بنام فقیر

آئے۔ مگر الحمد للمولیٰ تعالیٰ کہ فقیر نے اصلاً توجہ نہ کی۔ مولیٰ تعالیٰ دینِ حق کا خادم رکھے اور اس کی سچی خدمتوں کی توفیق رفیق فرمائے اور خلوص نیت واخلاص عمل کے ساتھ خالصاً لوجہ اللہ خدمت دینِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر چلائے اس پر مارے اور اسی پر محشور فرمائے، آمین۔ میں جب کبھی حیدر آباد گیا ان سے ملوں گا انہیں مطلع کروں گا یہ میرا کام نہیں کہ میں اپنی مبالغہ آمیز تعریفوں کے اشتہار چھپوا کر وہاں بھیجوں اور دنیا سازی سے طلب دنیا کا جال بچھاؤں۔ جب جاؤں گا اپنے کسی عزیز کے یہاں قیام کروں گا۔ جس سے میرا روحانی یا خونی رشتہ ہوگا۔ بڑے بڑے رؤسا سے میرا کوئی علاقہ وواسطہ نہیں، رہی دین کی خدمت وہ جس طرح میرا رب مجھ سے لے میں اس کے لیے ہر وقت حاضر ہوں۔ والدعاء''

فقیر محمد حامد رضا خاں غفرلہٗ

خادم سجادہ وگدائے آستانہ رضویہ بریلی

دوم شعبان الخیر ۱۳۵۲ھ روز دوشبہ

(تذکرہ جمیل صفحہ ۲۰۱، ۲۰۲، از مولانا ابراہیم خوشتر صدیقی رضوی مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

اس مکتوب گرامی سے آپ کے استغناء کا وہ مقام معلوم ہوتا ہے جو اللہ رب العزت اپنے خاص بندوں میں سے کسی کسی کو عطا فرماتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

نہ تخت وتاج میں نہ لشکر وسپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

اولاد وامجاد:

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے دو

صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ عرف ''جیلانی میاں'' تھے اور چھوٹے بیٹے حضرت علامہ مولانا محمد حماد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ عرف ''نعمانی میاں'' تھے۔آپ کے دونوں صاحبزادوں کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے:۔

(1) جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ:

جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ، حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے خلف اکبر تھے۔آپ کی ولادت ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۲۵ھ کے دن ہوئی۔ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس وقت ابھی حیات ظاہری کے ساتھ زندہ تھے۔آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل رہا ہے کہ آپ کے دادا جان سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خاندان اور بریلی شریف کے معززین کی موجودگی میں ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۲۹ھ کو بروز چہار شنبہ آپ کی بسم اللہ خوانی کرائی گئی۔

(حیات مفسر اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۳ از مفتی عبدالواجد قادری)

صرف یہی نہیں بلکہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''یہ میرا پوتا میری زبان ہوگا''۔ بعد میں سب نے سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس بشارت عظیمہ کا مظاہرہ منظر اسلام کے درجات حدیث وتفسیر، ہندوستان کے طول وعرض میں آپ کی تقاریر اور مسلک اہل سنت و جماعت کی ہندوستان گیر خدمت واشاعت میں بچشم خود ملاحظہ فرمایا۔آپ کی حیات ''لسان رضا'' کی بشارت کا پورا مصداق ٹھہری۔

درس وتدریس میں انہماک کا یہ عالم تھا کہ ''صحیح المسلم''اور''الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' پڑھاتے ہوئے ان کی شروح پیش نظر ہوتیں اور یوں محسوس ہوتا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت جلوہ گر ہے۔کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوتا کہ الفاظ سے گزر کر معانی میں پہنچ جاتے اور قال کو چھوڑ کر سراپا حال ہوجائے۔اپنے اسلاف کی طرح برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے خاصا شغف رکھتے۔معتقدات میں ان کی تصانیف از بر ہوتیں مسلک

کے اثبات میں دلائل کے انبار لگادیتے۔ ان کی عبارتیں جھوم جھوم کر پڑھتے یہاں تک کہ ان کے مزار سے بھی استفادہ کرتے۔

(حیات مفسر اعظم ہند صفحہ ۱۱۳ از مفتی عبدالواجد قادری)

آخر آپ علم و عرفان کے دریا بہا کر ۱۱ صفر المظفر ۱۳۸۵ بروز ہفتہ مطابق ۱۲ جون ۱۹۶۵ء علی الصبح اپنے خالق حقیقی سے جا ملے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(2) نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ:

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے اور سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے پوتے نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۶ء کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے اور پانچ سال سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ پرورش پائی۔ اس کے بعد پرورش و تربیت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی ہوتی رہی۔ آپ سفر و حضر میں بھی اکثر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہتے تھے۔

آپ کی شادی ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۸ء میں بریلی شریف میں ہی ہوئی۔ آپ کا وصال پُر ملال ۱۳۷۵ھ، ۱۹۵۶ء میں ہوا۔ آپ کراچی میں مدفون ہیں۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت:

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی دین حق پر استقامت اور آپ کی حق گوئی و بے باکی کسی کرامت سے کم نہ تھی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم ولی تھے آپ سے بے شمار کرامات کا ظہور صادر ہوا صرف ایک کرامت بطور مثال بیان کی جاتی ہے:

بنارس کے ایک ہندو کی شادی کو کئی سال بیت چکے تھے مگر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ جب وہ اپنے پنڈتوں اور گروؤں سے مایوس ہو گیا تو آپ کا شہرہ سن کر حاضر ہوا اور آپ سے اولاد کی دعا کے لیے درخواست کی۔ آپ نے فرمایا تمہارے ہاں ایک نہیں ان شاء اللہ دو لڑکے ہوں گے اور نام بھی تجویز فرما دیا۔ اگلے ہی سال اس ہندو کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور کچھ سال بعد دوسرا بیٹا بھی پیدا ہو گیا۔ پہلے بیٹے کی ولادت کے بعد

ہی ہندو آپ کے دست حق راست پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ سبحان اللہ۔

خلفاء وتلامذہ:

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم باپ کے عظیم بیٹے اور جامع الکمالات بزرگ تھے۔ آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں تھی جو دنیا کے ہر کونے پر موجود تھے، بریلی شریف کے اطراف واکناف، اودئے پور، چتوڑ گڑھ، جے پور، جودھپور، کان پور، بنارس، سلطان پور، فتح پور اور صوبہ بہار وغیرہ میں تو آپ کے مرید ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ ذیل میں حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور خلفاء وتلامیذہ کے اسماء ہدیۂ ناظرین ہیں:

(1) مفسر اعظم ہند، مولانا محمد ابراھیم رضا خاں عرف جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ اکبر (المتوفی ۱۹۶۵ء)

(2) حضرت، مولانا حماد رضا خان عرف نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ اصغر (المتوفی ۱۹۵۶ء)

(3) حضرت، مولانا ریحان رضا خاں عرف رحمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۵ء) آپ مولانا ابراھیم خان رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے تھے۔

(4) مولانا حافظ محمد میاں صاحب اشرفی رضوی رحمۃ اللہ علیہ علیم آباد (انڈیا) (المتوفی ۱۹۳۵ء)

(5) مولانا ولی الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ پوکھریروی مظفر پوری (المتوفی ۱۹۵۱ء)

(6) مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ مدفون گجرات (المتوفی ۱۹۶۰ء)

(7) شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ مدفون پیلی بھیت (المتوفی ۱۹۶۰ء)

(8) مفسر قرآن، غازی کشمیر، مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری الوری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۹۶۱ء)

(9) محدث اعظم پاکستان، حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۹۶۲ء)

(10) اجمل العلماء مولانا شاہ محمد اجمل سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۹۶۳ء)

(11) مولانا سید ریاض الحسن شاہ صاحب جودہ پوری رحمۃ اللہ علیہ مدفون حیدر آباد سندھ (التوفی ۱۹۷۰ء)

(12) مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خان رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مدفون لاہور (التوفی ۱۹۷۳ء)

(13) مجاہد ملت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۹۸۱ء)

(14) شیر اہل سنت حضرت مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ سانگلہ ہل (التوفی ۱۹۸۱ء)

(15) عظیم محدث مولانا محمد احسان علی مظفر پوری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۹۸۲ء)

(16) حضرت علامہ محمد سعید شبلی فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۹۸۴ء)

(17) مداح الرسول صوفی عزیز احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۹۸۴ء)

(18) مولانا شاہ رفاقت حسین رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم کان پور (التوفی ۱۹۸۳ء)

(19) شیخ الحدیث مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۹۸۶ء)

(20) شیخ القرآن مولانا عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۳۹۰ھ)

(21) مولانا تقدس علی خاں رضوی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۱۴۰۸ھ)

(22) مولانا عنایت محمد خاں غوری فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ

(23) مولانا رضی احمد ماہر رضوی رحمۃ اللہ علیہ

(24) مولانا قاضی فضل کریم رحمۃ اللہ علیہ قاضی شریعت بہار

(25) مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری رحمۃ اللہ علیہ مدفون تلہر ضلع شاہ جہاں پور

(26) مولانا ظہیر الحسن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مدفون اودے پور۔

مسجد شہید گنج کے لیے خون کا نذرانہ:

تاریخ کے اوراق شاہد ہیں ۸ نومبر ۱۹۳۵ء، ۱۳۵۴ھ یوم مسجد شہید گنج کے سلسلے میں بعد نماز جمعہ شاہی مسجد لاہور سے فرزندانِ توحید و رسالت ایک میل لمبا اسلحہ بند جلوس پولیس کے پہرہ میں روانہ ہوا۔ اس تاریخی اجتماع میں حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ، مولانا شوکت علی، نواب محمد اسمٰعیل خاں، مولانا غلام بیگ نیرنگ ایم۔ ایل۔ اے، مولانا مظہر الدین (مدیر الایمان دہلی)، مولانا عبدالقدیر بدایونی، مخدوم پیر صدر الدین گیلانی کے علاوہ حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ مولانا حامد رضا خاں بریلوی شریک تھے۔

(محمد صادق قصوری، انوار امیر ملت صفحہ ۶۳، ۶۶)

جب جلوس دہلی دروازہ لاہور سے گزر رہا تھا کسی ہندو نے ایک پتھر پھینک دیا جو حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر لگا اور خون بہنے لگا۔ حضرت سید ابوالبرکات نے اپنے رومال سے چھپا دیا تا کہ مسلمان مشتعل نہ ہوں۔

(سیّدی ابوالبرکات صفحہ ۳۵) (تذکرہ جمیل صفحہ ۲۰۳ از مولانا ابراھیم خوشتر صدیقی رضوی مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

مسند افتاء پر جلوہ گری:

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فقہ کے اصول و معانی اور اس کے جزئیات و مبادیات پر ملکۂ راسخہ رکھتے تھے، شاید ہی کوئی باب ایسا ہو جس کی جزئیات و مبادیات سے آپ مستحضر نہ ہوں۔ افتاء کا میدان انتہائی دشوار گزار ہونے کے باوجود آپ کے

فتاویٰ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ اس سنگلاخ میدان کے بھی یگانہ روزگار شہسوار تھے کیوں نہ ہوتے جب مجدد دین وملت شاہ امام احمد رضا محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ فرمائی تھی۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی مہر میں درج تاریخ ۱۳۱۲ھ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو فراغت کے فوری بعد مسند افتاء پر متمکن فرما دیا تھا۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ء سے لے کر ۱۳۶۲ھ تک فتویٰ نویسی فرمائی۔ آپ کے اس پچاس سالہ فتویٰ نویسی کے دور سے یہ امر اظہر من الشّمس وابیض من الامس ہو جاتا ہے کہ آپ کو فتویٰ نویسی کے فن میں بھی سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کماحقہ نیابت حاصل رہی ہے۔ اگرچہ دوسرے دینی امور کی مصروفیات میں سارے فتاویٰ کی نقل کا اہتمام نہ ہو سکا۔ افسوس اگر آپ کے سارے فتاویٰ کو محفوظ رکھا جاتا۔ کاش آپ کے سارے فتاویٰ کو محفوظ کرنے کا انتظام ہو جاتا تو آج ہر مفتی اور اہل علم کے لیے ایک عظیم فقہی سرمایہ ثابت ہوتا۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ جات میں سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کا رنگ جھلکتا ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ آپ درس وتدریس کے علاوہ فتاویٰ نویسی میں اپنے والد گرامی اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ بٹاتے رہے یہی وجہ ہے کہ آپ کو اپنے والد ماجد کی صحبت فیض سے یہ مقام رفیع حاصل ہوا کہ قاری آپ کا تبحر علمی، فقیہانہ بالغ نظری، طرز استدلال اور طریق اسناد کی داد دیئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ آپ نے اپنے فتاویٰ میں جزئیات کے استنباط اور طریق استدلال میں ان تمام جہات اور اصولوں کو مدنظر رکھا ہے جو ایک بالغ نظر فقیہ کے لیے ضروری ہے۔

تصنیفات وتراجم:

درس وتدرس کے انہماک، ذکر ونوافل کی یکسوئی، مہمانوں کی کثرت، اور گوناگوں

مشاغل کے ہجوم کے باوجود حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں شروع ہی سے تصنیفی ذوق اور تحریری کام میں انہماک ودیعت تھا۔ اس کی بہترین مثال یہ ہے کہ آپ نے دوران تعلیم ہی اپنی درسیات کی امہاب الکتب، خیالی، توضیح وتلویح، بیضاوی شریف، ہدایہ اخیرین اور صحیح البخاری پر حواشی لکھ کر اپنے والد ماجد کے زمانہ طالب علمی کی یاد تازہ کردی تھی۔

مندرجہ ذیل سطور میں آپ کی تصنیفات اور تراجم کی نامکمل فہرست پیش کی جارہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

(1) فتاویٰ حامدیہ،

(2) بیاض پاک حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ (نعتیہ دیوان) (۱۴۱۰ھ)،

(3) حواشی کنز المصلی (۱۳۲۳ھ، ۱۹۰۵ء)،

(4) اجلیٰ انوار الرضا (۱۳۳۴ھ، ۱۹۱۵ء)،

(5) الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ کا اُردو ترجمہ (۱۳۲۳ھ، ۱۹۰۵ء)،

(6) الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی (۱۳۱۵ھ)،

(7) سلامۃ اللہ لاہل السنۃ من سبیل العناد والفتنۃ (۱۳۳۲ھ، ۱۹۱۳ء)،

(8) الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ (۱۳۴۰ھ، ۱۹۰۶ء)،

(9) سد الفرار، (10) تمہید وترجمہ کفل الفقیہ الفاہم (۱۳۴۰ھ، ۱۹۰۶ء)،

(11) حاشیہ ملا جلال،

(12) اجتناب العمال عن فتاویٰ الجہال۔

وصال باکمال:

حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصال باکمال سے ایک سال پہلے ہی اپنی رحلت کے حالات وکوائف بیان فرمانے لگے تھے۔ اس بات پر روشن دلیل آپ کی یہ کرامت بھی ہے:

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے وصال کے موقع پر قبر کوڈھکنے کے لیے اپنے خادم فدایادخاں سے پتھر لانے کو کہا، مگر ایک پتھر کے بجائے دو پتھر لانے کو کہا۔ (جبکہ ایک قبر کوڈھکنے کے لیے ایک ہی پتھر کافی تھا)

فدایارخاں صاحب یہ سن کر پریشان ہو گئے اور وہ سمجھ گئے کہ دوسرا پتھر اپنی قبر مبارک کے لیے فرمارہے ہیں۔ شاید جلد ہی حضرت بھی وصال باکمال فرمانے والے ہیں، وہ غمگین ہو گئے اور عرض کی حضور دو کی کیا ضرورت ہے؟ ایک کیوں نہ لائیں؟ اس پر آپ نے فرمایا، پتھر بڑی مشکل سے ملتا ہے، بعد میں دوسرا پتھر لانے کے لیے تمہیں ہی پریشانی ہوگی۔ اس اشارہ سے فدایارخاں صاحب اور دوسرے لوگوں کو اور بھی یقین ہو گیا کہ حضرت کو خبر ہے کہ وہ بھی جلد ہی وصال باکمال فرمانے والے ہیں۔ اسی لیے دوسرا پتھر لانے کو فرمارہے ہیں۔

بہرحال فدایارخاں صاحب حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے معذرت کر کے ایک ہی پتھر لائے والدہ ماجدہ کے پردہ فرمانے کے کچھ ہی ایام بعد حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بھی وصال فرما گئے۔ آپ کی تدفین کے سلسلہ میں قبر شریف ڈھکنے کے لیے پتھر تلاش کرنے میں انتہائی دشواری پیش آئی۔

اللہ اکبر! حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے وصال کی خبر تھی اور یہ بھی علم تھا کہ پتھر دستیاب کرنے میں احباب کو دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہی وجہ تھی کہ والدہ ماجدہ کے وصال کے موقع پر اپنے لیے بھی پتھر لانے کو فرمادیا۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصال باکمال کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے زبان سرکار پر درود وسلام اور ذکر میں مشغول ہوگی روح قرب ووصال کے چھلکتے ہوئے کیف وسرور کے جام سے محفوظ ہوگی پھر ہو بہو ایسے ہی ہوا۔ شہزادہ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۴۳ء عین اس وقت جب آپ عشاء میں تشہد میں ''السلام علیك ایها النبی '' پڑھ رہے

تھے وصال با کمال فرمایا۔

نماز جنازہ:

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت عظمیٰ آپ کے شاگرد رشید وخلیفہ مجاز تاجدار مسند تدریس، محدث اعظم پاکستان، شیخ الحدیث قبلہ ابوالفضل علامہ محمد سردار احمد نوراللہ مرقدۃ کے حصہ میں آئی۔

مزار پرانوار:

حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پرانوار روضہ اعلیٰ حضرت کے جانب مغرب ''گنبد رضا'' میں واقع ہے جو ہر خاص وعام کے لیے زیارت گاہ عام ہے۔آپ کا عرس مبارک ''عرس حامدی'' کے نام سے ہر سال ۱۷ جمادی الاولیٰ کو ہوتا ہے۔اسی موقع پر جامعہ رضویہ منظر اسلام کے طلباء کی دستار بندی کی جاتی ہے۔

کتاب ''الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی'' کا مختصر تعارف:

انگریز کل بھی ہمارا دشمن تھا اور آج بھی ہمارا دشمن ہے، اسی دشمنی کی بنا پر اس نے مختلف حربے اپنائے اور اپنا رہا ہے انگریز کے ان حربوں کا ایک مقصد مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنا بھی تھا اور ہے اس کیلئے انہوں نے اپنے کئی خود کاشتہ پودے لگائے۔ان میں سے ایک خود کاشتہ پودا مرزا قادیانی دجال اور لعین بھی تھا۔اس لعین نے اُمت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ چنانچہ مرزا قادیانی لعین نے نہ صرف احادیث نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا انکار کیا بلکہ خود مثیل مسیح وامام مہدی ہونے کا دعویٰ باطلہ کردیا، کہیں اس انگریز کے خود کاشتہ پودے نے شان اُلوہیت، شان رسالت، قرآن وحدیث، آل واصحاب رسول کو کھلی گالیاں دیں نعوذ باللہ اور کہیں اپنے آپ کو مسیح اور نبی نہ ماننے والے مشرق تا مغرب اور شمال تا جنوب بسنے والے تمام مسلمانوں کو انتہائی گندی اور لچر گالیاں (مثلاً جہنمی ،ولد الحرام ،کنجریوں کی

اولاد، سؤر، کتے وکتیاں اور دجال کی نسل وغیرہ) دیں۔اس کے جہنم واصل ہونے کے بعد اس کے حواری اس کی تعلیمات خبیثہ پر چل رہے اور اُمت میں انتشار کا بیج بو رہے ہیں۔ مرزا قادیانی کے چیلے اور حواری جہاں بھی جاتے ہیں اور جہاں بھی ان کا بس چلتا ہے عام مسلمانوں کے عقائد کو بگاڑنے اور ان کو اپنا ہم نو وہم خیال بنانے کے لیے سرتوڑ کوششیں کرتے ہیں اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کا انکار کرتے ہیں اور اس پر دلائل دینے کے لیے قرآن وسنت کے غلط معانی ومطالب بیان کرتے ہیں جس سے عام اور سادہ مسلمان پریشانی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی کچھ ہوا ضلع سہارن پور (انڈیا) کی بستی سرساوہ میں جہاں مرزا قادیانی وجال ولعین کا ایک چیلہ جو مرزا قادیانی کو ''مسیح موعود'' اور خود کو اس کا خلیفہ قرار دیتا تھا۔ نے ایک تحریر لکھی جس میں قرآن وسنت کے معانی ومطالب کو غلط انداز میں پیش کیا۔ جس سے سادہ لوح مسلمانوں میں تشویش پیدا ہوئی تو بستی سرساوہ کے ایک باشندے یعقوب علی خاں صاحب نے ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ میں اس تحریر کو استفتاء کی صورت میں ڈھال کی بریلی شریف روانہ کر دیا اور ساتھ ہی گزارش کی کہ:

''مجھے یقین ہے کہ بہت جلد جواب سے مشرف ہوں گا اور درصورت تاخیر کئی مسلمانوں کا ایمان جاتا رہے گا اور وہ اپنی راہ پر لے آئے گا''۔

(الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی صفحہ۲ مطبوعہ رضوی پریس بریلی (انڈیا))

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی عمر اس وقت صرف ۲۳ سال تھی۔ جب آپ نے اس سوال کا جواب بڑے مدلل اور مفصل انداز میں تحریر فرمایا اور ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ بروز دوشنبہ پایہ تکمیل کو پہنچا دیا اور اس کا تاریخی نام الصارم الربانی علی اسراف القادیانی سے موسوم ہوا۔

(الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی صفحہ ۵۵ مطبوعہ رضوی پریس بریلی (انڈیا))

مرکزی دارالافتاء بریلی شریف کے مفتی محمد عبدالرحیم نشتر فاروقی ''فتاویٰ حامدیہ''

کی تقدیم میں تحریر فرماتے ہیں۔

''الصارم الربانی'' مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید میں پہلی عملی کوشش تھی۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا یہ معرکۃ الآراء فتویٰ ماہنامہ ''تحفۂ حنفیہ، عظیم آباد پٹنہ رجب المرجب ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ء میں بعنوان ''فتویٰ عالم ربانی برمزخرفات قادیانی'' شائع ہوا جس نے قصر قادیانیت میں زلزلہ برپا کردیا، اس وقت آپ کی عمر صرف ۲۳ سال کی تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی اس وقت زندہ تھا اور اپنے علمی جنازہ پر محض مرثیہ خوانی کررہا تھا بعض میں حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا یہ تاریخی فتویٰ ''الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی'' کے نام سے کتابی شکل میں رضوی پریس بریلی شریف سے شائع ہوا۔

اس فتویٰ کی علمی وتحقیقی حیثیت وپوزیشن کا عالم کیا ہوگا جس کے بارے میں سیّدی اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، الشاہ امام احمد رضا محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ خود تحریر فرماتے ہیں:۔

''فقیر کو بھی اس دعویٰ سے اتفاق ہے مرزا کے مسیح ومثل مسیح ہونے میں اصلاً شک نہیں مگر لا واللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوٰۃ اللہ بلکہ مسیح دجال علیہ اللعن والنکال، پہلے اس ادعائے کاذب کی نسبت سہارن پور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی حامد رضا خاں محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی مسمی کیا، یہ رسالہ حامی سنن، ماحی فتن، ندوہ شکن، ندوی فگن، مکرمنا قاضی عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صین عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفۂ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرمادیا''۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۵۷۵ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوہاری دروازہ لاہور)

یہ کتاب مسئلہ حیات عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام میں بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ جن امور کو لے کر یہ فرقہ سادہ لوح مسلمانوں کو فریب دیتا ہے ان امور کا اس کتاب میں خوب

مدلل، مفصل اور تسلی بخش جواب دیا گیا ہے۔

راقم الحروف کے زیر مطالعہ ''الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی'' کا وہ نسخہ رہا ہے جو رضوی پریس بریلی شریف کا شائع کردہ ایڈیشن سوم ہے اور اس کو مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اہتمام سے شائع کروایا تھا۔ یہ کتاب ۵۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں پانچ مقدمات اور پانچ ہی تنبیہات ہیں استفتاء میں مذکور پہلی تین باتوں کا جواب تین تنبیہات کے تحت دیا گیا ہے۔ چوتھی اور پانچویں میں قادیانی کے مسیح موعود ہونے کے دعوے کا رد فرمایا گیا ہے۔ اور آخری سوال کا جواب ''جواب سوال اخیر'' سرخی کے تحت ہے اور اس پر رسالہ کا اختتام ہے۔ حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے جو مقدمات ذکر کیے ہیں وہ بہت ہی کار آمد ہیں اور باذن اللہ تعالیٰ ہزاروں گمراہیوں سے حفاظت کا ذریعہ ہیں۔

یہ کتاب رد قادیانیت میں بڑی اہمیت، افادیت اور انفرادیت کی حامل ہے اور اس میں قادیانی خرافات کا علمی و تحقیقی انداز میں رد کیا گیا ہے۔

دیوبندی مسلک کے ''شاہین ختم نبوت'' مولوی اللہ وسایا نے حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی اس کتاب کے متعلق یوں لکھا ہے:

''قادیانی خرافات وہذیانات و وساوس کا مدلل جواب تحریر کیا گیا ہے''۔

(قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت صفحہ ۲۱۰ مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان، سن اشاعت، ۱۹۹۰ء)

خلیفہ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، شیر اہل سنت، مناظر اہل سنت، حضرت، مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۱ء) کے کتب خانہ سے ''الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی'' رضوی پریس بریلی شریف سے شائع شدہ نسخہ ملا۔ جس پر آپ کے لگے ہوئے حوالہ جات اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ حضرت شیر اہل سنت رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ہوا تھا۔ راقم الحروف نے جب

اس کا پہلی بار مطالعہ کیا اس کتاب کی افادیت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسی وقت ہی دل میں یہ ارادہ کرلیا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق مرحمت فرمائی تو ضرور بضرور اس کتاب کی تخریج کی سعادت حاصل کروں گا، چند دن بعد رمضان شریف شروع ہوگیا۔ اسی دوران ''ماہنامہ الحقیقہ'' کا تحفظ ختم نبوت نمبر نظر سے گزرا اس کی فہرست کو بغور دیکھنا شروع کیا نظر اس عنوان پر جا کر رُک گئی ''الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی'' ایک گراں قدر تصنیف'' از مولانا عبدالسلام رضوی (انڈیا) راقم نے ماہنامہ الحقیقہ کے تحفظ ختم نبوت نمبر کو خرید لیا۔ گھر پہنچ کر اس مضمون کا بالاستیعاب مطالعہ شروع کردیا جب مضمون کے آخر پر پہنچا تو مولانا عبدالسلام رضوی (انڈیا) کے یہ چند فقرے راقم کے لیے مزید ولولہ اور تخریج کے کام کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا سبب بن گئے۔ فقیر مولانا عبدالسلام رضوی صاحب کے لیے دعا کرتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا و آخرت کی بھلائیوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

مولانا عبدالسلام رضوی (انڈیا) کے وہ چند فقرے جن میں مسلک اہل سنت وجماعت سے اخلاص موجزن ہے، ملاحظہ فرمائیے:۔

> ''اس مضمون کی یہ اختتامی سطور ۲۴ ذی الحجہ ۱۴۲۸ھ بروز جمعہ مبارکہ لکھی جارہی ہیں۔ ارادہ یہ تھا کہ اس رسالہ مبارکہ میں جن کتب تفاسیر واحادیث کے نام آئے ہیں ان میں سے جو جامعہ نوریہ رضویہ میں دستیاب ہیں ان کی جلد، صفحہ اور مطبع کی نشان دہی بھی کردی جائے لیکن اس ارادے کی تکمیل نہ ہوسکی۔ آئندہ جو صاحب بھی اس کی اشاعت کریں وہ اس امر کو ملحوظ رکھیں کیونکہ یہ تقاضائے وقت ہے''۔

(ماہنامہ الحقیقہ، تحفظ ختم نبوت نمبر، جلد اوّل صفحہ ۹۱۲، سن اشاعت ۲۰۱۳ء)

اسلوب تخریج:

(1) الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی کے اس جدید ایڈیشن میں آیات کے

ساتھ سورتوں کے نام اوران کی ترقیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔

(2) تمام احادیث وآثار کی مکمل تخریج کی گئی ہے، چند کتب کی عدمِ دستیابی کی وجہ سے مصنف کے بیان کیے ہوئے حوالہ تک رسائی حاصل نہ ہوسکی جس سے ہم معذرت خواہ ہیں مگر دیگر کتب سے اس حدیث یا اثر کی بھی تخریج کردی گئی ہے۔

(3) تخریج کے دوران نام ''کتاب'' و''باب'' اور ''رقم الحدیث'' اگر ''رقم الحدیث'' نہیں تو ''باب''، ''کتاب''، ''جلد وصفحہ'' اور ''مطبع'' ذکر کردیا گیا ہے۔

(4) چند آیات کا ترجمہ نہیں لکھا ہوا تھا وہاں سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ ''کنزالایمان'' لگایا گیا ہے جو اس وقت کے موجودہ تراجم میں سب سے بہترین ترجمہ قرآن ہے۔

(5) جہاں، جہاں سیّدی حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے حواشی لکھے تھے، ہم نے انہیں بعینہ برقرار رکھا ہے۔

(6) کئی جگہ عربی عبارات وآثار کا ترجمہ نہیں تھا وہاں مولانا مفتی عبدالرحیم نشتر فاروقی کا ترجمہ نقل کیا گیا ہے۔ اس ترجمہ کو بریکٹوں ( ) کے درمیان درج کیا گیا ہے اور اس ترجمہ کے آخر میں صراحت کے لیے ''فاروقی'' لکھ دیا گیا ہے۔

(7) بعض مقامات پر کچھ کتابت کی غلطیاں تھیں جن کی تصحیح کا اہتمام کردیا گیا ہے۔

(8) یہ کتاب قدیم اُردو زبان میں ہے اس کی اُردو کو اصل کے مطابق ہی برقرار رکھا گیا ہے لیکن کوشش کی گئی ہے کہ اُن الفاظ کو جدید رسم الخط میں لکھا جائے جیسے ''جاوئے کو جائے'' اور ''آویں'' کو ''آئیں''۔

(9) چند ایک مقامات پر راقم الحروف نے حواشی درج کیے تو ان کے آگے ''نقشبندی'' لکھ دیا گیا ہے تاکہ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے حواشی اور راقم کے حواشی میں فرق ہوسکے۔

(10) بعض مقامات پر مشکل الفاظ تھے جن کے معانی حاشیہ میں درج کر دیئے گئے ہیں۔

اظہار تشکر:

سب سے پہلے اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے مجھے ''الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی'' کی تخریج کرنے کی سعادت عطا فرمائی۔ یقیناً اس کتاب کی تخریج کے دوران حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت وکرم شامل حال رہا اور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف بھی ڈگمگاتے ہوئے قلم کو سہارا دیتا رہا، ورنہ مجھ جیسے طالب علم میں اتنا علمی کام سرانجام دینے کی ہمت کہاں تھی۔

آخر میں فقیر اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرنا نہایت ضروری سمجھتا ہے کہ جنہوں نے ''الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی'' کی تخریج کرنے میں کسی بھی طرح سے معاونت فرمائی۔ لہٰذا اس سلسلہ میں مجمع الکمات والحسنات، حضرت، علامہ صاحبزادہ ڈاکٹر پیر سید احمد محمد شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ (چورہ شریف) (ایم اے اسلامیات، ایم۔اے عربی) کا سب سے پہلے شکریہ ادا کرنا اس لیے بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ فقیر کی تربیت میں آپ کا کلیدی رول (Rool) رہا ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر اُن کا دست شفقت ودعا فقیر کے سر پر نہ ہوتا شاید ''الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی'' کی تخریج کا خواب اس قدر جلد اور قلیل مدت میں شرمندۂ تعبیر نہ ہو پاتا۔ اس کے بعد میں اُن جملہ ارباب علم ودانش کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے میری اس سعی وکاوش کو کامیاب بنانے میں کسی بھی طور پر حصہ لیا ہو۔ مناظر اہل سنت، داعی فکر رضا حضرت مولانا محمد کاشف اقبال مدنی رضوی، زینت الخطباء، ابوالحسنات حضرت مولانا محمد عطاء المصطفیٰ رضوی کا بھی مشکور ہوں جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر راقم کو قیمتی مشوروں اور آراء سے نوازا۔ جس سے تخریج میں یقیناً بہتری پیدا ہوئی۔ راقم مناظر اسلام، ابوالحقائق، حضرت مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی (گوجرانوالہ) اور

ابوذوہیب، مولانا محمد ظفر علی سیالوی (چینوٹ) کا شکرگزار اوران کے لیے دعاگو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلد سے جزائے خیر عطا فرمائے اور دین ودنیا کی تمام نعمتوں سے مالامال فرمائے۔

تخریج کے دوران حوالہ جات کی تلاش میں خوب تعاون فرماتے رہے۔

''تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر'' اور کچھ کتب تفسیر کے حوالوں کے لیے راقم حضرت مولانا ابوالبلال محمد سیف علی سیالوی صاحب کے ہاں حاضر ہوا آپ اپنی بیماری کے باوجود خندہ پیشانی سے ملے اور حوالہ جات تلاش کرنے میں راقم کی معاونت کرتے رہے اللہ تعالیٰ آپ کو بھی دارین کی خوشیاں نصیب فرمائے۔آمین

فقیر کو''الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی'' کا رضوی پریس بریلی شریف کا شائع شدہ نسخہ جو حضرت شیر اہل سنت، مناظر اہل سنت، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عنایت اللہ قادری، رضوی، حامدی رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانہ سے ملا اس کا دو مقامات سے حاشیہ ناقص تھا جس کی تکمیل برادر گرامی، محترم میثم عباس قادری رضوی صاحب نے کروائی اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اپنے حفظ وامان میں رکھے اور مسلک کا مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں اس امید واثق کے ساتھ اختتام کر رہا ہوں کہ ان سب حضرات کے قیمتی مشورے، آراء اور معاونت آئندہ بھی راقم کو اسی طرح حاصل رہے گی ان شاء اللہ راقم اشاعت کے لیے محبّ گرامی جناب محترم المقام محمد اکبر قادری عطاری صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہے جو اس علمی شہہ پارے کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کررہے ہیں۔

جو کچھ راقم سے ہوسکا وہ آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس میں جس قدر کامیابی ملی وہ محض اللہ رب العالمین اور نبی رحمۃ العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا لطف وکرم ہے ورنہ من آنم کہ من دانم! اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

امید ہے ان شاء اللہ یہ کاوش قارئین کرام کو ضرور پسند آئے گی۔ اس کتاب وتخریج سے استفادے کے وقت مصنف اور راقم کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیں اور دعا کریں اللہ تعالیٰ یوں ہی مسلک اہل سنت کا کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کام کی وجہ سے ہماری قبر و آخرت بہتر فرمائے آمین۔

خادم مسلک اہل سنت

محمد افضال حسین نقشبندی (سانگلہ ہل)

بروز پیر ۱۳ اگست ۲۰۱۵ء

۱۹ شوال ۱۴۳۶ھ بعد نماز عشاء

0332-6855819

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

مسئلہ: از سرساوہ ضلع سہارن پور، مرسلہ یعقوب علی خان کلاک پولیس ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ

قبلہ وکعبہ ام مدظلہ بعد آداب فدویانہ کے معروض خدمت کے اس قصبہ سرساوہ میں ایک شخص جو اپنے آپ کو ''نائب مسیح''، یعنی مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کا خلیفہ بتلاتا ہے رہتا ہے۔ پرسوں اُس نے ایک عبارت پیش کی جس کا مضمون ذیل میں تحریر کرتا ہوں ایک دوسرے صاحب نے وہی عبارت مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو بھیجی ہے مگر میں خدمت والا میں پیش کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ بہت جلد جواب سے مشرف ہوں گا اور درصورت تاخیر کے کئی مسلمانوں کا ایمان جاتا رہے گا اور وہ اپنی راہ پر لے آئے زیادہ آداب!

تحریر یہ ہے

''ایک مدت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات وحیات میں ہر جگہ گفتگو ہوتی ہے اور اس میں دو گروہ ہیں ایک وہ گروہ ہے جو مدعی حیات ہے اور ایک وہ گروہ ہے جو منکر حیات ہے اور ان دونوں فریق کی طرف سے کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔

اب میں آپ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ ان دونوں فریق میں سے کون حق پر ہے؟ بس اس بارے میں ایک آیت قطعیۃ الدلالۃ اور صریحۃ الدلالۃ یا کوئی حدیث مرفوع متصل اس مضمون کی عنایت فرمائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجسدہ العنصری ذی حیات جسمانی آسمان پر اٹھالیے گئے ہیں اور کسی وقت میں بعد حضرت خاتم النبیین محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے رجوع کریں گے اور اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی نہ رہیں گے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہوں گے یا اُن کو خدا تعالیٰ اس عہدۂ جلیلہ سے معزول کر کے اُمتی بنادے گا؟ تو پہلے تو کوئی آیت بشروط متذکرہ بالا ہونی چاہیے اور بعد اس کے کوئی حدیث، تا کہ ہم اس حالت تذبذب سے بچیں اور جو آیت ہو اُس میں لفظ ''حیات'' ہو خواہ کسی صیغے سے ہو۔ یہاں کئی صاحب ایسے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر گفتگو کرتے ہیں اور متوفيك وفلما توفيتني دو آیت پیش کرتے ہیں اور ان دونوں آیتوں کا ترجمہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و ابن عباس سے پیش کرتے ہیں اور سند میں صحیح بخاری اور اجتہاد بخاری موجود کرتے ہیں

اب آپ ان آیتوں کے ترجمے جو کسی صحابی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہوں اور صحیح بخاری میں موجود ہوں عنایت فرمایئے اور دونوں طرف روایتیں ہر قسم کی موجود ہیں ہم کو صرف ''قرآن شریف'' سے ثبوت چاہیے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے اور دوسرا سوال یہ ہے کہ حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اُس آیت اور نہیں ہے تو وجہ فقط بینوا توجروا۔

فتویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الذین کذبوا باٰیٰتنا واستکبروا عنها لا تفتح لهم ابواب السماء الحمد الله الذی خلق عبده وابن امته عیسی بن مریم رسو ل الله بکلمة منه وجعله فی البدء مبشرًا برسول یاتی من بعده اسمه احمد وفی الختم ناصرًا لملة امامًا من امته نائبًا عنه صلی الله تعالیٰ علیه وعلیٰ سائر انبیائه و کل محبوب لدیه وعلینا بهم الی یوم الدین امین امین یا رب العٰلمین قال الفقیر محمدن المدعو بحامد رضا القادری البریلوی غفرله الله تعالیٰ له واور ده من مناهل المنی کل موردروی

ترجمہ: یعنی بے شک وہ جو ہماری نشانیوں کو جھٹلاتے ہیں اور اکڑتے ہیں ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور تمام تعریفیں اس کے لیے جو اپنے بندے اور اس کی امت کا بیٹا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے رسول کو پیدا فرمایا بولتا ہوا اور ان کی خوشخبری سنانے والا اپنے بعد اس رسول کی آمد کی جن کا نام نامی اسم گرامی ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم) ہے اور آخر میں ان کے ملت کی مدد کرتے ہوئے ان کی امت کی امامت کرتے ہوئے رسول اللہ کی نیابت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ درود بھیجے ان پر اور تمام نبیوں پر اور ہر اس پر جو ان کا پیارا ہے اور ان کے طفیل ہم پر بھی قیامت تک آمین آمین اے! سارے جہاں کے مالک اسے کہا محمد نے جسے حامد رضا

قادری بریلوی کہا جاتا ہے اللہ اسے بخشے اور اسے تمناؤں کی ان گھاٹوں پر اتارے جہاں سے وہ سیراب ہو۔ (فاروقی)

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

برادران مسلمین حفظکم اللہ تعالیٰ عن شرور المفسدین حفظ ناموس وحفظ جسم وحفظ مال میں سب مومن وکافر ہمیشہ ساعی وسرگرم رہتے ہیں، اللہ عزوجل کو یاد کر کے اپنے وقت عزیز کا ایک حصہ اپنے حفظ دین میں بھی صرف کیجئے کہ یہ سب سے اہم ہے یعنی بگوش ہوش یہ چند کلمے سن لیجئے اور انہیں میزان عقل وانصاف میں تول کر حق وناحق کی تمیز کیجئے فضل الٰہی عزوجل سے امید واثق ہے کہ دم کے دم میں صبح حق تجلی فرمائیگی اور شب ضلالت کی ظلمت دھواں ہو کر اُڑ جائے گی۔

مخالفین! اگر برسر انصاف آئیں فھو المراد ورنہ آپ تو بعنایت الٰہی راہ حق پر ثابت قدم ہو جائیں گے۔ وباللہ التوفیق میں پیش از جواب چند مقدمات نافعہ ذکر کرتا ہوں جن سے بعونہ تعالیٰ حق واضح ہو اور صواب لائح:

واللہ المعین وبہ نستعین

[ترجمہ: یعنی اللہ ہی مددگار ہے اور ہم اسی سے مدد کے طلب گار ہیں، فاروقی]

مقدمۂ اولیٰ

مسلمانو! میں پہلے تمہیں ایک سہل پہچان گمراہوں کی بتاتا ہوں جو خود قرآن مجید وحدیث حمید میں ارشاد ہوئی۔ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم اُتارا:

تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ (پارہ:۱۴ سورۃ النحل، آیت:۸۹)

[ترجمہ: کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے، کنزالایمان]

جس میں ہر چیز کا روشن بیان تو کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہ ہو مگر ساتھ ہی فرما دیا۔

وَمَا یَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝ (پارہ:۲۰ سورۃ العنکبوت، آیت:۴۳)

اس کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو۔

اس لیے فرماتا ہے:

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

(پارہ:۱۷ سورۃ الانبیاء، آیت:۷، پارہ:۱۴ سورۃ النحل، آیت:۴۳)

علم والوں سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔

اور پھر یہی نہیں کہ علم والے آپ سے آپ کتاب اللہ کے سمجھ لینے پر قادر ہوں، نہیں بلکہ اس کے متصل ہی فرمادیا:

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ

(پارہ:۱۴ سورۃ النحل، آیت:۴۴)

اے نبی ہم نے یہ قرآن تیری طرف اس لیے اتارا کہ لوگوں سے (اس کی) شرح بیان فرمادے اس چیز کی جو ان کی طرف اتاردی گئی۔

اللہ! اللہ! قرآن عظیم کے لطائف ونکات منتہی نہ ہوں گے، ان دو آیتوں کے اتصال سے رب العلمین نے ترتیب وار سلسلہ فہم کلام الٰہی کا منتظم فرمادیا کہ: اے جاہلو! تم کلامی علماء کی طرف رجوع کرو اور اے عالمو! تم ہمارے رسول کا کلام دیکھو تو ہمارا کلام سمجھ میں آئے غرض ہم پر تقلید ائمہ واجب فرمادی اور آئمہ پر تقلید رسول اور رسول پر تقلید قرآن:

واللہ الحجۃ البالغۃ والحمد للہ رب العلمین ۔

[ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حجت بالغہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے حمد ہے جو رب العالمین ہے۔]

امام عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے کتاب مستطاب ''میزان الشریعۃ الکبریٰ'' میں اس معنی کو جابجا بتفصیل تام بیان فرمایا از اں جملہ

فرماتے ہیں:

لولا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فصل بشریعة ما اجمل فی القرآن بقی علی اجماله کما ان لائمه المجتهدین لولم یفصلوا ما اجمل فی السنة لبقیت السنة علی اجمالها وهکذا الی عصرنا هذا (5)

(الشعرانی: المیزان الکبریٰ، جلد ا صفحہ ۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

پس اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی شریعت سے مجملات قرآن عظیم کی تفصیل نہ فرماتے تو قرآن یوں ہی مجمل رہتا اور اگر ائمہ مجتہدین مجملات حدیث کی تفصیل نہ کرتے تو حدیث یوں ہی مجمل رہتی اور اسی طرح ہمارے اس زمانے تک کہ اگر کلام ائمہ کی علمائے مابعد شرح نہ فرماتے تو ہم اسے سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتے۔ تو یہ سلسلہ ہدایت رب العزۃ کا قائم فرمایا ہوا ہے جو اسے توڑنا چاہے وہ ہدایت نہیں چاہتا بلکہ صریح ضلالت کی راہ چل رہا ہے اسی لیے قرآن عظیم کی نسبت ارشاد فرمایا:

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا ؕ (پارہ: اسورۃ البقرہ، آیت: ۲۶)

اللہ تعالیٰ اسی قرآن سے بہتروں کو گمراہ کرتا اور بہتروں کو سیدھی راہ عطا فرماتا ہے۔

جو سلسلے سے چلتے ہیں بفضلہٖ تعالیٰ ہدایت پاتے ہیں او جو سلسلہ توڑ کر اپنی ناقص اوندھی سمجھ کے بھروسے قرآن عظیم سے بذات خود مطلب نکالنا چاہتے ہیں چاہِ ضلالت[1] (7) میں گرتے ہیں اسی لیے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سیأتی ناس یجادلونکم بشبهات القرآن مخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب الله

قریب ہے کہ کچھ لوگ آئیں گے جو تم سے قرآن عظیم کے مشتبہ کلمات سے جھگڑیں

---

[1] گمراہی کا کنواں (نقشبندی)

گے تم انہیں حدیثوں سے پکڑو کہ حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔ رواہ الدارمی (8) ونصر المقدسی فی الحجة واللا لکائی فی السنة(9) وابن عبدالبر فی العلم (10) وابن زمنین فی اصول السنة والدار قطنی والا صبھانی فی الحجة وابن النجار۔

[ترجمہ: دارمی نے اور نصر مقدسی نے ''الحجۃ'' میں اور لالکائی نے ''السنۃ'' میں اور ابن عبدالبر نے ''العلم'' میں اور ابن زمنین نے ''اصول السنۃ'' میں اور دارقطنی اور اصبھانی نے ''الحجۃ'' میں اور ابن نجار نے اس حدیث پاک کو روایت کیا (فاروقی)]

اسی لیے امام سفیان بن عینیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

الحدیث مضلة الاالفقھاء(11)

حدیث گمراہ کردینے والی ہے مگر ائمہ مجتہدین کو تو وجہ وہی ہے کہ قرآن مجمل ہے جس کی توضیح حدیث نے فرمائی اور حدیث مجمل ہے جس کی تشریح ائمہ مجتہدین نے کردکھائی تو جو ائمہ کا دامن چھوڑ کر خود قرآن وحدیث سے اخذ کرنا چاہے بہکے گا، گرے گا اور جو حدیث چھوڑ کر قرآن مجید سے لینا چاہے وادی ضلالت میں پیاسا مرے گا تو خوب کان کھول کر سن لو اور لوح دل پر نقش کر رکھو کہ جسے کہتا سنو ہم اماموں کا قول نہیں جانتے ہمیں تو قرآن وحدیث چاہیے جان لو یہ گمراہ ہے اور جسے کہتا سنو کہ ہم حدیث نہیں

---

(8) الدارمی: السنن، باب التورع عن الجواب فیما لیس فیہ کتاب ولاسنۃ، رقم الحدیث: 119 جلد ۱ صفحہ ۶۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ' مقابل آرام باغ' کراچی)

(9): اللالکائی: کاشف الغمۃ فی شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ، سیاق ماروی عن النبی فی النھی عن مناظرۃ اھل البدع وجدالھم، والحکایۃ معھم ......الخ صفحہ ۴۴ مطبوعہ مکتبۃ الطبری للنشر والتوزیع قاھرہ

(10) ابن عبدالبر: جامع بیان العلم وفضلہ' باب ذکر من ذم الاکثار من الحدیث دون التفھم لہ والتفقہ فی ص 404 مطبوعہ المکتبۃ التوفیقۃ مصر

(11) ابن الحاج: المدخل، فصل فی ذکر النعوت، جلد ۱ صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت

جانتے ہمیں صرف قرآن درکار ہے سمجھ لو کہ یہ بد دین، دین خدا کا بدخواہ ہے، پہلا فرقہ قرآن عظیم کی پہلی آیت:

فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ (پارہ:۱۷سورۃ الانبیاء، آیت:۷، پارہ:۱۴سورۃ النحل، آیت:۴۳)

[ترجمہ: یعنی اے لوگو! علم والوں سے پوچھو۔]

کا مخالف مستکبر اور دوسرا طائفہ قرآن عظیم کی دوسری آیت:

لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِم (پارہ:۱۴سورۃ النحل، آیت:۴۴)

[ترجمہ: یعنی لوگوں کو اس کی شرح بیان فرمادیں جو ان کی طرف اترا کا منکر ہے۔]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرقہ مخذولہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) ارشاد فرماتے ہیں:

الاسألو ااذلم یعلمو افانما شفاء العی السؤال

کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا تو پوچھنا ہے۔

رواہ ابو داؤد عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (14)

ابن ماجہ: السنن الباب التیمم، باب فی المجروح تصیبہ الجنابۃ فیخاف علی نفسہ ان اغتسل رقم الحدیث:۵۷۲ صفحہ۹۹، ۱۰۰ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

الدارمی: السنن، کتاب الطھارۃ باب المجروح تصیبہ الجنابۃ رقم الحدیث:۷۵۳ جلد۱ صفحہ۲۱۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی

الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الطھارۃ، رقم الحدیث ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸ جلد۱ صفحہ۲۸۳، ۲۸۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

[ترجمہ: یعنی اس حدیث پاک کو امام ابو داؤد نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (فاروقی)]

اور دوسرے طائفہ ملعونہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

(14) ابو داؤد: السنن، کتاب الطھارۃ، باب المجدور یتیمم، رقم الحدیث:۳۳۶ صفحہ۸۰ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

ارشاد فرماتے ہیں:

الانی اوتیت القرآن ومثله معه الایو شك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فماو جدتم فیه من حلال فاحلوه وماوجد تم فیه من حرام فحرموه وان ماحرم رسول الله (صلی الله علیه وسلم) کما حرم الله.

سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اس کا مثل خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لیے رہو اس میں جو حلال پاؤ اسے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اُسے حرام جانو حالانکہ جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کی وہ اُسی کے مثل ہے جو اللہ نے حرام فرمائی۔

رواه الائمة احمد (15) **والدارمی** (16) **وابوداؤد** (17) **والترمذی** (18) **وابن ماجه** (19) **عن المقدام بن معد یکرب ونحوه عندهم ماخلا الدارمی وعندالبیهقی فی الدلائل** (20) **عن ابی رافع وعندابی داؤدعن العرباض بن**

---

(15): احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۱۷۱۰۸ جلد ۱۰ صفحہ ۳۰۳ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

(16): الدارمی: السنن، باب السنۃ قافیۃ علی کتاب اللہ رقم الحدیث: ۵۸۶ جلد ۱ صفحہ ۱۵۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

(17): ابوداؤد: السنن، کتاب السنۃ، باب فی لزوم السنۃ، رقم الحدیث: ۴۶۰۴، ۴۶۰۵ صفحہ ۹۱۲ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض

(18): الترمذی: الجامع الصحیح، ابوب العلم، باب مانھی عنہ ان یقال عند حدیث رسول اللہ، رقم الحدیث: ۲۶۶۳، ۲۶۶۴، صفحہ ۹۴۷ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(19) ابن ماجہ: السنن، کتاب السنۃ باب تعظیم حدیث رسول والتغلیظ علی من عارضہ رقم الحدیث: ۱۲، ۱۳ صفحہ ۳۰۲ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(20): البیہقی: دلائل النبوۃ، باب ماجاء فی اخبار بشبعان علی اریکتہ...... الخ جلد ۶ صفحہ ۵۴۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب العلم، رقم الحدیث ۳۷۵ جلد ۱ صفحہ ۲۱۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی، البیہقی: السنن الکبریٰ، کتاب الضحایا، باب ماتحل وماتحرم من الحیوانات، رقم الحدیث ۱۹۴۶۸ جلد ۹ صفحہ ۶۱۳ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

ساریۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھم

[ترجمہ: یعنی اس حدیث پاک کو امام احمد، امام دارمی، امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام ابن ماجہ حضرت مقدام ابن معدیکرب سے روایت کیا اور ایسے ہی ان کے نزدیک سوائے دارمی کے اور امام بیہقی کے نزدیک لائل میں حضرت ابورافع سے اور ابوداؤد کے نزدیک حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ فاروقی)]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق اس زمانہ فساد میں ایک تو پیٹ بھرے بے فکرے نیچری حضرات تھے جنھوں نے حدیثوں کو یکسر ردی کردیا اور بزور زبان صرف قرآن عظیم پر دارومدار رکھا حالانکہ واللہ وہ قرآن کے دشمن اور قرآن اُن کا دشمن وہ قرآن کو بدلنا چاہتے ہیں اور مرادِ الٰہی کے خلاف اپنی ہوائے نفس کے موافق اُس کے معنی گھڑنا، اب دوسرے یہ حضرات نئے فیشن کے مسیحی اس انوکھی آن والے پیدا ہوئے کہ ہم کو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے تو بات کیا ہے کہ یہ دونوں گمراہ طائفے دل میں خوب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ان کا ٹھکانہ نہیں حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روشن حدیثیں ان کے مردود خیالات کے صاف پرزے پارچے بکھیر رہی ہیں۔ اسی لیے اپنی بگڑتی بنانے کو پہلے ہی دروازہ بند کرتے ہیں کہ ہمیں صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس میں عوام بیچاروں کے سامنے اپنے سے لگتے لگا لینے کی گنجائش ہو۔

مسلمانو! تم ان گمراہوں کی ایک نہ سنو اور جب تمہیں قرآن میں شبہ ڈالیں تم حدیث کی پناہ لو اگر اس میں این وآں نکالیں تو ائمہ کا دامن پکڑو اس تیسرے درجے پر آکر حق وباطل صاف کھل جائے گا اور ان گمراہوں کا اڑایا ہوا سارا غبار حق کے برستے ہوئے بادلوں سے ڈھل جائے گا اس وقت یہ ضال (21) مضل (22) طائفے بھاگتے نظر آئیں گے:

(21): گمراہ (نقشبندی)

(22): گمراہ کرنے والے گروہ (نقشبندی)

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنفِرَةٌ ۝ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝

(پارہ:۲۹ سورۃ المدثر، آیت:۵۰-۴۹)

ترجمہ: گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں کے شیر سے بھاگے ہوں، کنزالایمان

اوّل تو حدیثوں ہی کے آگے انہیں کچھ نہ بنے گی صاف منکر ہو بیٹھیں گے اور وہاں کچھ چون وچرا کی تو ارشادات ائمہ معانی حدیث کو ایسا روشن کر دیں گے کہ پھر انہیں یہی کہتے بن آئے گی کہ ہم حدیث کو نہیں جانتے یا ہم اماموں کو نہیں مانتے اس وقت معلوم ہو جائے گا کہ ان کا امام ابلیس لعین ہے جو انہیں لیے پھرتا ہے اور قرآن وحدیث وائمہ کے ارشادات پر نہیں جمنے دیتا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

یہ نفیس وجلیل فائدہ ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھو کہ ہر جگہ کام آئے گا اور باذن اللہ تعالیٰ ہزاروں گمراہیوں سے بچائے گا کیف لا وانہ من زواهر جواهر افادات سیدنا الوالدالعلام مقدم المحققین الاعلام مدظله العالی الیٰ یوم القیام فی کتابه المستطاب البارقة الشارقة علیٰ مارقة المشارقة والحمد لله رب العٰلمین۔

ترجمہ: یعنی کیوں نہیں کہ وہ سیدنا والد العلام مقدام المحققین الاعلام مدظلہ العالی الی یوم القیام کے افادات کے جواہر کی کلیوں میں سے ہے جو ان کی کتاب مستطاب ''البارقة الشارقة علی مارقة المشارقة'' میں ہے اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے جو سارے جہان کا رب ہے (فاروقی)

مقدمہ ثانیہ

مانی ہوئی باتیں چار قسم کی ہوتی ہیں:۔

اوّل: ضروریات دین جن کا منکر کافر ان کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر یا اجماع قطعی قطعیات الدلالات واضحۃ الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ شبہے کو گنجائش نہ تاویل کوراہ۔

دوم: ضروریات مذہب اہل سنت و جماعت جن کا منکر گمراہ بد مذہب ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے اگرچہ باحتمال تاویل باب تکفیر مسدود ہو۔

سوم: ثابتات محکمہ جن کا منکر بعد وضوح امر خاطی وآثم قرار پاتا ہے ان کے ثبوت کو دلیل ظنی کافی جب کہ اس کا مفاد اکبر رائے ہو کہ جانب خلاف کو مطروح و مضمحل کر دے یہاں حدیث آحاد صحیح یا حسن کافی اور قول سواد اعظم و جمہور علماء سند وافی فان ید اللہ علی الجماعۃ(24)

---

(24) الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب العلم، رقم الحدیث ۳۹۵، ۳۹۶، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۳، صفحہ ۲۱۶ تا ۲۱۸ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

الطبرانی: المعجم الکبیر، باب: ماجاء فی لزوم الجماعۃ ...... الخ رقم الحدیث: ۴۹۱ جلد ۱۳۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

الہیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الخلافۃ، باب لزوم الجماعۃ وطاعۃ الائمۃ والنھی عن قتالھم، رقم الحدیث: ۹۱۰۰ جلد ۵ صفحہ ۲۸۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر، باب حرف الیاء، رقم الحدیث: ۱۰۰۰۴ صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ

دیلمی، مسند الفردوس وھو الفردوس بمأثور الخطاب، باب الیاء، رقم الحدیث ۸۱۱۵، ۸۱۱۶ جلد ۵، صفحہ ۲۵۸، ۲۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

اللالکائی: کشف الغمۃ فی شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ، سیاق ماروی عن النبی فی الحث علی اتباع الجماعۃ والسواد الأعظم وذم تکلف الرأی...... الخ صفحہ ۴۳ مطبوعہ مکتبۃ الطبری للنشر والتوزیع قاہرہ

چہارم: ظنیات محتملہ (25) جن کے منکر کو صرف مخطی (26) کہا جائے ان کے لیے ایسی دلیل ظنی بھی کافی جس نے جانب خلاف کے لیے بھی گنجائش رکھی ہو۔ ہر بات اپنے ہی مرتبے کی دلیل چاہتی ہے جو فرق مراتب نہ کرے اور ایک مرتبے کی بات کو اس سے اعلیٰ درجے کی دلیل مانگے جاہل بے وقوف ہے یا مکار فیلسوف ع

ہر سخن وقتے وہر نکتہ مقامے دارد
گر فرق مراتب نکنی زندیقی

اور بالخصوص قرآن عظیم بلکہ حدیث ہی میں تصریح صریح ہونے کی تو اصلاً ضرورت نہیں حتی کہ مرتبۂ اعلیٰ اعنی ضروریات دین میں بھی بہت باتیں ضروریات دین سے ہیں جن کا منکر یقیناً کافر مگر بالتصریح ان کا ذکر آیات واحادیث میں نہیں۔

مثلاً باری عزوجل کا جہل محال ہونا قرآن وحدیث میں اللہ عزوجل کے علم واحاطہ علم کا لاکھ جگہ ذکر ہے مگر امکان وامتناع کی بحث کہیں نہیں پھر کیا جو شخص کہے کہ "واقع میں تو بے شک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے، عالم الغیب والشہادۃ ہے، کوئی ذرہ اس کے علم سے چھپا نہیں مگر ممکن ہے کہ جاہل ہو جائے"۔

تو کیا وہ کافر نہ ہوگا؟ کہ اس امکان کا سلب صریح قرآن میں مذکور نہیں حاش للہ ضرور کافر ہے اور جو اُسے کافر نہ کہے خود کافر تو جب ضروریات دین ہی کے ہر جزئیہ کی تصریح صریح قرآن وحدیث میں ضرور نہیں تو اُن سے اتر کر اور کسی درجے کی بات پر یہ مڑ چڑا پن کہ ہمیں تو قرآن ہی میں دکھاؤ ورنہ ہم نہ مانیں گے نری جہالت ہے یا صریح ضلالت۔

اس کی نظیر یوں سمجھنا چاہئے کہ کوئی کہے کہ فلاں بیگ کا باپ قوم کا مرزا تھا زید کہے اس کا ثبوت کیا ہے؟ ہمیں قرآن میں لکھا دکھا دو کہ مرزا تھا ورنہ ہم نہ مانیں گے کہ قرآن

---

(25) (ظنیات غیر یقینی)

(26) (خطا پر)

کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے ایسے سفیہ (27) کو مجنون سے بہتر اور کیا لقب دیا جاسکتا ہے؟

شرع میں نسب شہرت تسامع (28) سے ثابت ہو جاتا ہے۔

بالخصوص قرآن مجید ہی میں تصریح کیا ضرور کیا کہا جائے کہ حضرت سیدنا یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا زید کہے میں نہیں مانتا ہمیں خاص قرآن میں دکھادو کہ اُن کی رحلت ہوچکی۔

سَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَ یَوْمَ یَمُوْتُ (پارہ:١٦،سورۃ المریم،آیت:١۵)

[ترجمہ: سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا۔ کنزالایمان]

فرمایا ہے، ''مات یحییٰ'' کہیں نہیں آیا تو اُس احمق سے یہی کہا جائے گا کہ قرآن مجید میں بالتصریح کتنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت وحیات کا ذکر فرمایا ہے جو خاص یحییٰ وعیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے انتقال وزندگی کا ذکر ضرور ہوتا بلکہ قرآن مجید نے تو انبیاء ہی گنتی کے گنائے اور باقی کو فرمادیا:

وَمِنْهُم مَّن لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ (پارہ:٢۴،سورۃ المؤمن،آیت:٧٨)

[ترجمہ: اور کسی کا احوال نہ بیان فرمایا۔ (کنزالایمان)]

بہت انبیاء وہ ہیں جن کا ذکر ہی ہم نے تمہارے سامنے نہ کیا تو عاقل کے نزدیک جس طرح ہزاروں انبیاء کا اصلاً تذکرہ نہ ہونے سے اُن کی نبوت معاذ اللہ باطل نہیں ٹھہر سکتی یونہی موت یحییٰ یا حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر نہ فرمانے سے اُن کی موت اور اُن کی حیات بے ثبوت نہیں ہوسکتی، عقل وانصاف ہو تو بات تو اتنے ہی فقرے میں تمام ہوگئی اور جنون وتعصب کا علاج میرے پاس نہیں۔

---

(27) (بے وقوف، احمق)

(28) سماعت، (نقشبندی)

مقدمہ ثالثہ

جو شخص کسی بات کا مدعی ہو اُس کا بارِ ثبوت اُسی کے ذمے ہوتا ہے آپ اپنے دعوے کا ثبوت نہ دے اور دوسرے سے الٹا ثبوت مانگتا پھرے وہ پاگل ومجنون کہلاتا ہے یا مکار پرفتون (31) وھٰذا ظاھر جدًا۔

مقدمہ رابعہ:

جو جس بات کا مدعی ہو اُس سے اُس دعوے کے متعلق بحث کی جائے گی خارج از بحث بات کہ ثابت ہو تو اُسے مفید نہیں نہ ثابت ہو تو اُس کے خصم کو مضر نہیں ایسی بات میں اُس کا بحث چھیڑنا وہی جان بچانا اور مکر کی چال کھیلنا اور عوام ناواقفوں کے آگے اپنے فریب کا ٹھیلنا ہوتا ہے۔

مثلاً زید مدّعی ہو کہ میں قُطب وقت ہوں اپنی قطبیت کا تو کچھ ثبوت نہ دے اور بحث اس میں چھیڑ دے کہ اس زمانے کے جو قطب تھے اُن کا انتقال ہو گیا اُس عیار سے یہی کہا جائے گا کہ اگر اُن کا انتقال ثابت بھی ہو جائے تو تیرے دعوے کا کیا ثبوت اور تجھے کیا نافع تیرے خصم کو کیا مضر ہو گیا اُن کے انتقال سے یہ ضرور ہے کہ تو ہی قطب ہو جائے تو اپنے دعوے کا ثبوت دے ورنہ گریبان ذلت میں منہ ڈال کر الگ بیٹھ۔

مقدمہ خامسہ:

کسی نبی کا انتقال دوبارہ دنیا میں اُس کی تشریف آوری کو محال نہیں کر سکتا، اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے:۔

اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ؕ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ؕ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ

(31): دھوکے باز، فتنوں بھرا

فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ج وَ انْظُرْ اِلٰی حِمَارِكَ وَ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَی الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ط فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○(32)

(ترجمہ) ''یا اُس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر اور وہ گری ہوئی تھی اپنی چھتوں پر بولا کہاں جلائے گا اسے اللہ بعد اس کی موت کے سو اُسے موت دی اللہ نے سو برس پھر اُسے زندہ کیا اور فرمایا یہاں کتنا ٹھہرا بولا میں ٹھہرا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ فرمایا بلکہ تو یہاں ٹھہرا سو برس اب دیکھ اپنے کھانے اور پینے کو (جو دو روز میں بگڑ جانے کی چیز تھے وہ اب تک) نہ بگڑے اور دیکھ اپنے گدھے کو (جس کی ہڈیاں تک گل گئیں) اور تا کہ ہم تجھے نشانی بنائیں لوگوں کے لیے (کہ اللہ تعالیٰ یوں مردوں کو جلاتا ہے) اور دیکھ اُن ہڈیوں کو کہ ہم کیونکر انہیں اٹھاتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ سب اُس کے لیے ظاہر ہو گیا (اور اُس کی آنکھوں کے سامنے ہم نے اُس کے گدھے کی گلی ہوئی ہڈیوں کو درست فرما کر گوشت پہنا کر زندہ کر دیا) بولا میں جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے''۔

اس کے بعد رب جل وعلا نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قصہ ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنے رب سے عرض کی مجھے دکھادے تو کیونکر مردے جلائے گا۔ حکم ہوا چار پرندے اپنے اوپر بلا لے پھر انہیں ذبح کر کے متفرق پہاڑوں پر اُن کے اجزا رکھ دے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اُن کے پر اور خون اور گوشت قیمہ قیمہ کر کے سب خلط ملط کیے اور اُس مجموع مخلوط کے حصے کر کے متفرق پہاڑوں پر رکھے، حکم ہوا اب انہیں بلا تیرے پاس دوڑتے چلے آئیں گے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بیچ میں کھڑے ہو کر

(32) پارہ:۳ سورۃ البقرہ، آیت:۲۵۹

آواز دی، ملاحظہ فرمایا کہ ہر جانور کے گوشت پوست، پروں کا ریزہ ریزہ ہر پہاڑ سے اڑ کر ہوا میں باہم ملتا اور پورا پرندہ بن کر زندہ ہو کر اُن کے پاس دوڑتا آرہا ہے۔

تو جب پرندہ چرند مر کر دنیا میں پھر پلٹے اور عزیر یا ارمیا علیہما الصلوٰۃ والسلام سو برس موت کے بعد دنیا میں پھر تشریف لا کر ہادی خلق ہوئے تو اگر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بالفرض انتقال بھی فرمایا ہو تو یہ اُن کے دوبارہ تشریف لانے اور ہدایت فرمانے کا کیا مانع ہو سکتا ہے یہاں مسلمانوں سے کلام ہے جو اپنے رب کو قادر مطلق مانتے اور اُس کے کلام کو حق یقینی جانتے ہیں نیچری ملحدوں کا ذکر نہیں جن کا معبود اُن کے زعم میں نیچر کی زنجیروں میں جکڑا ہے کہ اُن کی ساختہ نیچر کے خلاف دم نہیں مار سکتا جو بات اُن کی ناقص عقل، معمولی قیاس سے باہر ہے کیا مجال کہ اُن کا خدا کر سکے اُن کے نزدیک قرآن مجید کے ایسے ارشادات **معاذ اللہ** سب بناوٹ کی کہانیاں ہیں کہ گڑھ گڑھ کر من سمجھوتے کو بنائی گئی ہیں:

سُبۡحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یَقُوۡلُوۡنَ عُلُوًّا کَبِیۡرًا ۝(33)

[ترجمہ: اُسے پاکی اور برتری ان کی باتوں سے بڑی برتری، کنزالایمان)]

قٰتَلَہُمُ اللّٰہُ ج اَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ ۝(34)

[ترجمہ: کہاں اوندھے جاتے ہیں، کنزالایمان]

بَلۡ لَّعَنَہُمُ اللّٰہُ بِکُفۡرِہِمۡ فَقَلِیۡلًا مَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ۝(35)

[ترجمہ: بلکہ اللہ نے اُن پر لعنت کی اُن کے کفر کے سبب تو اُن میں تھوڑے ایمان لاتے ہیں، کنزالایمان]

وَسَیَعۡلَمُ الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡۤا اَیَّ مُنۡقَلَبٍ یَّنۡقَلِبُوۡنَ ۝(36)

---

(33) پارہ:۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، آیت:۴۳

(34) پارہ:۱ سورۃ التوبۃ، آیت:۳۰، پارہ:۲۸ سورۃ المنافقون، آیت:۴

(35) پارہ:۱ سورۃ البقرۃ، آیت:۸۸

(36) پارہ:۱۹، سورۃ الشعراء، آیت:۲۲۷

[ترجمہ: اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔
کنزالایمان]

اب فقیر غفرلہ المولی القدیر ان مقدمات خمس سے منکرین شمس کے حواس خمسہ درست کر کے بتوفیق اللہ تعالیٰ جانب جواب عطف عنان اور چند تنبیہوں میں حق واضح کو ظاہر و بیان کرتا ہے۔

تنبیہ اوّل:

سیدنا عیسیٰ بن مریم رسول اللہ وکلمۃ اللہ وروح اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ وسائر الانبیاء وبارک وسلم کے بارے میں یہاں تین مسئلے ہیں۔

مسئلہ اُولیٰ:

یہ کہ نہ وہ قتل کیے گئے نہ سولی دیئے گئے بلکہ اُن کے رب جل وعلا نے انہیں مکر یہود وعنود سے صاف سلامت بچا کر آسمان پر اٹھالیا اور اُن کی صورت دوسرے پر ڈال دی کہ یہود ملاعنہ نے اُن کے دھوکے میں اُسے سولی دی یہ ہم مسلمانوں کا عقیدہ قطعیہ، یقینیہ، ایمانیہ پہلی قسم کے مسائل یعنی ضروریات دین سے ہے جس کا منکر یقیناً کافر اُس کی دلیل قطعی رب العزۃ جل جلالہ کا ارشاد ہے:

وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ (37)

---

(37) پارہ ۶ سورۃ النساء، آیت: ۱۵۶ تا ۱۵۹

ترجمہ: اور ہم نے یہود پر لعنت کی بسبب اُن کے کفر کرنے اور مریم پر بڑا بہتان اٹھانے اور اُن کے اس کہنے کے کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ بن مریم خدا کے رسول کو اور انہوں نے نہ اُسے قتل کیا نہ اُسے سولی دی بلکہ اُس کی صورت کا دوسرا بنا دیا گیا اُن کے لیے اور بے شک وہ جو اُس کے بارے میں مختلف ہوئے (کہ کسی نے کہا اس کا چہرہ تو عیسیٰ کا سا ہے مگر بدن عیسیٰ کا سا نہیں یہ وہ نہیں کسی نے کہا نہیں بلکہ وہی ہیں) البتہ اس سے شک میں ہیں انہیں خود بھی اُس کے قتل کا یقین نہیں مگر یہی گمان کے پیچھے ہو لینا اور بالیقین انہوں نے اُسے قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے اُسے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور نہیں اہل کتاب سے کوئی مگر یہ کہ ضرور ایمان لانے والا ہے۔ عیسیٰ پر اُس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن عیسیٰ اُن پر گواہی دے گا''۔

اس مسئلے میں مخالف یہود و نصاریٰ ہیں اور مذہب نیچری کا قیاس چاہتا ہے کہ وہ بھی مخالف ہوں یہود تو خلاف کیا ہی چاہیں اور یہ ساختہ نیچر کی سمجھ سے دور ہے کہ آدمی سلامت آسمان پر اٹھالیا جائے اور اُس کی صورت کا دوسرا بن جائے اس کے دھوکے میں سولی پائے مگر ختم الٰہی کا ثمرہ کہ نصاریٰ بھی اُس عبداللہ ورسول علیہ السلام کو معاذ اللہ، اللہ وابن اللہ مان کر پھر باتباع یہود اُسی کے قائل ہوئے کہ دشمنوں نے انہیں سولی دیدی قتل کیا نہ اُن کی خدائی چلی نہ بیٹے ہونے نے کام دیا طرفہ (یہ کہ ان کا) خدا (ایسا) جسے آدمی سولی دیں۔ **ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم** ۔

<u>مسئلہ ثانیہ:</u>

اس جناب رفعت قباب (سیدنا عیسیٰ) علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب قیامت آسمان سے اترنا دنیا میں دوبارہ تشریف فرما کر اس عہد کے مطابق جو اللہ عزوجل نے تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لیا دین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنا یہ

مسئلہ قسم ثانی یعنی ضروریات مذہب اہل سنت و جماعت سے ہے جس کا منکر گمراہ خاسر (38) بدمذہب فاجر اس کی دلیل احادیث متواترہ و اجماع اہل حق ہے (39) ہم یہاں بعض احادیث ذکر کرتے ہیں:

واجیعت الامة علیٰ ماتضمنه الحدیث المتواتر من ان عیسیٰ فی السماء حیٌّ وانه ینزل فی آخر الزمان، فیقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ویقتل الدجال

(ابوحیان اندلسی: التفسیر البحر المحیط جلد ۳، صفحہ ۳۷۳ مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان)

ترجمہ: ''حدیث متواتر کے اس مضمون پر اُمت کا اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور وہ آخری زمانے میں نازل ہوں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے اور دجال قتل کریں گے''۔

حافظ، اسماعیل بن عمر، ابن کثیر الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ (۷۰۰ھ، ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں کہ:

فهده احادیث متواترةٌ عن رسول الله صلی الله علیه وسلم من روایة ابی هریرة، وابن مسعودٍ، وعثمان بن ابی العاص، وابی امامة، والنواس بن سمعان، وعبدالله بن عمرو بن العاص، ومجمع بن جاریة، وابی سریحة، وحذیفة بن اُسید رضی الله عنهم، وفیها دلالة علی صفة نزوله ومکانه من انهٗ بالشام بل بدمشق عند المنارة الشرقیة وان ذٰلك یکون عنداقامة صلاة الصبح

(ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۴۲۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

(38) خسارہ پانے والا

(39) مشہور مفسر ابوالحیان علامہ محمد بن یوسف اندلسی رحمۃ اللہ علیہ (۶۵۴ـ۷۴۵ھ) امام غرناطی رحمۃ اللہ علیہ (۴۸۱ھ، ۵۴۲ھ) کی تفسیر سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ترجمہ: ''یہ متواتر احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا ابو ہریرۃ، سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سیدنا عثمان بن ابوالعاص، سیدنا ابوامامہ، سیدنا نواس بن سمعان، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص، سیدنا مجمع بن جاریہ، سیدنا ابوسریحہ اور سیدنا حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہیں۔

ان احادیث میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کی کیفیت اور جگہ کا بیان ہوا ہے۔ آپ علیہ السلام شام، بلکہ دمشق مشرقی منارہ کے پاس اتریں گے۔ یہ معاملہ نماز صبح کی اقامت کے قریب ہوگا''۔

شارح شمائل ترمذی، علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ (۹۵۲ھ، ۱۰۳۱ھ) تحریر فرماتے ہیں:

واما عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقدا جمعوا علی نزولہ نبیا لکنہ بشریعۃ بنینا صلی اللہ علیہ وسلم ۔ (مناوی: فیض القدیر)

ترجمہ: ''سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بحثیت نبی نازل ہونے پر سارے مسلمانوں کا اجماع ہے البتہ آپ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مطہرہ کے ساتھ تشریف لائیں گے''۔ (نقشبندی)

(1) حدیث اوّل:

صحیح بخاری (40) و صحیح مسلم (41) میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

(40) البخاری: الصحیح، کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام، رقم الحدیث، ۳۴۴۹، صفحہ ۵۸۱ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(41) المسلم: الصحیح، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم...... الخ رقم الحدیث: ۳۹۲، ۳۹۴ صفحہ ۷۸ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

کیف انتم اذانزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم (42)

ترجمہ: کیسا حال ہوگا تمہارا جب تم میں ابن مریم نزول کریں اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہوگا۔ یعنی اس وقت کی تمہاری خوشی اور تمہارا فخر بیان سے باہر ہے کہ روح اللہ تم میں اتریں تم میں رہیں تمہارے معین و یاور بنیں اور تمہارے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔

---

(42) التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، الفصل الاوّل ص ۴۸۰ مطبوعہ اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ، کراچی

الدیلمی: مسند الفردوس دھوالفردوس بمأ ثور الخطاب، باب الکاف، رقم الحدیث ۴۸۸۲ جلد ۳ صفحہ ۳۱۴، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

البغوی: شرح السنۃ، ابواب الفتن، باب نزول عیسیٰ ابن مریم، رقم الحدیث: ۴۱۷۲ جلد ۷ صفحہ ۴۰۸ مطبوعہ دارالتوفیقیۃ للتراث قاہرہ

السیوطی: الجامع الصغیرفی احادیث البشیر والنذیر، رقم الحدیث، ۶۴۴۰ صفحہ ۴۷۹ مطبوعہ دارالتوفیقیۃ للتراث قاہرہ

المستغفری: دلائل النبوۃ، باب نزول عیسیٰ بن مریم صلوات اللہ علیہ وسیرتہ رقم الحدیث: ۳۶۳، جلد ۲ صفحہ ۵۴۵ مطبوعہ دارالنوادر الریاض

نعیم بن حماد: الفتن، نزول عیسیٰ بن مریم صلوات اللہ علیہ، رقم الحدیث، ۱۵۹۸، صفحہ ۳۹۰ مطبوعہ مکتبہ حنفیہ کانسی روڈ کوئٹہ

السیوطی: الدرالمنثور فی التفسیر بالماثور، جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ محمد امین وج شرکاء بیروت لبنان

الھندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب القیامۃ، نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۸۸۴۳، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

المقدسی: الآحادیث المختار، حرف الکاف، رقم الحدیث: ۲۳۹۶۲ جلد ۶ صفحہ ۴۷۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان

ابن حبان: الصحیح، کتاب التاریخ، باب ذکر الخبر الدال علی ان الدجال لایفتتن بہ کل الناس...... الخ رقم الحدیث: ۶۸۰۲ صفحہ ۱۸۱۳ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت

ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، ترجمۃ النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، رقم الحدیث: ۱۱۳۲۳، ۱۱۳۲۴ جلد ۵۰ صفحہ ۳۵۰ مطبوعہ دارالاحیاء التراث العربی بیروت

القرطبی: الجامع لاحکام القرآن المعروف بہ تفسیر القرطبی زیرآیت انی متوفیک ورافعک (آل عمران: ۵۵) جلد ۴ ص ۶۵ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان

(2) حدیث دوم:

نیز صحیحین (43) وجامع ترمذی (44) وسنن ابن ماجہ (45) میں انہیں سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکمًا عدلاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتی الایقبلہ احد حتی یکون السجدة الواحد خیر امن الدنیا ومافیھا ثم یقول ابوھریرة فاقرؤ اان شئتم وان من اھل الکتب الالیؤمنن بہ قبل موتہ (46)

---

(43) البخاری: الصحیح: کتاب احادیث الأنبیاء، باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، رقم الحدیث: ۳۴۴۸ صفحہ ۵۸۱، کتاب البیوع، باب قتل الخنزیر رقم الحدیث: ۲۲۲۲ صفحہ ۳۵۴ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
المسلم: الصحیح، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم......الخ رقم الحدیث: ۳۸۹ صفحہ ۷۷ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(44) الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الفتن، باب ماجاء فی نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام رقم الحدیث: ۲۲۳۳ صفحہ ۴۶۷ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(45) ابن ماجہ: السنن، ابواب الفتن، باب فتنہ الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم......الخ رقم الحدیث :۴۰۷۸ صفحہ ۴۲۷ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(46) التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح' باب نزول عیسیٰ علیہ السلام الفصل الاول صفحہ ۴۷۹ مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالقابل آرام باغ کراچی
المستغفری: دلائل النبوۃ، باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام رقم الحدیث ۳۷۸ جلد ۲ ص ۵۵۴' مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
نعیم بن حماد: الفتن' نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام وسیرتہ، رقم الحدیث: ۱۵۹۷ صفحہ ۳۹۰ مطبوعہ مکتبہ حنفیہ کانسی روڈ کوئٹہ
ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر' ترجمۃ النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، رقم الحدیث: ۱۱۳۱۰ جلد ۵۰ صفحہ ۳۴۳-۳۴۴ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت
الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ، نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۸۸۳۹، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
ابن حبان: الصحیح، کتاب التاریخ، باب ذکر خبر قد یوھم من لم یحکم صناعۃ الحدیث......الخ رقم الحدیث :۶۸۱۸ صفحہ ۱۸۱۶ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت

ترجمہ: قسم اُس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک ضرور نزدیک آتا ہے کہ ابن مریم تم میں حاکم عادل ہوکر اتریں پس صلیب کو توڑ کریں اور خنزیر کو قتل کریں اور جزیہ کو موقوف کردیں گے۔ (یعنی کافر سے سوا اسلام کے کچھ قبول نہ فرمائیں گے) اور مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ کوئی لینے والا نہ ملے گا یہاں تک کہ ایک سجدہ تمام دنیا اور اُس کی سب چیزوں سے بہتر ہوگا۔ یہ حدیث بیان کرکے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے تم چاہو تو اس کی تصدیق قرآن مجید میں دیکھ لو کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عیسیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی موت سے پہلے سب اہل کتاب اُن پر ایمان لے آئیں گے۔

(3) حدیث سوم:

صحیح مسلم(47) میں انہیں سے (مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کے رومی نصاری اعماق یا دابق میں اتریں (کہ ملک شام کے دو موضع ہیں) اُن کی طرف مدینہ طیبہ سے ایک لشکر جائے گا جو اُس دن بہترین اہل زمین سے ہوں گے، جب دونوں لشکر مقابل ہوں گے رومی کہیں گے ہمیں ہمارے ہم قوموں سے لڑلینے دو جو ہم میں سے قید ہوکر تمہاری طرف گئے (اور مسلمان ہوگئے) ہیں مسلمان کہیں گے نہیں واللہ! ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے مقابلے میں تنہا نہ چھوڑیں گے پھر ان سے لڑائی ہوگی لشکر اسلام سے ایک تہائی بھاگ جائیں گے اللہ تعالیٰ کبھی انہیں توبہ نصیب نہ کرے گا اور ایک تہائی مارے جائیں گے۔ وہ اللہ کے نزدیک بہترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی کو فتح ملے گی یہ کبھی فتنے میں نہ پڑیں گے پھر یہ مسلمان قسطنطنیہ کو (کہ اس سے پہلے نصاریٰ کے قبضے میں آچکا ہوگا) فتح کریں گے وہ

(47) المسلم: الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب فی فتح قسطنطنیہ وخروج الدجال، ونزول عیسیٰ ابن مریم، رقم الحدیث: ۷۲۷۸، صفحہ ۱۲۵۴ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

غنیمتیں تقسیم ہی کرتے ہوں گے اپنی تلواریں درختان زیتون پر لٹکا دی ہوں گی کہ ناگاہ شیطان پکار دے گا کہ تمہارے گھروں میں دجال آگیا مسلمان پلٹیں گے اور یہ خبر جھوٹی ہوگی جب شام میں آئیں گے دجال نکل آئے گا:

فبینما هم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذا قیمت الصلوٰة فینزل عیسیٰ بن مریم فامهم فاذا رآه عدوالله ذاب کما یذوب الملح فی الماء فلوترکه لانذاب حتی یهلك ولکن یقتله الله بیده فیریهم دمه فی حربته(48)

اسی اثناء میں کہ مسلمان دجال سے قتال کی تیاریاں کرتے صفیں سنوارتے ہوں گے کہ نماز کی تکبیر ہوگی عیسیٰ بن مریم نزول فرمائیں گے اُن کی امامت کریں گے۔ وہ خدا کا دشمن دجال جب انہیں دیکھے گا ایسا گلنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے اگر عیسیٰ رسول اللہ اُسے نہ ماریں جب بھی گل گل کر ہلاک ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ اُن کے ہاتھ سے اُسے قتل کرے گا مسیح مسلمانوں کو اُس کا خون اپنے نیزے میں دکھائیں گے۔

(4) حدیث چہارم:

نیز صحیح مسلم (49) وسنن ابی داوٗد (50) وجامع ترمذی (51) وسنن نسائی وسنن ابن

---

(48) الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم، رقم الحدیث ۸۶۶۲، جلد ۵ صفحہ ۳۹۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، مقابل آرام باغ، کراچی

ابن حبان: الصحیح، کتاب التاریخ، باب ذکر ذوبان الدجال عنہ رؤیۃ عیسیٰ ابن مریم قبل قتلہ یاہ رقم الحدیث: ۶۸۱۳ صفحہ ۱۸۱۵ مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت لبنان

(49) المسلم: الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب فی الآیات التی تکون قبل الساعۃ، رقم الحدیث: ۷۲۸۵ صفحہ ۱۲۵۶ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

(50) ابو داوٗد: السنن، کتاب الملاحم، باب امارات الساعہ، رقم الحدیث: ۴۳۱۱ صفحہ ۸۵۱ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

(51) الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الفتن، باب ماجاء فی الخسف، رقم الحدیث: ۲۱۸۳ صفحہ ۶۶۰ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

ماجہ(52) میں حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(53)

ترجمہ: بے شک قیامت نہ آئے گی جب تک تم اُس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو از اں جملہ ایک دھواں اور دجال اور دابۃ الارض اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا اور عیسیٰ بن مریم کا اترنا اور یاجوج وماجوج کا نکلنا۔

---

(52) ابن ماجہ: السنن ابوب الفتن، باب الآیات رقم الحدیث: ۴۰۵۵ صفحہ ۶۳۸ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(53) احمد بن حنبل: المسند، رقم: ۱۶۰۸۷ جلد ۹ صفحہ ۶۰۵ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

حمیدی: المسند، حدثنا ابی سریحۃ حذیفۃ بن اُسید الغفاری رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۸۲۷ جلد ۲ ص ۸۰ مطبوعہ عالم الکتب بیروت

طبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: ۲۹۵۷ جلد 1 صفحہ ۶۸۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ابن حبان: الصحیح، کتاب التاریخ، باب ذکر البیان بأنہ ھذا العدد المذکورہ لاشیاء......الخ رقم الحدیث: ۶۷۹۱ صفحہ ۱۸۱۰، باب: ذکر الخصال التی یتوقع کونھا قبل قیام الساعۃ رقم الحدیث: ۶۸۴۳ صفحہ ۱۸۲۲ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت

ابی نعیم: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، رقم الترجمہ: ۵۷ حذیفہ بن اسید، رقم الحدیث: ۱۲۴۴ جلد 1، ۳۹۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

مستغفری: دلائل النبوۃ، باب ماجاء فی الآیات العشر بین یدی الساعۃ، رقم الحدیث: ۳۲۷، جلد ۲ صفحہ ۵۱۲ مطبوعہ دار النوادر الریاض

الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم، رقم الحدیث: ۸۴۸۸ جلد ۵ صفحہ ۳۴۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الفتن، باب ثان فی أمارات الساعۃ رقم الحدیث: ۱۲۴۵۸ جلد ۷ صفحہ ۴۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

الھندی: کنز العمال فی کتاب القیامۃ قسم الاقوال، فی ذکر أشراط الساعۃ الکبریٰ، رقم الحدیث، ۳۸۶۳۶، جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(5) حدیث پنجم:

مسند امام احمد (54) وصحیح مسلم میں حضرت اُم المومنین (عائشہ) صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے ذکر میں فرمایا:

یأتی بالشام مدینة بفلسطین بباب لُد فینزل عیسٰی علیه الصلوٰة والسلام فیقتله ویمکث عیسیٰ فی الارض اربعین سنة اماماً عدلاً وحکماً مقسطاً (55)

ترجمہ: وہ ملک شام میں شہر فلسطین دروازۂ شہر لُد کو جائے گا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتر کر اُسے قتل کریں گے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین میں چالیس برس رہیں گے امام عادل وحاکم منصف ہوکر۔

(6) حدیث ششم:

نیز مسند (56) وصحیح مذکورین میں حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

(54) احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۲۴۳۴۸ جلد ۱۳ صفحہ ۴۳۵ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

(55) ابن ابی شیبہ: المصنف، کتاب الفتن، باب ماذکر فی فتنة الدجال، رقم الحدیث ۳۷۴۶۳، جلد ۷ صفحہ ۴۹۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ابن حبان: الصحیح، کتاب التاریخ، باب الاخبار عن قدر مکث عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام فی الناس بعد قتلہ الدجال، رقم الحدیث: ۶۸۲۲ صفحہ ۱۸۱۷ مطبوعہ دار المعرفة بیروت

ھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الفتن، باب ماجاء فی الدجال رقم الحدیث: ۱۲۵۱۲ جلد ۷ صفحہ ۶۰۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

امام ھیثمی اس روایت کے بارے میں یوں لکھتے ہیں: رواه أحمد ورجاله رجال الصحیح غیر الحضرمی بن لاحق وهو ثقة

ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، ترجمة النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام رقم الحدیث: ۱۱۳۲۱، ۱۱۳۲۲ جلد ۵۰ صفحہ ۳۴۸ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت

(56) احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۱۴۶۵۵ جلد ۹ صفحہ ۱۵۰ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین اِلیٰ یوم القیٰمة، فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول أمیرهم: تعال صلّ لنا، فیقول: لا اِن بعضکم علیٰ بعض أمیر تکرمة الله تعالیٰ لهذه الامة (57)

ترجمہ: ہمیشہ میری اُمت کا ایک گروہ حق پر قتال کرتا قیامت تک غالب رہے گا پس عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام اتریں گے امیر المؤمنین اُن سے کہے گا آیئے ہمیں نماز پڑھایئے وہ فرمائیں گے نہ تم میں بعض بعض پر

---

(57) المسلم: الصحیح، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ ابن مریم......الخ رقم الحدیث: ۳۹۵ صفحہ ۷۸ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام الفصل الاوّل صفحہ ۴۸۰ مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

دیلمی، مسند الفردوس وھو الفردوس بمأثور الخطاب، باب لام اَلف، رقم الحدیث ۷۶۰۳ جلد ۵، صفحہ ۱۰۲، ۱۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر' ترجمۃ النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، رقم الحدیث: ۱۱۳۲۶ جلد ۵۰ صفحہ ۳۵۰ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت

ابن حبان: الصحیح، کتاب التاریخ، باب ذکر البیان بأن أمام ھذہ الأمۃ عند نزول عیسیٰ ابن مریم' رقم الحدیث: 6819 صفحہ ۱۸۱۶ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت

المقدسی: الاحادیث المختار' حرف الیاء، رقم الحدیث: ۳۴۹۸۷ جلد ۸ صفحہ ۶۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

المستغفری: دلائل النبوۃ، باب نزول عیسیٰ بن مریم صلوات اللہ علیہ رقم الحدیث: ۳۷۷، جلد ۲ صفحہ ۵۵۴ مطبوعہ دار النوادر الریاض

الھندی: کنز العمال فی القیامۃ من قسم الاقوال، نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۸۸۴۴، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

السیوطی: الدر المنثور فی التفسیر المأثور، جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ مطبوعہ محمد امین وج شرکاء بیروت لبنان

الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الفتن، باب لاتزال طائفۃ ھذہ الأمۃ علی الحق، رقم الحدیث: ۱۲۲۵۰ جلد ۷ صفحہ ۴۰۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

سردار ہیں بسبب اس اُمت کی بزرگی کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

(7) حدیث ہفتم:

نیز مسند احمد (58) وصحیح مسلم (59) جامع ترمذی (60) وسنن ابن ماجہ (61) میں مطولاً اور سنن ابی داؤد (62) میں مختصراً حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال لعین کا ذکر فرمایا کہ وہ شام وعراق کے درمیان سے نکلے گا چالیس دن رہے گا۔ پہلا دن ایک سال کا ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کا تیسرا ایک ہفتہ کا باقی دن جیسے ہوتے ہیں اس قدر جلد ایک شہر سے دوسرے میں پہنچے گا۔

جیسے[1] بادل کو ہوا اڑائے لیے جاتی ہو جو اُسے مانیں گے اُن کے لیے بادل کا حکم دے گا برسنے لگے گا زمین کو حکم دے گا کھیتی، جم اٹھے گی، جو نہ مانیں گے اُن کے پاس

---

(58) احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۱۷۵۶۱ جلد ۱۰ صفحہ ۴۴۱، ۴۴۰ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

(59) المسلم: الصحیح، کتاب الفتن، واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال، رقم الحدیث: ۷۳۷۳ صفحہ ۱۲۷۰، ۱۲۷۱ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(60) الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال، رقم الحدیث: ۲۲۴۰ صفحہ ۶۷۶ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(61) ابن ماجہ: السنن ابوب الفتن، باب ماجاء فی فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج وماجوج، رقم الحدیث: ۴۰۷۵ صفحہ ۴۳۷ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(62) ابوداؤد، السنن، کتاب الملاحم، باب خروج الدجال، رقم الحدیث ۴۳۲۱، صفحہ ۸۵۲ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

[1] فائدہ: یہ ہوائی جہاز کہ اس رسالہ کی طبع ثانی کے زمانہ میں ایجاد ہوئے اسی کا پیش خیمہ ہیں، صادق مصدق صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سب یقیناً حق ہیں ظاہر اسباب پر سر منڈانے والے اپنے وقت تک کے خلاف اسباب بات منکر بدکتے ہیں پھر اسباب ہی بتا دیتے ہیں کہ اُن کا بدکنا محض جہل وحماقت تھا اللہ عزوجل کی قدرت پر اعتقاد نہ تھا اسی قبیل سے ہے وہ حدیث کہ آدمی سے اُس کا کوڑا بات کرے گا بازار کو جائے گا کوڑا مکان میں لٹکا جائے گا اُس کے پیچھے گھر میں جو باتیں ہوئیں کوڑا اُسے بتا دے گا یہ احمقوں کے نزدیک کتنا خلاف نیچر تھا اب اُس کا سامان پڑ چلا۔ ۲۱ منہ

سے چلا جائے گا اُن پر قحط ہو جائے گا تہی دست رہ جائیں گے، ویرانے پر کھڑا ہو کر کہے گا اپنے خزانے نکال۔ خزانے نکل کر شہد کی مکھیوں کی طرح اُس کے پیچھے ہولیں گے پھر ایک جوان گٹھے ہوئے جسم کو بلا کر تلوار سے دو ٹکڑے کرے گا دونوں ٹکڑے ایک نشانہ تیر کے فاصلے سے رکھ کر مقتول کو آواز دے گا وہ زندہ ہو کر چلا آئے گا دجال لعین اس پر بہت خوش ہو گا ہنسے گا۔

فبينما هو كذلك اذبعث الله المسيح عيسىٰ بن مريم عليه الصلوٰة والسلام فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق بين مهرو دتين واضعا كفيه على اجنحة ملكين اذاطأ طأراسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ فلايحل لكافر يجدريح نفسه الامات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه فيطلبه حتى يدركه بباب لُدّ فيقتله(63)

ترجمہ: دجال لعین اسی حال میں ہوگا کہ اللہ عزوجل مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے گا وہ دمشق کے مشرقی جانب منارۂ سپید کے پاس نزول فرمائیں گے دو کپڑے ورس وزعفران سے رنگے ہوئے پہنے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے جب اپنا سر جھکائیں گے بالوں سے پانی ٹپکنے لگے گا اور جب سر اٹھائیں گے موتی سے جھڑنے لگیں کسی کافر کو حلال نہیں کہ ان کے سانس کی خوشبو پائے اور مرنہ جائے اور اُن کا سانس وہاں

---

(63) البغوی: شرح السنۃ، کتاب الفتن، باب الدجال لعنہ اللہ، رقم الحدیث: ۴۱۵۶ جلد ۷ صفحہ ۳۹۲، ۳۹۳ مطبوعہ دار التوفیقیہ للتراث قاہرہ

الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم، رقم الحدیث ۸۶۸۴ جلد ۵ صفحہ ۳۹۸، ۳۹۹ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ، من قسم الاقوال خروج الدجال، رقم الحدیث، ۳۸۷۳۷، جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۸، ۱۲۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

تک پہنچے گا جہاں تک اُن کی نگاہ پہنچے گی وہ دجال لعین کو تلاش کر کے بیت المقدس کے قریب جو شہر لُدّ ہے اُس کے دروازے کے پاس اُسے قتل فرمائیں گے۔

اس کے بعد سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے زمانے میں جو یاجوج وماجوج کا نکلنا پھر اُس کا ہلاک ہونا بیان فرمایا پھر اُن کے زمانے میں برکت کی افراط یہاں تک کہ انار اتنے اتنے بڑے پیدا ہوں گے کہ ایک انار سے ایک جماعت کا پیٹ بھرے گا چھلکے کے سایہ میں ایک جماعت آجائے گی ایک اونٹنی کا دودھ آدمیوں کے گروہوں کو کافی ہوگا ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلے ایک بکری کے دودھ سے ایک قبیلے کی شاخ کا پیٹ بھر جائے گا۔

(8) حدیث ہشتم:

نیز مسند احمد (64) وصحیح مسلم (65) میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یخرج الدجال فی امتی فیمکث اربعین، فیبعث اللہ عیسیٰ ابن مریم فیطلبہ فیھلکہ الحدیث(66)

ترجمہ: دجال میری اُمت میں نکلے گا ایک چلہ ٹھہرے گا پھر اللہ عزوجل عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا وہ اُسے ڈھونڈ کر قتل کریں گے۔

---

(64) احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۶۵۵۵ جلد ۵ صفحہ ۳۹ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

(65) المسلم: الصحیح، کتاب الفتن واشراط الساعۃ باب فی خروج الدجال ومکثہ فی الأرض ......الخ رقم الحدیث: ۷۳۸۱ صفحہ ۱۲۷۴ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(66) الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم، رقم الحدیث ۸۸۱۰ جلد ۵ صفحہ ۴۴۱ تا ۴۴۲ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ' کراچی، قال حاکم ھذا حدیث صحیح الاسناد علی شرط مسلم ووافقہ الذھبی

(9) حدیث نہم:

سنن ابی داؤد (67) میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیس بینی وبینه یعنی عیسیٰ علیه السلام نبی وانه نازل فاذا رأیتموه فاعرفوه رجل موبوع الی الحمرة والبیاض بین مُمَصَّرتین کأن راسه یقطروان لم یصبه بلل، فیقاتل الناس علیٰ الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویهلك الله فی زمانه الملل کلها الا الاسلام ویهلك المسیح ویهلك المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلی علیه المسلمون(68)

ترجمہ: میرے اور عیسیٰ (علیہ السلام) کے بیچ میں کوئی نبی نہیں اور بے شک وہ اترنے والے ہیں جب تم انہیں دیکھنا پہچان لینا وہ میانہ قد میں رنگ سرخ وسپید دو کپڑے زرد رنگ کے پہنے ہوئے گویا اُن کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ انہیں تری نہ پہنچی ہو وہ اسلام پر کافروں سے جہاد فرمائیں گے صلیب توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ اٹھادیں گے اُن کے زمانہ میں اللہ عزوجل اسلام کے سوا سب مذہبوں کو فنا کردے گا وہ مسیح دجال کو ہلاک کریں گے دنیا میں چالیس برس رہ کر وفات پائیں گے مسلمان اُنکے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔

---

(67) ابوداؤد، السنن، کتاب الملاحم باب خروج الدجال، رقم الحدیث ۴۳۲۴، صفحہ ۸۵۳ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(68) احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۹۵۹۸ جلد ۷ صفحہ ۲۳۱ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

الھندی: کنز العمال فی، کتاب القیامۃ، من قسم الاقوال، نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۸۸۴۰، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(10) حدیث دہم:

جامع ترمذی (69) میں حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

یقتل ابن مریم الدجال بباب لد (70)

---

(69) الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الفتن، باب ماجاء قتل عیسیٰ ابن مریم الدجال، رقم الحدیث: ۲۲۴۴ صفحہ ۶۷۸ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(70) احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۱۵۴۰۸ جلد ۹ صفحہ ۳۵۳ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

عبد الرزاق: المصنف، کتاب العلم، باب الدجال، رقم الحدیث: ۲۰۸۳۵ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۸ مطبوعہ دارۃ القرآن کراچی

الطبرانی: المعجم الکبیر، من اسمہ مجمع بن جاریۃ الانصار، رقم الحدیث: ۱۶۴۲۰ جلد ۸ صفحہ ۳۶۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ابن ابی شیبہ: المصنف کتاب الفتن، باب ماذکر فی فتنۃ الدجال، رقم الحدیث: ۳۷۵۲۳ جلد ۷ صفحہ ۵۰۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ابن حبان: الصحیح، کتاب التاریخ، باب ذکر الأخبار عن قاتل المسیح ......الخ رقم الحدیث: ۶۸۱۱ صفحہ ۱۸۱۴ مطبوعہ دار المعرفۃ بیروت

حمیدی: المسند، حدیث مجمع الانصاری رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۸۲۸ جلد ۲ صفحہ ۳۸۱ مطبوعہ عالم الکتب بیروت لبنان

السیوطی: الجامع الصغیر، فی احادیث البشیر والنذیر، باب حرف الیاء رقم الحدیث، ۱۰۰۱۷ صفحہ ۱۴۱۷ مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاھرہ

ابن الاثیر: أسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ، حرف المیم، تذکرہ مجمع بن جاریۃ، جلد ۳ صفحہ ۱۰۸۵ مطبوعہ المکتبۃ الوحیدیۃ پشاور

المقدسی: الآحادیث المختار، حرف الیاء، رقم الحدیث: ۳۴۸۲۲، ۳۴۸۲۳، ۳۴۸۲۴ جلد ۸ صفحہ ۶۴۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

نعیم بن حماد: الفتن، یقتل عیسیٰ بن مریم علیہ السلام الدجال دون باب لد بسبعۃ عشر ذراعا، رقم الحدیث، ۱۵۶۳ صفحہ ۳۸۱ مطبوعہ مکتبہ حنفیہ کانسی روڈ کوئٹہ

ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، باب عیسیٰ بن مریم علیہ السلام روح اللہ......الخ رقم الحدیث: ۱۱۳۳۱، ۱۱۳۳۲، ۱۱۳۳۳ جلد ۵۰ صفحہ ۳۵۶ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت

الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ، نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۸۸۴۸، ۳۸۸۴۷ جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ترجمہ: عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام دجال کو دروازہ شہرلُدّ پر قتل فرمائیں گے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں حدیثیں وارد ہیں حضرت عمران بن حصین ونافع بن عتبہ وابو برزہ وحذیفہ بن اسید وابوھریرۃ وکیسان وعثمان بن ابی العاص وجابر وابوامامہ وابن مسعود وعبداللہ بن عمرو وسمرہ بن جندب ونواس بن سمعان، وعمرو بن عوف وحذیفہ بن ایمان سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔(71)

(11) حدیث یازدہم:

سنن ابن ماجہ (72) وصحیح ابن خزیمہ ومستدرک حاکم (73) وصحیح مختارہ میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل جلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالتفصیل عجائب احوال اعور دجال اعاذنا اللہ تعالیٰ منہ بیان فرمائے پھر فرمایا اہل عرب اُس زمانے میں سب کے سب بیت المقدس میں ہوں گے اوران کا امام ایک مرد صالح ہوگا (یعنی حضرت امام مہدی)

فبینما امامھم قدتقدم یصلی بھم الصبح اذنزل علیھم عیسیٰ بن مریم الصبح(74)

---

(71) الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الفتن، باب ماجاء فی نزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام رقم الحدیث: ۲۲۴۴ صفحہ ۶۷۸ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(72) ابن ماجہ: السنن، ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ ابن مریم......الخ رقم الحدیث :۴۰۷۷ صفحہ ۶۴۴ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

(73) الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم، رقم الحدیث ۸۷۹۸ جلد ۵ صفحہ ۶۳۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ، کراچی

(74) المستغفری: دلائل النبوۃ، باب ماجاء ذکر الدجال ویاجوج وماجوج، رقم الحدیث: ۳۳۴، جلد ۲ صفحہ ۵۲۲ مطبوعہ دارالنوادر الریاض

نعیم بن حماد: الفتن، نزول عیسیٰ ابن مریم صلوات اللہ علیہ وسیرتہ، رقم الحدیث، ۱۵۸۲، صفحہ ۳۸۵ مطبوعہ مکتبہ حنفیہ کانسی روڈ کوئٹہ

الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ من قسم الاقوال، خروج الدجال، رقم الحدیث، ۳۸۷۳۹، جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۹، ۱۳۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

اس اثناء میں کہ ان کا امام نماز صبح پڑھانے کو بڑھے گا ناگاہ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام وقت صبح نزول فرمائیں گے مسلمانوں کا امام اُلٹے قدموں پھرے گا کہ عیسیٰ امامت کریں عیسیٰ اپنا ہاتھ اس کی پشت پر رکھ کر کہیں گے آگے بڑھو نماز پڑھاؤ کہ تکبیر تمہارے ہی لیے ہوئی تھی اُن کا امام نماز پڑھائے گا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سلام پھیر کر دروازہ کھلوائیں گے اُس طرف دجال ہوگا جس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہتھیار بند ہونگے جب دجال کی نظر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑے گی پانی میں نمک کی طرح گلنے لگے گا بھاگے گا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے میرے پاس تجھ پر ایک وار ہے جس سے تو بچ کر جا نہیں سکتا پھر شہر لُدّ کے شرقی دروازے پر اُسے قتل فرمائیں گے اس کے بعد یہود کے قتل وغیرہ کے احوال ارشاد ہوئے۔

(12) حدیث دوازدہم:

نیز سنن ابن ماجہ (75) میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے شب اسراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ملے باہم قیامت کا چرچا ہوا انبیاء پہلے ابراہیم علیہ السلام سے اس کا حال پوچھا، انہیں خبر نہ تھی موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا انہیں بھی معلوم نہ تھا انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام پر رکھا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا قیامت جس وقت آکر گرے گی اُسے تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اس کے گرنے سے پہلے کے باب میں مجھے رب العزۃ نے ایک اطلاع دی ہے پھر خروج دجال ذکر کے فرمایا:

فانزل قتله

میں اُتر کر اُسے قتل کروں گا پھر یاجوج وماجوج نکلیں گے میری دعا سے ہلاک ہوں گے۔

---

(75) ابن ماجہ: السنن ابواب الفتن، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وخروج یاجوج وماجوج، رقم الحدیث :۴۰۸۱ صفحہ ۶۷۴ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

فعهد الی : متیٰ کان ذلك، کانت الساعة من الناس، کالحامل التی لایدری اهلهامتیٰ تفجؤهم بولادها(76)

یعنی مجھے رب العزۃ نے اطلاع دی ہے کہ جب یہ سب ہولے گا تو اُس وقت قیامت کا حال لوگوں پر ایسا ہوگا جیسے کوئی عورت پورے دنوں پیٹ سے ہو گھر والے نہیں جانتے کہ کس وقت اس کے بچہ ہو پڑے۔

(13) حدیث سیزدہم:

امام احمد مسند (77) اور طبرانی معجم کبیر (78) اور رؤیانی مسند اور ضیاء صحیح مختارہ میں حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر دجال بیان کر کے فرمایا:

ثم یجی عیسیٰ ابن مریم علیه السلام من قبل المغرب مصدقا

(76) الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم، رقم الحدیث ۸۶۷۸، جلد ۵ صفحہ ۳۹۶، رقم الحدیث: ۸۸۱۶ صفحہ ۴۴۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۳۵۵۶ جلد ۳ صفحہ ۱۷۰ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

ابن ابی شیبہ: المصنف کتاب الفتن، باب ما ذکر فی فتنۃ الدجال، رقم الحدیث: ۳۷۵۱۴ جلد ۷ صفحہ ۴۹۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، ترجمۃ النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، رقم الحدیث: ۱۱۳۳۸ جلد ۵۰ صفحہ ۳۵۲ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت

ابن کثیر: تفسیر القرآن العظیم المعروف بہ تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: ۲۳۳۸ جلد ۲ صفحہ ۴۱۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

قرطبی: الجامع لاحکام القرآن المعروف بہ تفسیر قرطبی جلد ۱۶ صفحہ ۹۱ رقم الحدیث: ۵۴۴۰ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(77) احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۲۰۰۲۷ جلد ۱۱ صفحہ ۵۱۷ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

(78) الطبرانی: المعجم الکبیر، الجزء الرابع، سلیمان بن سمرۃ من ابیہ، رقم الحدیث: ۶۹۳۸ جلد ۴ صفحہ ۱۵۲ تا ۱۵۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، وعلی ملتہ، فیقتل الدجال، ثم انما ھو قیام الساعۃ(79)

(ترجمہ) اس کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام جانب مغرب سے آئیں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے اور انہیں کی ملت پر بس دجال کو قتل کریں گے پھر آگے قیامت ہی قائم ہونا ہے۔

(14) حدیث چاردہم:

معجم کبیر (80) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ذکر دجال فرمایا:

یلبث فیکم ماشاء اللہ ثم ینزل عیسیٰ بن مریم مصدقا بمحمد علیٰ ملتہ اماماً مھدیا وحکما عدلاً فیقتل الدجال(81)

(79) الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الفتن، باب ماجاء فی الدجال، رقم الحدیث: ۱۲۵۰۴ جلد ۷ صفحہ ۴۵۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، وقال الھیثمی، ورجالہ رجال الصحیح۔

الھیثمی: کشف الاستار عن زوائد البزار، کتاب الفتن، باب ماجاء فی الدجال رقم الحدیث: ۳۳۹۷ جلد ۴ صفحہ ۱۴۳ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ دمشق

السیوطی: الدر المنثور فی التفسیر بالماثور، جلد ۲ ۲۴۲ مطبوعہ امین وج وشرکاء بیروت لبنان

(80) الطبرانی: المعجم الکبیر، باب: مسند عبداللہ بن مغفل، رقم الحدیث: ۱۶۷۲ جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۰ تا ۳۹۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ فی من قسم الاقوال، خروج الدجال، رقم الحدیث: ۳۸۸۰۵، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، ترجمۃ النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، رقم الحدیث: ۱۱۳۲۰ جلد ۵۰ صفحہ ۳۴۷ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت

(81) طبرانی: المعجم الاوسط، من اسمہ عبدان، رقم الحدیث: ۴۵۸۰ جلد ۳ صفحہ ۲۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الفتن، باب ماجاء فی الدجال، رقم الحدیث: ۱۲۵۰۱ جلد ۷ صفحہ ۴۵۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ترجمہ: وہ تم میں رہے گا جب تک اللہ چاہے پھر عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اتریں گے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے حضور کی ملت پر امام راہ پائے ہوئے اور حاکم عدل کرنے والے وہ دجال کو قتل کریں گے۔

(15) حدیث پانزدہم:

مسند احمد (82) وصحیح ابن خزیمہ ومسند ابی یعلی ومستدرک حاکم ومختارۂ مقدسی میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث طویل ذکر دجال میں فرمایا: مسلمان ملک شام میں ایک پہاڑ کی طرف بھاگ جائیں گے وہ وہاں جا کر ان کا حصار کرے گا اور سخت مشقت وبلا میں ڈالے گا۔

ثم ینزل عیسیٰ ابن مریم فینادیٰ من السحر فیقول یایها الناس مایمنعکم ان تخرجوا الی الکذاب الخبیث فیقولون هذا رجل جنی فینطلقون[ا] فاذاهم بعیسی ابن مریم علیه الصلوٰۃ والسلام (83)

ترجمہ: اس کے بعد عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتریں گے پچھلی رات مسلمانوں کو پکاریں گے لوگو اس کذاب خبیث کے مقابلے کو کیوں نہیں نکلتے مسلمان کہیں گے یہ کوئی مرد زندہ ہے (یعنی گمان میں یہ ہوگا کہ جتنے مسلمان یہاں محصور ہیں ان کے سوا کوئی باقی نہ بچا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز سن کر

(82) احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۱۴۸۹۵ جلد ۹ صفحہ ۲۰۸ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ مصر وقال احمد شاکر اسناد وہ صحیح
الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الفتن، باب ماجاء فی الدجال، رقم الحدیث: ۱۲۵۲۵ جلد ۷ صفحہ ۴۶۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

[ا] هکذا فی نسختی التی رایت ولعل صوابه فینطلقون ۱۲ منه

(83) السیوطی: الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور، جلد ۲ صفحہ ۲۴۲، ۲۴۳ مطبوعہ محمد امین ودج شرکاء، بیروت لبنان

کہیں گے یہ مرد زندہ ہے) جواب دیں گے دیکھیں تو وہ عیسیٰ ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے بعد نماز صبح میں امام مسلمین کی امامت پھر دجال لعین کے قتل کا ذکر فرمایا:

(16) حدیث شانزدہم:

نعیم بن حماد کتاب الفتن (84) میں حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے راوی ہے:

قلت یارسول اللہ الدجال قبل اوعیسیٰ بن مریم قال الدجال ثم عیسیٰ بن مریم الحدیث:

ترجمہ: میں نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلے دجال نکلے گا یا عیسیٰ بن مریم فرمایا دجال پھر عیسیٰ بن مریم (علیہ الصلوٰۃ السلام)

(17) حدیث ہفدہم:

طبرانی کبیر (85) میں اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ینزل عیسیٰ بن مریم عندالمنارۃ البیضاء شرقی دمشق (86)

(84) نعیم بن حماد: الفتن، خروج الدجال وسیرتہ ومایجری علی یدیہ من الفساد، رقم الحدیث، ۱۵۰۳صفحہ ۳۶۵، ۳۶۶ مطبوعہ مکتبہ حنفیہ کانسی روڈ کوئٹہ

(85) طبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: ۵۸۹ جلد ۱ صفحہ ۲۱۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(86) الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الفتن، رقم الحدیث: ۱۳۷۹۰ جلد ۸ صفحہ ۲۶۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان، وقال الھیثمی: رجالہ ثقات

السیوطی: الجامع الصغیر، فی احادیث البشیر والنذیر، باب حرف الیاء رقم الحدیث، ۱۰۰۲۳ صفحہ ۱۵۷ مطبوعہ دار التوفیقیہ للتراث قاھرہ

الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ، باب نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۸۸۵۰، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

المقدسی: الآحادیث المختار، حرف الیاء، رقم الحدیث: ۳۴۹۸۶ جلد ۸ صفحہ ۶۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

ترجمہ: عیسیٰ بن مریم دمشق کی شرقی جانب منارۂ سپید کے پاس نزول فرمائیں گے۔

(18) حدیث ہیجد ہم:

مستدرک حاکم (87) میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے (مروی ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لیھبطن عیسیٰ بن مریم حکما عدلا و اماما مقسطا و لیسلکن فجا حاجا او معتمرا و لیأتین قبری حتی یسلم علی و لا ردن علیه (88)

ترجمہ: خدا کی قسم ضرور عیسیٰ بن مریم حاکم امام عادل ہوکر اتریں گے اور ضرور شارع عام کے رستے رستے حج یا عمرے کو جائیں گے اور ضرور میرے سلام کے لیے میرے مزار اقدس پر حاضر آئیں گے اور ضرور میں اُن کے سلام کا جواب دوں گا، **صلی اللہ تعالیٰ علیك وعلیه وعلی جمیع اخوانکما من الانبیاء والمرسلین والك والھم وبارك وسلم**

---

(87) الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب التواریخ المتقدمین باب ذکر نبی اللہ وروحه عیسیٰ ابن مریم صلوات اللہ علیه، رقم الحدیث ۴۲۱۴، جلد ۳ صفحہ ۱۹۷ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی، قال حاکم: ھذا حدیث صحیح الاسناد ووافقه الذھبی

عجلونی: کشف الخفاء ومزیل الالباس باب حرف الیاء، رقم الحدیث: ۳۲۴۰ جلد ۲ صفحہ ۵۳۴ مطبوعہ مؤسسة الرسالة، دمشق

ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، ترجمة النبی عیسیٰ ابن مریم علیه السلام، رقم الحدیث: ۱۱۳۱۲ جلد ۵۰ صفحہ ۳۴۵ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت

(88) الھندی: کنز العمال، کتاب القیامة، باب نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیه الصلوٰة والسلام، رقم الحدیث، ۳۸۸۴۹، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیه بیروت لبنان

السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف اللام، رقم الحدیث: ۷۷۴۲ صفحہ ۵۶۷ مطبوعہ دار التوفیقة للتراث قاھرہ

(19) حدیث نوزدہم:

صحیح ابن خزیمہ ومستدرک حاکم (89) میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے (مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سیدرك رجلان من امتی عیسیٰ بن مریم ' ویشهدان قتال الدجال (90)

ترجمہ: عنقریب میری اُمت سے دومرد عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائیں گے اور دجال سے قتال میں حاضر ہوں گے۔

اقول: ظاہراً امت سے مراد اُمت موجودۂ زمانہ رسالت ہے علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیۃ ورنہ اُمتِ حضور سے تو لاکھوں مرد زمانہ کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ پائیں گے اور قتال لعین دجال میں حاضر ہوں گے اس تقدیر پر وہ دونوں مرد سیدنا الیاس وسیدنا خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام ہیں کہ اب تک زندہ ہیں اور اس وقت تک زندہ رہیں گے۔

---

(89) الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملاحم، رقم الحدیث ۸۸۱۲، جلد ۵ صفحہ ۴۴۲، ۴۴۳ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

(90) السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف السین، رقم الحدیث: ۴۷۶۱، صفحہ ۳۵۵ مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ

دیلمی: مسند الفردوس دھو الفردوس بمأ ثور الخطاب، باب السین، رقم الحدیث ۳۴۶۲ جلد ۲ صفحہ ۳۲۲، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ، باب نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث ۳۸۸۵۲، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

بو یعلی: المسند، ابو قلابۃ عبد اللہ بن زید الجرمی، عن انس، رقم الحدیث: ۲۸۲۱ جلد ۲ صفحہ ۴۰۵ مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان

الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الفتن، باب لاتزال طائفۃ من ھذہ الأمۃ علی الحق، رقم الحدیث: ۱۲۲۵۱ جلد ۷ صفحہ ۴۰۰، باب ماجاء فی الدجال، رقم الحدیث: ۱۲۵۴۷ جلد ۷ صفحہ ۳۴۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

کما ورد فی حدیث افادہ سیدنا الو الد المحقق دام ظلہ علی ہامش التیسیر شرح الجامع الصغیر

[ترجمہ: جیسا کہ وارد ہے ہمارے سردار والد محقق دام ظلہ کے افادات کی اس گفتگو میں جو "تیسیر شرح جامع صغیر" کے ہامش پر موجود ہے، فاروقی]

(20) حدیث بستم:

امام حکیم ترمذی نوادر الاصول اور حاکم مستدرک (91) میں حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لن یخزی اللہ تعالیٰ امۃ انا اولھا و عیسیٰ بن مریم اخرھا

ترجمہ: اللہ عزوجل ہرگز رسوانہ فرمائے گا اُس امت کو جس کا اوّل میں ہوں اور آخر عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام۔

(21) حدیث بست ویکم:

ابوداؤد طیاسی (92) حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

(91) الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب المغازی والسرایا، رقم الحدیث ۴۴۰۶، جلد۳ صفحہ ۲۶۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

السیوطی: الدر المنثور فی التفسیر الماثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ مطبوعہ محمد امین حج وشرکاء بیروت لبنان

الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ، باب نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۸۸۴۶، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

العسقلانی: فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، باب فضائل اصحاب النبی ومن صحب النبی...... الخ جلد ۷ صفحہ ۹ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوازیع الریاض

القرطبی: التذکرہ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ، باب ماجاء ان عیسیٰ اذا نزل یجد فی امۃ محمد خلفا من حواریہ صفحہ ۵۶۸ تا ۵۶۹ مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ پشاور

(92) الطیالسی: مسند ابی داؤد الطیالسی، رقم الحدیث: ۲۶۲۶ جلد ۲ صفحہ ۷۸۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

لم یسلط علی الدجال الا عیسیٰ بن مریم(93)

ترجمہ: دجال لعین کے قتل پر کسی کو قدرت نہ دی گئی سوا عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے

(22) حدیث بست و دوم:

مسند احمد (94) وسنن نسائی (95) وصحیح مختار (96) میں حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عصابتان من اُمتی احرزھما اللہ تعالیٰ من النار عصابة تغزو الھند و عصابة تکون مع عیسی بن مریم(97)

---

(93) الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ، باب نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث ۳۸۸۴۵، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر و النذیر، باب: حرف اللام، رقم الحدیث: ۷۳۶۳ صفحہ ۵۴۱ مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ

(94) احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۲۲۲۹۵ جلد ۱۲ صفحہ ۵۰۰ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

(95) نسائی: کتاب الجہاد، باب: غزوۃ الہند، رقم الحدیث ۳۱۷۷، صفحہ ۶۱۲ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(96) المقدسی: الآحادیث المختار، حرف العین، رقم الحدیث: ۱۹۳۸۳، ۱۹۳۸۴ جلد ۵ صفحہ ۳۳۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

(97) الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ، باب نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ والصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث ۳۸۸۴۲، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

بخاری: التاریخ الکبیر، باب العین، رقم الحدیث: ۷۸۱۸ جلد ۵ صفحہ ۳۴۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

البیھقی: السنن الکبری، کتاب السیر، باب ماجاء فی قتال الھند، رقم الحدیث: ۱۸۶۰۰ جلد ۹ صفحہ ۳۳۲ مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ

الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الجہاد، باب غزو الھند، رقم الحدیث: ۹۴۵۳ جلد ۵ صفحہ ۳۶۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

الطبرانی: المعجم الاوسط، بقیہ ذکر من اسمہ محمد، رقم الحدیث: ۶۷۴۱ جلد ۵ صفحہ ۱۰۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ترجمہ: میری اُمت کے دو گروہوں کو اللہ عزوجل نے ناز سے محفوظ رکھا ہے ایک گروہ وہ جو کفار ہند پر جہاد کرے گا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوگا۔

(23) حدیث بست وسوم:

ابو نعیم حلیہ اور ابو سعید نقاش فوائد العراقیین میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

طوبی لعیش بعد المسیح: یؤذن للسماء فی القطر، فی یؤذن للارض فی النبات، حتی لوبذرت حبك علی الصفالنبت، وحتی یمر الرجل علی الاسد فلایضره، ویطأ علی الحیة فلاتضره، ولاتشاح، ولا تحاسد ولاتباغض (99)

ابو نعیم: حلیۃ اولیاء وطبقات الاصفیاء

ترجمہ: یعنی خوشی اور شادمانی ہے اس عیش کے لیے جو بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوگا آسمان کو اذن ہوگا کہ برسے اور زمین کو حکم ہوگا کہ اُگے یہاں تک کہ اگر تو اپنا دانہ پتھر کی چٹان پر ڈال دے تو وہ بھی جم اٹھے گا

---

(99) دیلمی: مسند الفردوس دھوالفردوس بماً ثور الخطاب، باب الطاء، رقم الحدیث ۳۹۴۳ جلد ۲ صفحہ ۴۵۰، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

المستغفری: دلائل النبوۃ، باب نزول عیسیٰ بن مریم صلوات اللہ علیہ رقم الحدیث: ۳۷۱، جلد ۲ صفحہ ۵۴۹ مطبوعہ دار النوادر الریاض

الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ، باب نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۸۸۴۱، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر، باب: حرف الطاء، رقم الحدیث: ۵۲۹۲ صفحہ ۳۹۵ مطبوعہ دار التوفیقۃ للتراث قاہرہ

مناوی: فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، رقم الحدیث ۵۲۹۲ جلد ۵ صفحہ ۵۰۳ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

اور یہاں تک کہ آدمی شیر پر گزرے گا اور وہ اُسے نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ پر پاؤں رکھ دے گا اور وہ اُسے مضرت نہ دے گا نہ آپس میں مال کا لالچ رہے گا نہ حسد کینہ فی التیسیر شرح الجامع الصغیر طوبیٰ لعیش بعد المسیح ای بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام الی الارض فی آخر الزمان

(24) حدیث بست و چہارم:

مسند الفردوس (100) میں انہیں سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ینزل عیسیٰ بن مریم علی ثمانمائۃ رجل واربع مائۃ امرأۃ خیار من علی الارض الحدیث: (101)

ترجمہ: عیسیٰ بن مریم ایسے آٹھ سو مردوں اور چار سو عورتوں پر آسمان سے نزول فرمائیں گے جو تمام روئے زمین پر سب سے بہتر ہوں گے

(25) حدیث بست و پنجم:

امام رازی وابن عساکر (102) بطریق عبدالرحمٰن بن ایوب بن نافع بن کیسان عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

---

(100) دیلمی: مسند الفردوس وھو الفردوس بمأثور الخطاب، باب الیاء، رقم الحدیث ۸۹۳۵ جلد ۵ صفحہ ۵۱۵، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(101) ھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ، باب نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۸۸۶۱، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

مستغفری: دلائل النبوۃ، باب نزول عیسیٰ بن مریم صلوات اللہ علیہ رقم الحدیث: ۳۷۶، جلد ۲ صفحہ ۵۵۳ مطبوعہ دار النوادر الریاض

(102) ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، ذکر من اسمہ نافع، رقم الترجمۃ: ۷۸۳۱ نافع بن کیسان جلد ۳۴ ص ۳۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

ینزل عیسیٰ بن مریم عندباب دمشق عندالمنارة البیضاء لست ساعات من النهار فی ثوبین ممشوقین کا نما یخدر من راسه اللؤلؤ(103)

ترجمہ: عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام دروازہ دمشق کے نزدیک سپید منارے کے پاس چھ گھڑی دن چڑھے دو رنگین کپڑے پہنے اتریں گے گویا ان کے بالوں سے موتی جھڑتے ہیں۔

(26) حدیث بست و ششم:

صحیح مسلم میں حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انی الارجوان طال بی عمران القی عیسیٰ بن مریم فان عجل بی موت فمن لقیه منکم فلیقرأه منی السلام (104)

ترجمہ: میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر دراز ہوئی تو عیسیٰ بن مریم سے ملوں اور اگر میرا دنیا سے تشریف لے جانا جلد ہو جائے تو تم میں جو انہیں پائے اُن کو میرا سلام پہنچائے۔

---

(103) دیلمی: مسند الفردوس وھوالفردوس بمأ ثور الخطابُ باب الیاء، رقم الحدیث ۸۹۶۰ جلد ۵ صفحہ ۵۲۲، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

الھندی: کنزالعمال، کتاب القیامۃ، نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث ۳۸۸۵۹، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

(104) الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الفتن، باب نزول عیسیٰ ابن مریم، رقم الحدیث :۱۲۵۶۹ جلد ۷ صفحہ ۴۸۰، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۹۵۸ جلد ۶ صفحہ ۳۰۷ مطبوعہ دارالحدیث قاھرہ

السیوطی: الدرالمنثور فی التفسیر المأ ثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ محمد امین ج وشرکاء بیروت، لبنان

الھندی: کنزالعمال، کتاب القیامۃ، نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث ۳۸۸۵۵، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

(27) حدیث بست و ہفتم:

ابن الجوزی کتاب الوفا(105) میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ینزل عیسیٰ بن مریم الی الارض فیتزوج ویولدله ویمکث خمسا واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقول انا وعیسیٰ بن مریم من قبرواحد بین ابی بکرو عمر(106)

ترجمہ: عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام زمین پر اتریں گے یہاں شادی کریں گے اُن کے اولاد ہوگی پینتالیس برس رہیں گے اس کے بعد اُن کی وفات ہوگی میرے ساتھ میرے مقبرہ پاک میں دفن ہوں گے روز قیامت میں اور وہ ایک ہی مقبرے سے اس طرح اٹھیں گے کہ ابوبکر وعمر ہم دونوں کے داہنے بائیں ہوں گے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

(28) حدیث بست و ہشتم:

بغوی شرح السنۃ (107) میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حدیث طویل ابن صیاد میں راوی (جس پر دجال ہونے کا شبہہ کیا جاتا تھا) امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) مجھے اجازت دیجئے کہ اسے قتل کردوں فرمایا:

ان یکن ھو فلست صاحبه انما صاحبه عیسیٰ بن مریم والا

---

(105) ابن الجوزی: الوفا باحوال المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، ابواب بعثہ وحشرہ وما یجری لہ صلی اللہ علیہ وسلم الباب الثانی: فی حشر عیسیٰ بن مریم مع نبینا، رقم الحدیث: ۱۵۷۵ صفحہ ۸۳۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(106) التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، الفصل الثالث صفحہ ۴۸۰ مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

(107) بغوی: شرح السنۃ، کتاب الفتن، باب ذکر ابن الصیاد رقم الحدیث: ۴۱۶۹ جلد ۷ صفحہ ۴۰۶ مطبوعہ ... التوفیقیہ للتراث قاہرہ

یکن هو فلیس لك ان تقتل رجلا من اهل العهد(108)

ترجمہ: اگر یہ دجال ہے تو اُس کے قاتل تم نہیں دجال کے قاتل تو عیسیٰ بن مریم ہوں گے اور اگر چہ وہ نہیں تو تمہیں نہیں پہنچتا کہ کسی ذمی کو قتل کرو۔

(29) حدیث بست ونہم:

ابن جریر(109) حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اول الآیات الدجال ونزول عیسیٰ ویاجوج وماجوج یسیرون الی خراب الدنیا حتی یأتوا بیت المقدس وعیسیٰ والمسلمون بجبل طور سینین فیوحی اللہ الی عیسیٰ ان احرز عبادی بالطور ومایلی ایلة ثم ان عیسیٰ یرفع یدیه الی السماء ویؤمن المسلمون فیبعث علیهم دابة یقال لها النغف تدخل فی مناخر هم فیصبحون موتی هذا مختصر(110)

ترجمہ: قیامت کی بڑی نشانیوں میں پہلی نشانی دجال نکلنا اور عیسیٰ بن مریم کا اترنا اور یاجوج وماجوج کا پھیلنا (وہ گروہ کے گروہ ہیں ہر گروہ میں چار لاکھ

---

(108) احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۱۴۸۹۶ جلد ۹ صفحہ ۲۰۹، ۲۱۰ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

الھندی: کنز العمال فی کتاب القیامۃ قسم الاقوال، ابن صیاد، رقم الحدیث، ۳۸۸۳۵، جلد ۱۴ صفحہ ۱۴۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب الفتن، باب ماجاء فی ابن صیاد، رقم الحدیث: ۱۲۵۶۰ جلد ۷ صفحہ ۴۷۶ تا ۴۷۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(109) ابن جریر طبری: جامع البیان عن تاویل آی القرآن المعروف بہ تفسیر الطبری زیر آیت (سورۃ الانبیاء آیت: ۹۶) مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت، لبنان

(110) الھندی: کنز العمال فی کتاب القیامۃ قسم الاقوال، فی ذکر اشراط الساعۃ الکبریٰ [illegible] حدیث، ۳۸۶۴۲، جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

گروہ ان میں کا مر نہیں مرتا جب تک خاص اپنے نطفے سے ہزار شخص نہ دیکھ لے ہیں بنی آدم سے) وہ دنیا ویران کرنے چلیں گے (دجلہ وفرات وبحیرہ طبریہ کو پی جائیں گے) یہاں تک بیت المقدس تک پہنچیں گے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام واہل اسلام اس دن کوہ طور سینا میں ہوں گے اللہ عزوجل عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجے گا کہ میرے بندوں کو طور اور ایلہ کے قریب محفوظ جگہ میں رکھ پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہاتھ اٹھا کر دعا کریں گے اور مسلمان آمین کہیں گے اللہ عزوجل یاجوج وماجوج پر ایک کیڑا بھیجے گا، ''نغف'' نام وہ اُن کے نتھنوں میں گھس جائے گا صبح سب مرے پڑے ہوں گے۔

(30) حدیث سیم:

حاکم وابن عساکر (111) تاریخ اور ابونعیم کتاب اخبار المھدی میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

کیف تھلك أمة أنا فی أوّلھا وعیسیٰ ابن مریم اخرھا، والمھدی من أھل بیتی فی وسطھا (112)

(111) ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، ترجمۃ النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، رقم الحدیث: ۱۱۳۴۸ جلد ۵۰ صفحہ ۳۶۵ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت

السیوطی: الجامع الصغیر، فی احادیث البشیر والنذیر، باب حرف اللام، رقم الحدیث ۷۳۸۴، صفحہ ۵۴۳ مطبوعہ دار التوفیقیہ للتراث قاھرہ

(112) الھندی: کنز العمال فی کتاب القیامۃ قسم الاقوال، خروج المھدی، رقم الحدیث ۳۸۶۷۹، جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح، باب ثواب ھذہ الامۃ، الفصل الثالث صفحہ ۵۸۳ مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

الثعلبی: الکشف والبیان فی تفسیر القرآن المعروف بہ تفسیر الثعلبی زیر آیت انی متوفیک ورافعک (سورۃ آل عمران آیت ۵۵ جلد ۲ صفحہ ۲۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ترجمہ: کیوں کر ہلاک ہووہ اُمت جس کی ابتداء میں ہوں اور انتہا میں عیسیٰ بن مریم اور بیچ میں میرے اہل بیت سے مہدی۔

(31) حدیث سی ویکم:

نیز اسی میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

منا الذی یصلی عیسیٰ بن مریم خلفه (113)

ترجمہ: میرے اہل بیت میں وہ شخص ہے جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔

(32) حدیث سی دوم:

ابونعیم حلیۃ الاولیاء (114) میں حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

یاعم النبی (صلی اللہ علیه وسلم) ان اللہ ابتداء الاسلام بی وسیختمه بغلام من ولدك وھو الذی یتقدم عیسیٰ بن مریم (115)

---

(113) الھندی: کنز العمال فی کتاب القیامۃ قسم الاقوال، خروج المھدی، رقم الحدیث، ۳۸۶۷۰، جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(114) ابونعیم: حلیۃ الاولیاء

(115) دیلمی، مسند الفردوس وھو الفردوس بمأ ثور الخطاب، باب الیاء، رقم الحدیث: ۸۴۳۱ جلد ۵ صفحہ ۳۵۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

الھندی: کنز العمال فی کتاب القیامۃ من قسم الاقوال، خروج المھدی، رقم الحدیث، ۳۸۶۹۰، جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

صالحی: سبل الھدیٰ والرشاد الباب السادس والثلاثون فی اخبارہ صلی اللہ علیہ وسلم: بخروج المجدی جلد ۱۰ ص ۱۷۳ مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ پشاور

السیوطی: جامع الاحادیث رقم الحدیث: ۲۶۱۷۶ جلد ۲۳ ص ۳۳۹

السیوطی: جمع الجوامع رقم الحدیث: ۱۱۰۵۰ جلد ۱ ص ۲۷۲۱۶

ترجمہ: اے نبی کے چچا بے شک اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ابتداء مجھ سے کی ہے اور اسے ختم تیری اولاد سے ایک لڑکے پر کرے گا وہی جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔

حضرت امام مہدی کی نسبت متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ وہ عترت رسالت و بنی فاطمہ سے ہیں(116) اور متعدد احادیث ان کا علاقہ، نسب حضرت عباس عم مکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بتایا گیا(117) اور

---

(116) حضرت سیدنا امام مہدی علیہ السلام کے عترت رسالت و بنی فاطمہ سے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ہونے پر چند حدیثی دلائل:

(۱)عن اُم سلمة رضی الله عنه قالت: سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول: المهدی من عترتی من ولدفاطمة

ترجمہ: اُم المومنین حضرت سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: مہدی میری عترت اور فاطمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوگا۔

(ابوداؤد، السنن، کتاب المھدی، رقم الحدیث ۴۲۸۴، صفحہ ۸۴۵ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

السیوطی: الحاوی للفتاوی، العرف الوردی فی اخبار المھدی، صفحہ ۴۶۵ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(۲)عن عائشه رضی الله عن النبی صلی الله علیه وسلم: هو رجل من عترتی

ترجمہ: اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: مہدی میری عترت سے ہوں گے

(نعیم بن حماد: الفتن، باب نسبہ المھدی، رقم الحدیث ۱۰۹۹، صفحہ ۲۶۶ تا ۲۶۷ مطبوعہ مکتبہ حنفیہ کانسی روڈ کوئٹہ

(117)(۳)عن کعب قال: المهدی من ولدالعباس

ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا امام مہدی علیہ السلام حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوں گے۔

(نعیم بن حماد: الفتن، باب نسبہ المھدی، رقم الحدیث ۱۱۱۲، صفحہ ۲۶۸ مطبوعہ مکتبہ حنفیہ کانسی روڈ کوئٹہ

(۴) حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

المهدی من العباس عمی

(الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ من قسم الاقوال، خروج المھدی، رقم الحدیث ۳۸۶۶۰، جلد ۱۴ صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان (نقشبندی)

اس میں کچھ بعد نہیں وہ نسباً سید حسنی ہوں گے اور مادری رشتوں میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بھی اتصال رکھیں گے جیسے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے رافضیوں کے رد میں فرمایا کہ کیا کوئی شخص اپنے باپ کو بھی بُرا کہتا ہے ابوبکر صدیق دوبارہ میرے باپ ہوئے یعنی دو طرح سے میرا نسب مادری حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔

(33) حدیث سی وسوم:

اسحٰق بن بشیر و ابن عساکر (118) حدیث طویل ذکر دجال میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فعند ذلك ينزل أخي عيسى بن مريم من السماء على جبل أفيق اماما هاديا وحكما عادلا، عليه برنس له' مربوع الخلق أصلت' سبط الشعر' بيده حربة' يقتل الدجال' فاذاقتل الدجال، تضع الحرب أوزارها فكان السلم، فيلقى الرجل الأسد فلايهيجه' ويأ خذا لحية فلا تضره' وتنبت الأرض كنبا تها علىٰ عهدادم ويؤمن به أهل الأرض ويكون الناس أهل ملة واحدة(119)

ترجمہ: یعنی جب دجال نکلے گا اور سب سے پہلے ستر ہزار یہودی طیلسان پوش اُس کے ساتھ ہولیں گے اور لوگ اس کے سبب بلائے عظیم میں ہوں گے مسلمان سمٹ کر بیت المقدس میں جمع ہوں گے اس وقت میرے بھائی

---

(118) ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، ترجمۃ النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، رقم الحدیث: ۱۱۳۲۹ جلد ۵۰ صفحہ ۳۵۳ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت لبنان

(119) الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ من قسم افعال' نزول عیسیٰ علیہ السلام، رقم الحدیث ۳۹۷۱۹، جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۱، ۲۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام آسمان سے کوہ افیق پر اتریں گے امام راہ نما و حاکم عادل ہو کر ایک اونچی ٹوپی پہنے میانہ قد کشادہ پیشانی موئے سر سیدھے ہاتھ نیزہ جس سے دجال کو قتل کریں گے اُس وقت لڑائی اپنے ہتھیار رکھ دے گی اور سب جہان میں امن وامان ہو جائے گی آدمی شیر سے ملے تو وہ جوش میں نہ آئے گا اور سانپ کو پکڑ لے تو وہ نقصان نہ پہنچائے گا کھیتیاں اس رنگ پر اُگیں کی جیسے زمانہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اُگا کرتی تھیں تمام اہل زمین اُن پر ایمان لے آئیں گے اور سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا۔

(34) حدیث سی و چہارم:

ابن النجار (120) انہیں سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا:

اِذا سکن بنوك السواد ولبسوا السواد وکان شیعتهم اهل خراسان لم یزل هذا الامر فیهم حتی یدفعوه الی عیسیٰ بن مریم ۔(121)

ترجمہ: جب تمہاری اولاد دیہات میں بسے اور سیاہ لباس پہنے اور اُن کے گروہ اہل خراسان ہوں جب سے خلافت ہمیشہ اُن میں رہے گی یہاں تک کہ وہ اُسے عیسیٰ بن مریم کو سپرد کریں گے۔

(35) حدیث سی و پنجم:

ابن عساکر (122) ام المومنین صدیقہ رضی اللہ عنہا سے راوی میں نے عرض کی

(120) ابن النجار: ذیل تاریخ بغداد، جلد ۳ صفحہ ۲۲۷، رقم الحدیث: ۸۰۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

(121) الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ من الافعال' نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۹۷۲۰، جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(122) ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر' ترجمۃ النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، رقم الحدیث: ۱۱۳۵۱ جلد ۵۰ صفحہ ۳۶۶ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت لبنان

یارسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں حضور کے پہلو میں دفن کی جاؤں فرمایا:

وانی لی بذلك الموضع مافیه الاموضع قبری وقبرابی بکر وعمروعیسیٰ بن مریم -(123)

ترجمہ: بھلااس کی اجازت میں کیوں کردوں وہاں تو صرف میری قبر کی جگہ ہے اور ابوبکروعمروعیسیٰ بن مریم کی علیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(36) حدیث سی وششم:

ابونعیم کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

المحاصرون بیت المقدس اذذاك مائة الف امرأة واثنان وعشرون الفاً مقاتلون اذغشیتھم ضبابة من غمام اذتنکشف عنھم مع الصبح فاذاعیسیٰ بین ظھرانیھم -(124)

- ترجمہ: اس وقت بیت المقدس میں ایک لاکھ عورتیں اور بائیس ہزار مرد جنگی محصور ہوں گے ناگاہ ایک ابر کی گھٹا اُن پر چھائے گی صبح ہوتے کھلے گی تو دیکھیں گے کہ عیسیٰ اُن میں تشریف فرماہیں۔

(37) حدیث سی وہفتم:

مسند ابی یعلیٰ (125) میں حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے

(123) الھندی: کنزالعمال، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، رقم الحدیث، ۳۹۷۲۱، جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۲ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

المستغفری: دلائل النبوۃ، باب نزول عیسیٰ ابن مریم، رقم الحدیث: ۳۷۳، جلد ۲ صفحہ ۵۵۱ مطبوعہ دارالنوادر الریاض

(124) العینی: عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسیٰ ابن مریم، زیر رقم الحدیث: ۳۴۴۹، جلد ۱۶ صفحہ ۵۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کی روڈ کوئٹہ

(125) ابی یعلیٰ: المسند، رقم الحدیث: ۶۵۷۷ جلد ۵ صفحہ ۱۱۰ مطبوعہ دارالفکر بیروت، لبنان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

والذی نفسی بیدہ لینزلن عیسیٰ بن مریم ثم لئن قام علی قبری فقال یامحمد لاجیبنہ(126)

ترجمہ: قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بے شک عیسیٰ بن مریم اتریں گے پھر اگر میری قبر پر کھڑے ہوکر مجھے پکاریں تو ضرور میں انہیں جواب دوں گا۔

(38) حدیث سی و ہشتم:

ابونعیم حلیہ (127) میں عروہ بن رویم سے مرسلاً راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

خیر ھذہ الامة اولھا واخر ھافیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وا خر ھا فیھم عیسیٰ بن مریم الحدیث(128)

ترجمہ: اس اُمت کے بہتر اوّل و آخر کے لوگ ہیں اوّل کے لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز ہیں اور آخر کے لوگوں میں عیسیٰ بن

---

(126) آلوسی: تفسیر روح المعانی، زیرآیت ماکان محمد ابآ احد من رجالکم......الخ جلد۲۲ صفحہ۲۹۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، ترجمۃ النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، جلد۵۰ صفحہ۳۴۷ رقم الحدیث: ۱۱۳۱۷ مطبوعہ دارالاحیاء التراث العربی بیروت لبنان

(127) ابونعیم: حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء، ترجمۃ الباب عروۃ بن رویم، رقم الحدیث: ۸۰۴۰ جلد۶ صفحہ۱۱۳ مطبوعہ المکتبۃ التوفیقیۃ قاھرہ

(128) السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر، باب حرف الخاء، رقم الحدیث: ۴۰۹۴ صفحہ۳۰۵ مطبوعہ دارالتوفیقیۃ للتراث قاہرہ

الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ من قسم الاقوال، نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۸۸۵۱، جلد۱۴ صفحہ۱۴۷ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوں گے۔

(39) حدیث سی ونہم:

جامع ترمذی (129) میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے (مروی) ہے:

مکتوب فی التورئة صفة محمد صلی اللہ علیه وسلم عیسیٰ ابن مریم یدفن معه(130)

ترجمہ: رب العزۃ تبارک وتعالیٰ نے تورات مقدس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت میں ارشاد فرمایا ہے کہ عیسیٰ اُن کے پاس دفن کیے جائیں گے علیہما الصلوٰۃ والسلام

فی المرقاۃ ای ومکتوب فیها ایضاً ان عیسیٰ یدفن معه قال الطیبی هذا هو المکتوب فی التورئة

(40) حدیث چہلم:

ابن عساکر (131) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے راوی

یهبط المسیح بن مریم فیصلی الصلوات، ویجمع الجمع، ویذیدفی الحلال، کأنی به تجدبه رواحله ببطن الرّوحاء حاجًّا أو معتمرًا(132)

---

(129) الترمذی: الجامع الصحیح، ابوب المناقب، باب سلو اللہ لی الوسیلۃ، رقم الحدیث: ۳۶۱۷، صفحہ ۱۰۷۲ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع، الریاض

(130) السیوطی: الدر المنثور فی التفسیر بالماثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۵ مطبوعہ محمد امین وج وشرکاء بیروت لبنان،

(131) ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، ترجمۃ النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، جلد ۵۰ صفحہ ۳۵۱ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت لبنان

(132) الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ من قسم الافعال، نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۹۷۱۳، جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

المستغفری: دلائل النبوۃ، باب نزول عیسیٰ ابن مریم، رقم الحدیث: ۳۷۰، جلد ۲ صفحہ ۵۴۸ مطبوعہ دار النوادر الریاض

ترجمہ: عیسیٰ بن مریم اتریں گے نمازیں پڑھیں گے جمعے قائم کریں گے مال حلال کی افراط کردیں گے میں انہیں دیکھ رہا ہوں ان کی سواریاں انہیں تیز لیے جاتی ہیں بطن وادی روحا میں حج یا عمرے کے لیے۔

(41) حدیث چہل ویکم:

وہی حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ عنہ سے راوی۔

لاتقوم الساعة حتی ینزل عیسیٰ ابن مریم علی ذروۃ أفیق بیدہ حربة، یقتل الدجال (133)

ترجمہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کوہ افیق کی چوٹی پر نزول فرمائیں ہاتھ میں نیزہ لیے جس سے دجال کو قتل کریں گے۔

42 حدیث چہل ودوم:

وہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی:۔

ان المسیح ابن مریم خارج قبل یوم القیمة' ویستغن به الناس عن من سواہ (134)

ترجمہ: بے شک مسیح بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام قیامت سے پہلے ظہور

---

(133) ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر' ترجمۃ النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جلد ۵۰ صفحہ ۳۵۷ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت

الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ من قسم الافعال، نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۹۷۱۸، جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(134) ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر' ترجمۃ النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جلد ۵۰ صفحہ ۳۵۱ مطبوعہ دار الاحیاء التراث العربی بیروت

الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ من قسم الافعال، نزول عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام، رقم الحدیث، ۳۹۷۲۴، جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

فرمائیں گے آدمیوں کو ان کے سبب اور سب سے بے نیازی چاہیے یہ امر بمعنی اخیار ہے زمانہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نہ کوئی قاضی ہوگا نہ کوئی مفتی نہ کوئی بادشاہ انہیں کی طرف سے کاموں میں رجوع ہوگی۔

43 حدیث چہل وسوم:

وہی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث طویل ذکر مغیبات آئندہ میں راوی کی چنین وچناں ہوگا پھر مسلمان قسطنطنیہ ورومیہ کو فتح کریں گے پھر دجال نکلے گا اوراس کے زمانہ میں قحط شدید ہوگا۔

فبينما هم كذالك اذسمعوا صوتاً من السماء : البشر وافقد أتاكم الغوث، قال : فيقولون: نزول عيسىٰ ابن مريم قال: فيستبشرون ويستبشربهم ويقولون: صل ياروح الله! فيقول ان الله اكرم هذه الأمة، فلا ينبغي لأ حدأن يؤمهم الا منهم، قال: فيصلى أمير المومنين بالناس قال: ويصلى عيسىٰ خلفه، (135)

ترجمہ: لوگ اسی ضیق وپریشانی میں ہوں گے ناگاہ آسمان سے ایک آواز سنیں گے خوش ہو کہ فریادرس تمہارے پارے آیا مسلمان کہیں گے عیسیٰ بن مریم (علیہما الصلوٰۃ والسلام) اُترے خوشیاں کریں گے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں دیکھ کر خوش ہوں گے مسلمان عرض کریں گے یا روح اللہ نماز پڑھائیے فرمائیں گے اللہ عزوجل نے اس اُمت کو عزت دی ہے

(135) ابن عساکر: تاریخ دمشق الکبیر، ترجمۃ النبی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام جلد ۵۰ صفحہ ۳۵۳، ۳۵۴ مطبوعہ دارالاحیاء التراث العربی بیروت

الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ من قسم الافعال، جامع الاشراط الکبری، رقم الحدیث، ۳۹۶۴۵، جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۶ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

اس کا امام اسی میں سے چاہیے امیر المومنین نماز پڑھائیں گے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن کے پیچھے نماز پڑھیں گے سلام پھیر کر اپنا نیزہ لے کر دجال کے پاس جا کر فرمائیں گے ٹھہر اے دجال اے کذاب، جب وہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھے گا اور اُن کی آواز پہچانے گا ایسا گلنے لگے گا جیسے آگ میں رانگ یا دھوپ میں چربی اگر روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ٹھہر نہ فرما دیا ہوتا تو گل کر فنا ہو جاتا پس عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اُس کی چھاتی پر نیزہ مار کر واصل جہنم کریں گے پھر اُس کے لشکر کو کہ یہود و منافقین ہوں گے قتل فرمائیں گے صلیب توڑیں گے خنزیر کو نیست و نابود کریں گے اب لڑائی موقوف اور امن چین کے دن آئیں گے یہاں تک کہ بھیڑیئے کے پہلو میں بکری بیٹھے گی اور وہ آنکھ اٹھا کر نہ دیکھے گا بچے سانپ سے کھیلیں گے وہ نہ کاٹے گا ساری زمین عدل سے بھر جائے گی پھر خروج یا جوج و ماجوج اور ان کی فنا وغیرہ کا حال بیان کر کے فرمایا: ویقبض عیسیٰ ابن مریم وولیہ المسلمون وغسلوہ وحنطوہ وکفنوہ وصلوا علیہ وحفروا لہ ودفنوہ الحدیث ۔(136)

ترجمہ: ان سب وقائع کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام وفات پائیں گے۔ مسلمان ان کی تجہیز کریں گے نہلائیں گے خوشبو لگائیں گے کفن دیں گے نماز پڑھیں گے قبر کھود کر دفن کریں گے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

یہ سر دست بے قصد استیعاب تینتالیس حدیثیں ہیں جن میں ایک چہل حدیث پوری حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔

ثمانیۃ وثلثون نصا واثنان او ثلثۃ حکما اما عبداللہ بن عمرو

---

(136) الھندی: کنز العمال، کتاب القیامۃ من قسم الافعال، جامع اشراط الکبریٰ، رقم الحدیث، ۳۹۶۴۵، جلد ۱۴ صفحہ ۲۴۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

فکثیر امایاخذعن الاوائل

[ترجمہ: یعنی اڑتیس حدیثیں نص کے ایک اعتبار سے ہوئیں اور دو یا تین حکم کے اعتبار سے، بہرحال عبداللہ ابن عمرو تو وہ زیادہ لے لیتے ہیں اوائل سے، فاروقی]

اور ایک حدیث میں تو کلام اللہ تورات مقدس کا ارشاد ہے اور خود قرآن عظیم میں بھی اس کا اشعار موجود۔

قال اللہ عزوجل: وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا (137) الی قولہ تعالیٰ: وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ (138)

ترجمہ: بے شک مریم کا بیٹا ہے قیامت کا یعنی ان کے نزول سے معلوم ہو جائے گا کہ قیامت اب آئی۔

حضرت ابوہریرۃ وحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی قرأت ہے۔

وَإِنَّهُ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ

ترجمہ: بے شک ابن مریم نشانی ہیں قیامت کے لیے۔

معالم التنزیل (139) میں ہے:

(وانہ) یعنی عیسیٰ علیہ السلام (لعلم للساعۃ) یعنی نزولہ من أشراط الساعۃ یعلم بہ قربہا، وقرأ ابن عباس وأبوہریرۃ وقتادۃ، (انہ لعلم للساعۃ) بفتح اللام والعین أی أمارۃ وعلامۃ۔

---

(137) پارہ: ۲۵، سورۃ الزخرف، آیت: ۵۷

(138) پارہ: ۲۵، سورۃ الزخرف، آیت: ۶۱

(139) البغوی: معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر البغوی زیر آیت وانہ لعلم للساعۃ (سورۃ زخرف آیت: ۶۱ پارہ: ۲۵) جلد 4 صفحہ ۱۲۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

[ترجمہ: یعنی حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے لیے علم ہیں یعنی ان کا نزول قیامت کی نشانیوں میں سے ہے اس سے جان لیا جائے گا کہ قیامت قریب تر ہے اور ابن عباس، ابوھریرۃ اور قتادہ رضی اللہ عنہ نے اسے ''انہ لعلم للساعۃ'' پڑھا یعنی بے شک وہ قیامت کے لیے نشانی ہیں، لام اور عین کے زبر کے ساتھ یعنی اُن کا نزول قرب قیامت کی امارت وعلامت ہے (فاروقی)]

''مدارک التنزیل (140) میں ہے۔

(وانہ لعلم للساعۃ) وان عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام مما یعلم بہ مجئی الساعۃ وقرأ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما لعلم للساعۃ وھو العلامۃ أی وان نزولہ لعلم للساعۃ

[ترجمہ: یعنی بے شک عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام قیامت کے لیے علامت ہیں جس سے جان لیا جائے گا کہ اب قیامت آنے والی ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ''انہ لعلم للساعۃ ......'' پڑھا یعنی ان کا نزول قرب قیامت کی علامت ہے۔ (فاروقی)]

امام جلال الدین محلی تفسیر جلالین (141) میں فرماتے ہیں:

(وانہ) أی عیسیٰ (لعلم للساعۃ) تعلم بنزولہ

[ترجمہ: یعنی بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے لیے علم ہیں جو ان کے نزول سے پہچان لی جائے گی۔ (فاروقی)]

---

(140) النسفی: مدارک التنزیل وحقائق التاویل المعروف بہ تفسیر مدارک زیر آیت وانہ لعلم للساعۃ (سورۃ زخرف آیت: ۶۱، پارہ ۲۵) جلد ۴ صفحہ ۱۱۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(141) السیوطی: تفسیر الجلالین، زیر آیت وانہ العلم الساعۃ (سورۃ الزخرف آیت: ۶۱ پارہ: ۲۵) صفحہ ۴۰۷ مطبوعہ منشی نولکشور لکھنؤ۔

بالجملہ یہ مسئلہ قطعیہ یقینیہ عقائد اہل سنت و جماعت سے ہے جس طرح اس کا راساً منکر گمراہ بالیقین یونہیں اس کا بدلنے والا اور نزول عیسیٰ بن مریم رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی زید و عمرو کے خروج پر ڈھالنے والا بھی ضال مضل بد دین کہ ارشادات حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں نے تکذیب کی وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ○

مسئلہ ثالثہ

سیدنا روح اللہ صلوات اللّٰہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کی حیات!

اقوال: اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ وہ اب زندہ ہیں یہ بھی مسائل قسم ثانی سے ہے جس میں خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ کہ اہلسنّت کے نزدیک تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بحیات حقیقی زندہ ہیں، اُن کی موت صرف تصدیق وعدۂ الٰہیہ کے لیے ایک آن کو ہوتی ہے پھر ہمیشہ حیات حقیقی ابدی ہے ائمہ کرام نے اس مسئلہ کو محقق فرمادیا ہے۔

وقد فصلها سیدنا الوالد المحقق دام ظله فی کتابه سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ

[ترجمہ: یعنی سیدنا الوالد المحقق دام ظلہ نے اپنی کتاب ''سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ'' میں اس کی تفصیل فرمائی، (فاروقی)]

دوسرے یہ کہ اب تک اُن پر موت طاری نہ ہوئی زندہ ہی آسمان پر اٹھالیے گئے اور بعد نزول دنیا میں سالہا سال تشریف رکھ کر اتمام نصرت اسلام وفات پائیں گے یہ مسائل قسمیں اخیریں سے ہے اس کے ثبوت کو اولاً اسی قدر کافی ووافی کہ رب جل وعطا نے فرمایا:

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ(142)

---

(142) پارہ:٦، سورۃ النساء، آیت:١٥٩

[ترجمہ: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے، کنز الایمان]

جس کی تفسیر حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ صحابی حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزری مخالف نے اپنی جہالت سے صرف صحیح بخاری کی تخصیص کی تھی یہ تفسیر نہ صرف اُس میں بلکہ صحیح بخاری و مسلم دونوں میں موجود شرح مشکوٰۃ شریف للعلامۃ الطیبی میں ہے:

استدل بالاية على نزول عيسىٰ عليه الصلوٰة والسلام فى اخر الزمان مصداقاً للحديث وتحره أن الضمير ين فى به وقبل موته لعيسىٰ" والمعنى: (وَاِنَّ مِنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ) بعيسى قبل موت عيسىٰ وهم أهل الكتاب الذين يكونون فى زمان نزوله، فتكون الملة واحدة وهى ملة الاسلام .

ترجمہ: خلاصہ یہ کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ اس آیت سے تصدیق حدیث کے نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر استدلال فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہر کتابی عیسیٰ کی موت سے پہلے ضرور اس پر ایمان لانے والا ہے اور وہ یہود ونصاریٰ ہیں جو بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن کے زمانہ میں ہوں گے تو تمام روئے زمین پر صرف ایک دین ہوگا۔ دین الاسلام وبس۔

نقله عنه الملا على القارى فى المرقاة (143)

ثانیاً: یہی تفسیر بسند صحیح دوسرے صحابی جلیل الشان، ترجمان القرآن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے جن سے صحیح بخاری میں قول موت منقول

(143) ملاعلی قاری: مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الفتن کتاب نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام، الفصل الاوّل، جلد ۱۰ صفحہ ۱۶۳ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

ہونے کا مخالف نے ادعا کیا تھا، صحیح بخاری وارشاد الساری (144) میں ہے:

(ثم یقول أبوهريرة) بالا سناد السابق، مستد لاعلى نزول عيسىٰ فى آخر الزمان تصديقاً للحديث: (واقرؤاان شئتم: (وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ بِهٖ) بعيسى (قبل موته) أى وان من أهل الكتب أ حدا الاليؤ منن بعيسى قبل موت عيسىٰ وهم أهل الكتاب الذين يكونون فى زمانه فتكون الملة واحدة وهى ملة الاسلام وبهذا جزم ابن عباس (رضى الله تعالىٰ عنهما) فيما رواه ابن جرير من طريق سعيد بن جبير عنه باسناد صحيح.

ترجمہ: یعنی اس حدیث کو روایت کر کے ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ آخر زمانے میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول پر دلیل لانے حدیث کی تصدیق قرآن مجید سے بتانے کے لیے فرماتے تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: وَاِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤۡمِنَنَّ الآیہ(145)

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی ضرور ایمان لانے والا ہے عیسیٰ پر اُن کی موت سے پہلے اور وہ۔وہ کتابی ہیں جو اُس وقت اُن کے زمانے میں ہوں گے تو سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا اور اسی پر جزم کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس حدیث میں جو اُن سے ابن جریر نے اُن کے شاگرد رشید سعید بن جبیر کے واسطے سے بسند صحیح روایت کی انتہی۔

اور یہی تفسیر امام حسن بصری سے مروی ہوئی کما سیاتی انشاء اللہ تعالیٰ۔

---

(144) القسطلانی: ارشاد الساری بشرح صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام، رقم الحدیث: ۳۴۴۸ جلد ۷ صفحہ ۳۰۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(145) پارہ: ۶ سورۃ النساء، آیت: ۱۵۹

ثالثاً:

تصریحات کثیرہ ائمہ کرام ومفسرین عظام وعلمائے اعلام امام جلال الملۃ والدین سیوطی تفسیر جلالین (146) میں فرماتے ہیں:۔

انی متوفیك قابضك ورافعك الی من الدنیا من غیر موت

ترجمہ: یعنی اللہ عزوجل نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا میں تجھے اپنے پاس لے لوں گا اور دنیا سے بغیر موت دیئے اٹھالوں گا۔

تفسیر امام ابوالبقاعکبر ی میں ہے:

انه رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذلك

ترجمہ: عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آسمان پر اٹھالیے گئے ہیں اور اُس کے بعد وفات دیئے جائیں گے۔

تفسیر سمین وتفسیر فتوحاتِ الٰہیہ (147) میں ہے:

انه رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذلك بعد نزوله الی الارض وحکمه بشریعة محمد صلی الله علیه وسلم۔

ترجمہ: وہ آسمان پر اٹھالیے گئے اور اُس کے بعد زمین پر اتر کر شریعت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم کر کے وفات پائیں گے۔

امام بغوی تفسیر معالم التنزیل (148) میں فرماتے ہیں:

---

(146) السیوطی: تفسیر الجلالین زیر آیت اذ قال اللہ یٰعیسیٰ انی متوفیك (سورۃ آل عمران آیت:۵۵) صفحہ ۵۰ مطبوعہ منشی نولکشور لکھنؤ

(147) الجمل: فتوحات الالھیۃ المعروف بہ حاشیۃ الجمل علی الجلالین، زیر آیت انی متوفیك ورافعك (سورۃ آل عمران آیت:۵۵) جلد ۱ صفحہ ۴۲۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی

(148) البغوی: معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر البغوی زیر آیت انی متوفیك ورافعك (سورۃ آل عمران آیت:۵۵) جلد ۱ صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

القرطبی: الجامع لاحکام القرآن المعروف بہ تفسیر القرطبی زیر آیت انی متوفیات ورافعك (آل عمران آیت:۵۵) جلد ۴ صفحہ ۶۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

قال الحسن والكلبي وابن جريج: انى قابضك ورافعك فى الدنيا الى من غير موت ۔

یعنی امام حسن بصری نے کہ اجلۂ ائمہ تابعین وتلامذۂ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ہیں اور محمد بن سائب کلبی اور امام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے کہ اجلۂ واکابر ائمہ تبع تابعین سے اور حسب رویت ائمہ تابعین سے ہیں آیہ کریمہ کی تفسیر کی کہ اے عیسیٰ میں تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا بغیر اس کے کہ تیرے جسم کو موت لاحق ہو۔

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر (149) میں فرماتے ہیں:

قد ثبت الدليل أنه حيي وورد الخبر عن النبى صلى الله عليه وسلم : أنه سينزل ويقتل الدجال ثم انه تعالىٰ يتوفاه بعد ذلك ۔

دلیل سے ثابت ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے کہ وہ عنقریب اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے پھر اس کے بعد اللہ عزوجل انہیں وفات دے گا۔

اُسی میں ہے:

التوفى أخذا الشىء وافيًا، ولما علم الله ان من الناس من يخطر بباله أن رفعه الله هو روحه لاجسده ذكر هٰذا الكلام ليدل أنه عليه الصلوٰة والسلام رفع بتمامه الى السماء بروحه وبجسده (150)

---

(149) الرازی: مفاتیح الغیب المعروف بہ تفسیر الکبیر الجزء الثامن، زیرآیت: اذقال الله يعيسىٰ انى متوفيك ورافعك (سورۃ آل عمران:۵۵) جلد۳ صفحہ ۲۳۷ مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

(150) الرازی: مفاتیح الغیب المعروف بہ تفسیر الکبیر الجزء الثامن، زیرآیت: اذقال الله يعيسى انى متوفيك ورافعك (سورۃ آل عمران:۵۵) جلد۳ صفحہ ۲۳۷ مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

توفی کہتے ہیں کسی چیز کے پورا لے لینے کو جبکہ اللہ عزوجل کے علم میں تھا کہ کچھ لوگوں کو یہ وہم گزرے گا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح آسمان پر گئی نہ بدن لہٰذا یہ کلام فرمایا جس سے معلوم ہو کہ وہ تمام وکمال مع روح وبدن آسمان پر اٹھالیے گئے۔

تفسیر عناية القاضی وكفاية الراضی للعلامة شهاب الدين الخفاجی میں ہے:

سبق انه عليه الصلوٰة والسلام لم يصلب ولم يمت(151)

اوپر گزرا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نہ سولی دیئے گئے نہ انتقال فرمایا۔

امام بدرالدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری (152) میں فرماتے ہیں:

وكذاروی من طريق أبی رجاء عن الحسن' قال : قبل موت عيسیٰ: والله انه لحيی' ولكن اذا نزل امنوابه أجمعون' وذهب اليه اكثر أهل العلم، یعنی آیہ کریمہ وان من اهل الكتب الآيه ۔

کی جو تفسیر حضرت سیدنا ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ نے فرمائی امام حسن بصری سے بطریق ابی رجاء مروی ہوئی کہ انہوں نے فرمایا معنی آیت یہ ہیں کہ تمام کتابی موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے اُن پر ایمان لاتے والے ہیں اور فرمایا خدا کی قسم عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے۔

امام شمس الدین ابوعبداللہ محمد ذہبی نے تجرید الصحابہ اور امام تاج الدین سبکی نے کتاب القواعد اور امام ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں شمار کیا کہ وہ شب

---

(151) الخفاجی:

(152) العینی: عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب احادیث الأنبیاء علیھم الصلاۃ والسلام، باب نزول عیسی ابن مریم علیھما السلام، رقم الحدیث: ۳۴۴۸ جلد ۱۶ صفحہ ۵۴ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

معراج حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے بہرہ اندوز ہوئے ظاہر ہے کہ ان کی تخصیص اسی بنا پر ہے کہ انہیں یہ دولت قبل طریان موت نصیب ہوئی ورنہ شب معراج حضور کی زیارت کس نبی نے نہ کی امام سبکی نے اس مضمون کو ایک چیستاں میں ادا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے وہ کون سا جوان ہے جو باتفاق تمام جہان کے حضرت افضل الصحابہ صدیق اکبر و فاروق اعظم وعثمان غنی و علی مرتضی رضی اللہ عنہ عنہم اجمعین سب سے افضل ہے یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

اصابہ فی تمییز الصحابہ(153) میں ہے:

عیسیٰ المسیح ابن مریم، الصدیقة رسول الله و کلمته ألقا هاالی مریم ۔ ذکره الذهبی فی التجرید، مستدرکا علی من قبله فقال: عیسیٰ ابن مریم رسول الله، أی النبی صلی الله علیه وسلم لیلة الاسرا، وسلم علیه، فهو نبی و صحابی، وهو آخر من یموت من الصحابة، وألغزه القاضی تاج الدین السبکی فی قصیدته، فی آخر القواعدله، فقال:

من باتفاق جمیع الخلق افضل من خیر الصحاب أبی بکر ومن عمر
ومن علیٰ، ومن عثمٰن وهو فتی من امة المصطفی المختار من مضر

[ترجمہ: یعنی مسیح ابن مریم اللہ کے رسول ہیں اور وہ اللہ کا کلمہ ہیں جنہیں اس نے حضرت مریم کی طرف القا فرمایا، اسے امام ذہبی نے "تجرید الصحابہ" میں اپنے اگلوں سے استدراک کرتے ہوئے ذکر کیا تو فرمایا: اللہ کے رسول عیسیٰ بن مریم نے شب معراج میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو وہ نبی اور صحابی ہیں اور وہ ایسے صحابی ہیں جن کا وصال سارے

(153) عسقلانی: الاصابة فی تمیز الصحابة باب حرف العین بعد ھا الیاء، ترجمہ الرقم: ۶۱۵۰ عیسی المسیح، جلد۲ صفحہ۱۴۰۱ مطبوعہ المکتبة الوحیدیة پشاور۔

صحابہ کے بعد ہوگا اور قاضی تاج الدین سبکی نے اسے اپنے قصیدے میں رکھا جو کہ ''کتاب القواعد'' کے اواخر میں ہے کہ: وہ کون سا جوان ہے جو باتفاق تمام جہاں افضل الصحابہ ابوبکر و عمر عثمان و علی رضی اللہ عنہ سے بھی افضل ہے وہ جوان امت مصطفیٰ کے قبیلہ مضر سے ہے (فاروقی)]

امام ذہبی کی اس عبارت میں یہ بھی تصریح ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے صحابی ہیں جن کا انتقال سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد ہوگا یہاں ایسے صحابی ہیں جن کا انتقال سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد ہوگا یہاں کلمات ائمہ دین وعلماء معتمدین کی کثرت اس حد پر نہیں کہ ان کی احاطہ واستیعاب کی طمع ہو سکے اور اہل حق کے لیے اس قدر بھی کافی اور مخالف متعسف کہ اپنی ناقص عقل کے آگے ائمہ کو کچھ نہیں گنتے ان کے لیے ہزار دفتر ناوافی لہٰذا اسی قدر پر بس کریں۔

رابعاً:

یہی قول جمہور ہے اور قول جمہور ہی معتمد و منصور ابھی شرح صحیح بخاری شریف سے گزرا

ذهب اليه اكثر اهل العلم (154)

ترجمہ: یعنی اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے۔

خامساً:

یہی قول مصحح و مرجح اور قول صحیح کا مقابل ساقط معتبر، امام قرطبی صاحب مفہم شرح صحیح مسلم پھر علامۃ الوجود امام ابوالسعود تفسیر ارشاد العقل السلیم (155) میں فرماتے ہیں:

---

(154): العینی: عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، باب نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام، رقم الحدیث: ۳۴۴۸ جلد ۱۶ صفحہ ۵۴ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(155) ابی سعود: ارشاد العقل السلیم المعروف بہ تفسیر ابی السعود زیر آیت (آل عمران: ۵۵) جلد ۲ صفحہ ۵۱ صفحہ ۵۲ مطبوعہ موسسۃ التاریخ العربی بیروت، لبنان

الصحیح أن الله تعالیٰ رفعه من غیر وفاة ولا نوم کما قال الحسن وابن زید وهو اختیار الطبری وهو الصحیح عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ بیدار اٹھالیا نہ ان کا انتقال ہوا نہ اس وقت سوتے تھے جیسا کہ امام حسن وابن زید نے تصریح فرمائی اور اسی کو امام طبری نے اختیار کیا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی صحیح روایت یہی ہے۔

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری (156) میں ہے:

القول الصحیح بانه رفع وهو حیی

صحیح قول یہ ہے کہ وہ زندہ اٹھالیے گئے۔

اقول: یہ تو بالیقین ثابت ہے کہ دنیا میں عنقریب نزول فرمانے والے ہیں اور اس کے بعد وفات پانا قطعاً ضرور تو اگر آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے بھی وفات ہوئی ہوتی تو دوبارہ ان کی موت لازم آئے گی کیونکر امید کی جائے کہ اللہ عزوجل اپنے ایسے محبوب جمیل ایسے رسول عظیم وجلیل پر (کہ ان پانچ مرسلین اولی العزم صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہم سے ہیں جو باقی تمام انبیاء ومرسلین وخلق اللہ اجمعین سے افضل اور زیادہ محبوب رب عزوجل ہیں) دوبار مصیبت مرگ بھیجے گا جب حضور پرنور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اُس سخت صدمے کی دہشت میں تلوار کھینچ کر کہنے لگے خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال نہ فرمایا اور انتقال نہ فرمائیں گے یہاں تک کہ منافقوں کی زبانیں اور ہاتھ پاؤں کاٹیں اور اُن کے قتل کا حکم دیں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نعش اقدس پر حاضر ہوئے جھک کر روئے انور پر

(156) عینی: عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، کتاب احادیث الأنبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام، باب ذکر ادریس علیہ السلام جلد ۱۵ صفحہ ۳۰۸ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

بوسہ دیا پھر روئے اور عرض کی۔

بأبی أنت وامی واللہ لایجمع اللہ علیك موتتین، أما الموتة التی کتبت علیك فقد متھا(157)

میرے ماں باپ حضور پر قربان خدا کی قسم اللہ تعالیٰ حضور پر دو موتیں جمع نہ فرمائے گا وہ جو مقدر تھی ہو چکی۔

بابی انت وامی، طبت حیاً ومیتاً، واللہ الذی نفسی بیدہ، لایذیقك اللہ الموتتین ابداً ۔(158)

میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور کی زندگی میں بھی پاکیزہ اور بعد انتقال بھی پاکیزہ قسم اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ کبھی حضور کو دو موتیں نہ چکھائے گا رواہ البخاری والنسائی (159) وابن ماجة (160) عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھا۔

تو ایسی بات جب تک نص صریح سے ثابت نہ ہو انبیاء اللہ خصوصاً ایسے رسول جلیل کے حق میں ہرگز نہ مانی جائے گی خصوصاً روح اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جن کی دعا یہ تھی کہ الٰہی اگر تو یہ پیالہ یعنی جام مرگ کسی سے پھیرنے والا ہے تو مجھ سے پھیر دے بارگاہ

---

(157) البخاری: الصحیح، کتاب الجنائز، باب الدخول علی المیت بعد الموت اذا درج فی اکفانہ، رقم الحدیث ۱۲۴۱، ۱۲۴۲ صفحہ ۱۹۹، کتاب المغازی، باب مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ووفاتہ، رقم الحدیث: ۴۴۵۲، ۴۴۵۳ صفحہ ۷۵۷ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(158) البخاری: الصحیح، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لوکنت متخذاً خلیلا، رقم الحدیث، ۳۶۶۷ صفحہ ۶۱۵ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(159) النسائی: السنن، کتاب الجنائز، باب تقبیل المیت، رقم الحدیث: ۱۸۴۲ صفحہ ۳۶۸ مطبوعہ دار السلام للنشر التوزیع الریاض

(160) ابن ماجہ: السنن، ابواب ماجاء فی الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ، رقم الحدیث: ۱۶۲۷ صفحہ ۲۸۹ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

عزت میں رسول اللہ کی جو عزت ہے اس پر ایمان لانے والا بے دلیل صریح واضح التصریح کے کیوں کر مان سکتا ہے کہ وہ یہ دعا کریں اور رب عزوجل اس کے بدلے اُن پر موت پر موت نازل فرمائے یہ ہرگز قابل قبول نہیں انصاف کیجئے۔ تو ایک یہی دلیل ان کے زندہ اٹھالیے جانے پر کافی ووافی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

تنبیہ دوم اقول:

قرآن مجید سے اتنا ثابت اور مسلمان کا ایمان کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یہود وعنود کے مکر وکیود سے بچ کر آسمان پر تشریف لے گئے رہا یہ کہ تشریف لے جانے سے پہلے زمین پر ان کی روح قبض کی گئی اور جسم یہیں چھوڑ کر صرف روح آسمان پر اٹھائی گئی اس کا آیت میں کہیں ذکر نہیں یہ دعویٰ زائد ہے جو مدعی ہو ثبوت پیش کرے ورنہ قبول بے ثبوت محض مردود ہے۔ مخالف نے جو کچھ ثبوت میں پیش کیا سب بے ہودہ ہے۔ وہ یا تو نرا افترا اس کے اپنے دل کا اختراع ہے یا مطلب سے محض بیگانہ جس میں مقصود کی بو بھی نہیں یا مراد میں غیر نص جو مدعی کے لیے ہرگز بکار آمد وکافی نہیں۔

سب کا بیان سنیے!

ایک افتراء:

تو اس کا وہ کہنا ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کی تفسیر میں ثابت فرمایا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد قبض روح آسمان پر اٹھائے گئے۔

دوسرا افتراء:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما پر کہ انہوں نے ایسا فرمایا حالانکہ ہم ابھی ثابت کر آئے کہ اُن سے بسند صحیح اس کا خلاف ثابت ہے وہ اسی کے قائل ہیں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابھی وفات نہ پائی اُن کی موت سے پہلے یہود ونصاریٰ اُن پر ایمان لائیں گے۔ امام قرطبی سے گزرا کہ یہی روایت ابن عباس سے صحیح ہے رضی اللہ تعالیٰ

عنہا۔

تیسرا افتراء:

صحیح بخاری شریف (161) پر کہ اُس میں یہ تفسیر سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم و ابن عباس سے مروی ہے حالانکہ اس میں بروایت حضرت ابن عباس صرف اس قدر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

انکم محشورون، وان ناساًیوخذ بهم ذات الشمال فأقول کما قال العبد الصالح: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دُمْتُ فِيهِمْ﴾ اِلٰی قَوْلِهٖ ﴿الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

یعنی تمہارا حشر ہوگا اور کچھ لوگ بائیں طرف یعنی معاذ اللہ جانب جہنم لے جائے جائیں گے میں وہ عرض کروں گا جو بندۂ صالح عیسیٰ بن مریم نے عرض کیا کہ میں اُن پر گواہ تھا جب تک اُن میں موجود رہا جب تو نے مجھے وفات دی تو ہی ان پر مطلع رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

اس حدیث میں مدعی کے اُس دعویٰ کا کہاں پتا ہے کہ آسمان پر جانے سے پہلے وفات ہوئی اور صرف روح اٹھائی گئی اور بے گانہ و بے علاقہ اس آیۂ کریمہ

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ (162)

---

(161) البخاری: الصحیح، کتاب التفسیر، باب قولہ ان تعذبهم فانهم، عبادك رقم الحدیث ۴۶۲۵، ۴۶۲۶ صفحہ ۷۹۱، کتاب أحادیث الأنبیاء، باب قول اللّٰه تعالیٰ واتخذ اللّٰه ابراهیم خلیلا...... الخ، رقم الحدیث: ۳۳۴۹، صفحہ ۵۵۹ باب: قول اللّٰه تعالیٰ واذکر فی الکتب مریم اذ...... الخ، رقم الحدیث ۳۴۴۷ صفحہ ۵۸۰ کتاب التفسیر، باب کما بدانا اول خلق نعیده وعدًا...... الخ رقم الحدیث، ۴۷۴۰ صفحہ ۸۲۵ کتاب الرقاق، باب الحشر رقم الحدیث: ۶۵۲۶ صفحہ ۱۱۳۰ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

(162) پارہ: ۷ سورۃ المائدہ آیت: ۱۱۷

کا ذکر ہے یہاں اگر وفات بمعنی موت ہو بھی تو یہ روز قیامت کا مکالمہ ہے۔ رب العزۃ جلالہ فرماتا ہے:

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًا ۢ بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ ۚ قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ۝ اِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا وَنَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا وَنَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ

وَلَآ اَعۡلَمُ مَا فِیۡ نَفۡسِکَ ؕ اِنَّکَ اَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ ۝ مَا قُلۡتُ لَهُمۡ اِلَّا مَآ اَمَرۡتَنِیۡ بِهٖۤ اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیۡ وَ رَبَّکُمۡ ۚ وَ کُنۡتُ عَلَیۡهِمۡ شَهِیۡدًا مَّا دُمۡتُ فِیۡهِمۡ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِیۡبَ عَلَیۡهِمۡ ؕ وَ اَنۡتَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَهِیۡدٌ ۝ اِنۡ تُعَذِّبۡهُمۡ فَاِنَّهُمۡ عِبَادُکَ ۚ وَ اِنۡ تَغۡفِرۡ لَهُمۡ فَاِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ۝ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا یَوۡمُ یَنۡفَعُ الصّٰدِقِیۡنَ صِدۡقُهُمۡ(163)

ترجمہ: جسدن جمع فرمائے گا اللہ تعالیٰ رسولوں کو پھر فرمائے گا تمہیں کیا جواب ملا بولے ہمیں کچھ خبر نہیں بے شک تو ہی خوب جانتا ہے سب چھپی باتیں جب فرمایا، اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے یاد کر میرے احسان اپنے اوپر (پھر احسانات گنا کر فرمایا) اور جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تو نے کہہ دیا تھا لوگوں سے کہ بنالو مجھے اور میری ماں کو دو خدا اللہ کے سوا بولا پاکی ہے۔ تجھے مجھے روا نہیں کہ وہ کہوں جو مجھے نہیں پہنچتا اگر میں نے کہا تو تجھے خوب معلوم ہوگا تو جانتا ہے۔ جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے بے شک تو ہی خوب جانتا ہے سب چھپی باتیں میں نے نہ کہا ان سے مگر وہی جس کا تو نے مجھے حکم دیا کہ پوجو اللہ کو جو مالک ہے میرا اور تمہارا اور میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں تھا جب تو نے مجھے وفات دی تو ہی ان پر مطلع رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے فرمایا اللہ نے یہ دن ہے جس میں نفع دے گا سچوں کو ان کا سچ۔

اوّل سے آخر تک یہ ساری گفتگو روز قیامت کی ہے کس نے کہا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ

(163) پارہ:۷ سورۃ المائدۃ، آیت ۱۰۹ تا ۱۱۹

والسلام کبھی وفات پائیں گے ہی نہیں کہ روز قیامت بھی اپنی وفات کا ذکر نہ کر سکیں شاید جاہل یہاں قَالَ اللّٰہُ اور قَالَ سُبْحٰنَكَ میں ماضی کے صیغے دیکھ کر سمجھا کہ یہ تو گزری ہوئی باتیں ہیں اور قیامت کا دن ابھی نہ گزرا حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ کلام فصیح میں آئندہ بات کو جو یقینی ہونے والی ہے ہزار جگہ ماضی کے صیغے سے تعبیر کرتے ہیں یعنی وہ ایسی یقینی الوقوع ہے کہ گویا واقع ہولی۔

قرآن مجید میں بکثرت ایسے محاورات ہیں سورہ اعراف میں دیکھئے۔

وَ نَادٰٓی اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ (164)

جنتوں نے دوزخیوں کو پکارا کہ ہم نے تو پالیا جو وعدہ دیا ہمیں ہمارے رب نے سچا کیا تم نے بھی پایا جو تمہیں وعدہ دیا تھا سچا۔

قَالُوْٓا نَعَمْ وہ بولے ہاں فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَیْنَهُمْ تو ندا کی ان میں ایک ندا دینے والے نے کہ خدا کی پھٹکار ستم گاروں پر

وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ (165)

اعراف والے پکارے جنت والوں کو سلام تم پر

وَ نَادٰٓی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِیْمٰهُمْ (166)

اور اعراف والے پکارے دوزخیوں کو ان کے علامت سے پہچان کر۔

وَنَادٰٓی اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ (167)

اور دوزخی پکارے جنتیوں کو کہ ہمیں اپنے پانی وغیرہ سے کچھ دو۔

قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَهُمَا عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ۝ (168)

---

(164) پارہ: ۸ سورۃ الاعراف، آیت، ۴۴

(165) پارہ: ۸ سورۃ الاعراف، آیت: ۴۶

(166) پارہ: ۸ سورۃ الاعراف، آیت: ۴۸

(167) پارہ: ۸ سورۃ الاعراف، آیت: ۵۰

(168) پارہ: ۸ سورۃ الاعراف، آیت: ۵۰

بولے اللہ نے یہ نعمتیں کافروں پر حرام کی ہیں۔

اس طرح سورہ صافات میں:۔

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَسَآءَلُوْنَ O (169)

[ترجمہ: تو اُن میں ایک نے دوسرے کی طرف منہ کیا پوچھتے ہو، کنزالایمان]

الآیات اور سورہ ص میں:

قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ قف لَا مَرْحَبًاۢ بِكُمْ سے اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ O (170)

[ترجمہ: وہ کہیں گے ان کو کھلی جگہ نہ ملیو آگ میں تو اُن کو جانا ہی ہے وہاں بھی تنگ جگہ میں رہیں تابع بولے بلکہ تمہیں کھلی جگہ نہ ملیو یہ مصیبت تم ہمارے آگے لائے تو کیا ہی برا ٹھکانہ وہ بولے اے ہمارے رب جو یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں دونا عذاب بڑھا اور بولے ہمیں کیا ہوا ہم ان مردوں کو نہیں دیکھتے جنہیں برا سمجھتے تھے کیا ہم نے انہیں ہنسی بنالیا یا آنکھیں ان کی طرف سے پھر گئیں، بے شک یہ ضرور حق ہے درزخیوں کا باہم جھگڑا۔ کنزالایمان]

تک دوزخ میں دوزخیوں کا باہم جھگڑا اور سورہ زمر میں:

وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ سے وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا الأیه (171)

[ترجمہ: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے پھر وہ دوبارہ پھونکا جائے گا جبھی وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے اور زمین جگمگا اٹھے گی اپنے رب کے

---

(169) پارہ: ۲۳ سورۃ الصّفت، آیت: ۵۰

(170) پارہ: ۲۳ سورۃ ص، آیت: ۶۰ تا ۶۴

(171) پار: ۲۴ سورۃ الزمر، آیت: ۶۸ تا ۷۴

نور سے اور رکھی جائے گی کتاب اور لائے جائیں گے انبیاء اور یہ نبی اور اُس کی اُمت کے اُن پر گواہ ہوں گے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرمادیا جائے گا اور اُن پر ظلم نہ ہوگا اور ہر جان کو اس کا کیا بھرپور دیا جائے گا اور اسے خوب معلوم ہے جو وہ کرتے تھے اور کافر جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے گروہ گروہ یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے داروغہ سے کہیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کے ملنے سے ڈراتے تھے کہیں گے کیوں نہیں مگر عذاب کا قول کافروں پر ٹھیک اترا فرمایا جائے گا داخل ہو جہنم کے دروازوں میں اس میں ہمیشہ رہنے تو کیا ہی برا ٹھکانہ متکبروں کا اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے اُن سواریاں گروہ گروہ جنت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کے جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغہ اُن سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا۔ کنزالایمان]

یہ تک تمام وقائع روز قیامت صیغہ ہائے ماضی میں ارشاد ہوئے ہیں اور خود اسی آیت میں دیکھئے جس دن جمع کرے گا اللہ رسولوں کو پھر فرمائے گا تم نے کیا جواب پایا بولے ہمیں کچھ علم نہیں۔ یہاں بھی ان کا جواب بصیغہ ماضی ارشاد فرمایا اور نا کافی و نا مثبت آئیہ کریمہ:۔

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا (172)

[ترجمہ: یاد کرو جب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں

(172) پارہ:۳ سورۃ آل عمران، آیت:۵۵

گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کردوں گا۔ کنز الایمان]

سے استدلال جس میں ارشاد ہوتا ہے کہ جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا اور اپنی طرف اٹھالینے والا اور کافروں سے دور کردینے والا ہوں اولا حرف واو ترتیب کے لیے نہیں کہ اس میں جو پہلے مذکور ہو اس کا پہلے ہی واقع ہونا ضرور ہو تو آیت سے صرف اتنا سمجھا گیا کہ وفات ورفع وتطہیر سب کچھ ہونے والے ہیں اور یہ بلاشبہ حق ہے یہ کہاں سے مفہوم ہوا کہ رفع سے پہلے وفات ہولے گی۔ تفسیر امام عکبری میں ہے:

مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ کلاھما للمستقبل و التقدیر رافعك الی ومتوفیك لانه رفع الی السماء ثم یتوفی بعد ذٰلك

[ترجمہ: یعنی یہ دونوں کلمے مستقبل کیلئے ہیں اور "رَافِعُكَ اِلَيَّ" و "مُتَوَفِّيْكَ" مقدر یعنی تمہیں اپنی طرف اٹھالوں گا اور تمہیں وفات دوں گا اس لیے کہ انہیں آسمان کی طرف اٹھالیا گیا پھر اس کے بعد ان کی وفات ہوگی، فاروقی]

تفسیر سمین وتفسیر جمل (173) وتفسیر مدارک (174) وتفسیر کشاف (175) وتفسیر بیضاوی (176) وتفسیر ارشاد العقل (177) میں ہے: **واللفظ للنسنی**

او ممیتك فی وقتك بعد النزول من السماء ورافعك الآن

(173) الجمل: حاشیۃ الجمل علی الجلالین زیر آیت (آل عمران آیت: ۵۵) جلد 1 صفحہ ۴۲۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

(174) نسفی: مدارک التنزیل وحقائق التاویل المعروف بہ تفسیر مدارک علیٰ ہامش الخازن جلد ا صفحہ ۲۵۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(175) الزمخشری: تفسیر الکشاف زیر آیت انی متوفیک ورافعک (آل عمران آیت: ۵۵) جلد ا صفحہ ۳۶۰ مطبوعہ مرکز اہل السنہ برکات رضا گجرات ہند

(176) البیضاوی: حاشیۃ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی زیر آیت (آل عمران آیت: ۵۵) جلد ۳ صفحہ ۷۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(177) ابی سعود: ارشاد العقل السلیم المعروف بہ تفسیر ابی السعود جلد ۲ صفحہ ۵۱ مطبوعہ مؤسسۃ التاریخ العربی بیروت

اذالو اولا توجب الترتیب ۔

[ترجمہ: یعنی یہ الفاظ نسفی کے ہیں "یا تمہیں موت دوں گا تمہاری موت کے وقت میں آسمان سے اتارنے کے بعد اور اس وقت میں تمہیں اٹھالیتا ہوں" اس لیے کہ واؤ ترتیب کو واجب نہیں کرتا، (فاروقی)]

تفسیر کبیر (178) میں ہے:۔

فالاٰیة تدل علی أنه تعالیٰ یفعل به هذه الأفعال، فأما کیف یفعل، ومتیٰ یفعل، فالأمر فیه موقوف علی الدلیل، وقد ثبت الدلیل أنه حیّ

[ترجمہ: یعنی آیت کریمہ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ یہ افعال کرتا ہے تو رہا یہ کہ کس طرح کرتا ہے اور کب کرتا ہے اور کب ہوتا ہے؟ تو یہ معاملہ دلیل پر موقوف ہے اور دلیل اس بات پر قائم ہو چکی ہے کہ وہ زندہ ہے۔ (فاروقی)]

ثانیاً:

توفی خوامخواہ معنی موت میں نص نہیں توفی کہتے ہیں تسلُّم وقبض اور پورا لے لینے کو کبیر کی عبارت اوپر گزری کہ معنی یہ ہیں کہ مع جسم وروح تمام وکمال اٹھالوں گا۔

تفسیر جلالین (179) سے گزرا

(179) السیوطی: تفسیر الجلالین، زیر آیت (اذ قال الله یعسیی انی متوفیك)

(سورۃ آل عمران آیت: ۵۵) صفحہ ۵ مطبوعہ منشی نولکشور لکھنؤ

---

(178) الرازی: مفاتیح الغیب المعروف بہ تفسیر الکبیر الجزء الثامن، زیر آیت: اذقال الله یعسیی انی متوفیك ورافعك (سورۃ آل عمران: ۵۵) جلد ۳ صفحہ ۲۷ مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

متوفيك قابضك ورافعك من غير موت

[ترجمہ: یعنی اللہ نے عیسیٰ سے فرمایا میں تجھے اپنے پاس لے لوں گا اور بغیر موت دیئے اٹھاؤں گا۔]

معالم التنزیل(180) سے گزرا کہ حسن، کلبی وابن جریج سے کہا:

انی قابضك ورافعك فی الدنیا الی من غیر موت

[ترجمہ: اے عیسیٰ میں تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا بغیر اس کے کہ تیرے جسم کو موت لاحق ہو۔]

اسی میں ہے:

فعلی هذا للتوفی تأویلان أحمد هماانی رافعك الی وافیا لم ینا لوامنك شیاء، من قولهم توفیت من کذا وکذا وأستو فیه اذأخذته تاماً، والاخر، انی متسلمك، من قولهم توفیت منه کذا، أی: تسلمته،(181)

[ترجمہ: یعنی اس بناء پر توفی کی دو تاویلیں ہیں ان میں سے ایک یہ کہ "میں تم کو مکمل سلامتی کے ساتھ اٹھالوں گا تو لوگ تمہارا کچھ نہ بگاڑ پائیں گے" (جیسے) اہل زبان کا قول کہ "میں نے اسے ایسے ایسے لے لیا جبکہ اس کو پورا پورا لے لیا" اور دوسری تاویل یہ ہے کہ "میں تمہیں ان سے لے لوں گا" (جیسے) اہل زبان کا قول کہ "میں نے اس چیز کو ان سے حاصل کرلیا"۔(فاروقی)]

---

(180) البغوی: معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر البغوی، الجز، الثالث جلد ا صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

(181) البغوی: معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر البغوی زیر آیت (سورۃ آل عمران آیت: ۵۵) جلد ا صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

کشاف(182)وانوار التنزیل(183)وابی السعود(184)وتفسیر نسفی(185)میں ہے:

أو قابضك من الأرض من توفيت مالى

[ترجمہ: یعنی میں تجھے زمین سے اچک لوں گا(جیسے)اہل زبان کا قول کہ میرا مال اچک لیا گیا۔(فاروقی)]

خفاجی علی البیضاوی(186)میں ہے:

ولذافسر التوفى برفعه واخذه من الارض كمايقال توفيت المال اذا قبضته

[ترجمہ: یعنی اس لیے"توفی" کی تفسیر"زمین سے اٹھالیے جانے سے" کی جیسے کہا جائے کہ"میرا مال فوت ہوگیا جب اسے لے لیا جائے"۔(فاروقی)]

ثالثاً:

توفی بمعنی استیفاء، اجل ہے یعنی تمہیں تمہاری عمر کامل تک پہنچاؤں گا اوران کافروں کے قتل سے بچاؤں گا ان کاارادہ پورانہ ہوگا تم اپنی عمر مقرر تک پہنچ کر اپنی موت انتقال کروگے۔

---

(182)الزمخشری: تفسیر الکشاف زیر آیت(آل عمران آیت:۵۵)جلد ا صفحہ ۳۶۰ مطبوعہ مرکز اہل السنۃ برکات رضا گجرات ہند

(183)البیضاوی: حاشیۃ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی زیر آیت(آل عمران آیت:۵۵)جلد ۳ صفحہ ۷۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(184)ابی سعود: ارشاد العقل السلیم المعروف بہ تفسیر ابی السعود، جلد ۲ صفحہ ۵۱ مطبوعہ مؤسسۃ التاریخ العربی بیروت، لبنان

(185)النسفی، مدارک التنزیل وحقائق التاویل المعروف بہ تفسیر مدارک علی ہامس الخازن جلد ا صفحہ ۲۵۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(186)الخفاجی:

تفسیر سمین وتفسیر جمل(187) وتفسیر مدارک (188) تفسیر کشاف(189) وتفسیر بیضاوی(190) وتفسیر ارشاد(191) میں ہے:۔

انی مستوفی أجلك ومؤخرك وعاصملك من أن يقتلك الكفار الى أن تموت حتف اَنفك

[ترجمہ: یعنی میں پورا کروں گا تمہارے اجل کو اور تمہیں مؤخر کروں گا اور میں تمہیں محفوظ رکھوں گا کفار کے قتل کرنے سے یہاں تک کہ تم اپنی طبعی موت پاؤ۔ (فاروقیؔ)]

تفسیر کبیر(192) میں ہے:

أی متمم عمرك، فحينئذ أتو فاك فلا أتركهم حتّٰى يقتلوك'

(187) الجمل: حاشیۃ الجمل علی الجلالین زیرآیت (آل عمران آیت:۵۵) جلد 1 صفحہ ۴۲۵ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ' مقابل آرام باغ' کراچی

(188) نسفی، مدارک التنزیل وحقائق التأویل المعروف بہ تفسیر مدارک علیٰ ہامس الخازن جلد ا صفحہ ۲۵۵ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(189) الزمخشری: تفسیر الکشاف زیرآیت (آل عمران آیت:۵۵) جلد ا صفحہ ۳۶۰ مطبوعہ مرکز اہل السنۃ برکات رضا گجرات ہند

(190) البیضاوی: حاشیۃ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی زیرآیت (آل عمران آیت: ۵۵) جلد ۳ صفحہ ۷۹ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

(191) ابی سعود: ارشاد العقل السلیم المعروف بہ تفسیر ابی السعود، جلد ۲ صفحہ ۵۱ صفحہ ۵۲ مطبوعہ مؤسسۃ التاریخ العربی بیروت، لبنان

الشربینی: تفسیر الخطیب الشربینی المعروف بہ تفسیر السراج المنیر زیرآیت (آل عمران آیت:۵۵) جلد ا صفحہ ۲۵۳ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان

ابی حیان اندلسی: تفسیر البحر المحیط زیرآیت (آل عمران آیت:۵۵) جلد ۲ صفحہ ۴۹۷ مطبوعہ دارالکتب بیروت، لبنان

(192) الرازی: مفاتیح الغیب العروف بہ تفسیر الکبیر زیرآیت: اذ قال الله يعيسى انى متوفيك ورافعك ......الخ (سورۃ آل عمران:۵۵) الجزء الثامن، جلد ۳ صفحہ ۲۳۷ مطبوعہ مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

وهٰذا تأويل حسن

[ترجمہ: یعنی میں تمہاری عمر کو مکمل کروں گا تو اس وقت تمہیں وفات دوں گا میں نہیں چھوڑں گا ان کے لیے وہ کہ تمہیں قتل کر دیں اور یہ تاویل اچھی ہے۔ (فاروقی)]

رابعاً:

وفات بمعنی خواب خود قرآن عظیم میں موجود قال اللہ تعالیٰ:۔

وَهُوَ الَّذِىْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ (193)

اللہ ہے جو تمہیں وفات دیتا ہے رات میں یعنی سلاتا ہے

وقال الله تعالیٰ: اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَ الَّتِىْ لَمْ تَمُتْ فِىْ مَنَامِهَا (194)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وفات دیتا ہے جانوں کو ان کی موت کے وقت اور جو نہ مرے انہیں ان کے سوتے میں۔

تو معنی یہ ہوئے کہ میں تمہیں سلاؤں گا اور سوتے میں آسمان پر اٹھالوں گا کہ اٹھائے جانے میں دہشت نہ لاحق ہو یہی قول امام ربیع بن انس کا معالم (195) میں ہے:

قال الربيع بن أنس: المراد المتوفى النوم، وكان عيسى قد نام فرفعه الله تعالىٰ نائمًا الى السماء، ومعناه انى منيمك ورافعك الى ۔

---

(193) پارہ: ۷ سورۃ الانعام آیت: ۶۰

(194) پارہ: ۲۴ سورۃ الزمر آیت: ۴۲

(195) البغوی: معالم التنزیل المعروف بہ تفسیر البغوی، الجزء الثالث، جلد 1 صفحہ ۲۳۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

[ترجمہ: یعنی ربیع ابن انس نے کہا کہ: ''توفی'' سے مراد ''نوم'' ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سوتے رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں آسمان پر اٹھالیا اور اس کا معنی یہ ہے کہ میں تمہیں سلاؤں گا اور تمہیں اپنی طرف اٹھالوں گا۔ (فاروقی)]

مدارک (196) میں ہے:

اومتو فی نفسک بالنوم ورافعک وانت نائم حتی لایلحقک خوف وتستیقظ وانت فی السماء امن مقرب

[ترجمہ: یعنی میں تمہیں لے لوں گا سوتے میں اور تمہیں اٹھالوں گا اس حال میں کہ تم سو رہے ہوگے تاکہ تمہیں خوف نہ ہو اور تم بیدار ہو اس حالت کہ آسمان میں مامون و مقرب ہو۔ (فاروقی)]

کشاف (197) وانوار (198) وارشاد (199) میں ہے:

أو متوفیك نائمًا، اذروی أنه رفع نائمًا

[ترجمہ: یعنی میں تمہیں خواب میں لے لوں گا اس لیے کہ: مروی ہے عیسیٰ علیہ السلام سوتے میں اٹھالیے گئے۔ (فاروقی)]

اور ان کے سوا آیت میں اور بھی بعض وجوہ کلمات علماء میں مذکور تو وفات کو بمعنی موت لینا اور اُسے قبل از رفع ٹھہرا دینا محض بے دلیل ہے جس کا آیت میں اصلاً پتا نہیں۔

---

(196) نسفی: مدارک التنزیل وحقائق التاویل المعروف بہ تفسیر مدارک علیٰ ہامش الخازن جلد ا صفحہ ۲۵۶ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

(197) الزمخشری: تفسیر الکشاف، زیر آیت (آل عمران آیت: ۵۵) جلد ا صفحہ ۳۶۰ مطبوعہ مرکز اہل السنۃ برکات رضا گجرات ہند

(198) البیضاوی: حاشیۃ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی زیر آیت، جلد ۳ صفحہ ۷۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

(199) ابی سعود: ارشاد العقل السلیم المعروف بہ تفسیر ابی السعود زیر آیت، جلد ۲ صفحہ ۵۱ مطبوعہ موسسۃ التاریخ العربی بیروت، لبنان

اقول:

بلکہ اگر خدا انصاف دے تو آیت تو اس مزعوم مخالف کا رد فرما رہی ہے ان کلمات کریمہ میں اپنے بندے عیسیٰ روح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تین بشارتیں تھیں۔

مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ(200)

اگر معنی آیت یہی ہوں کہ میں تمہیں موت دوں گا اور بعد میں تمہاری روح کو آسمان پر اٹھالوں گا تو اس میں سوا اس کے کہ انہیں موت کا پیغام دیا گیا اور کون سی بشارت تازہ ہے مرنے کے بعد ہر مسلمان کی روح آسمان پر بلند ہوتی اور کافروں سے نجات پاتی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ:

اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ (201)

بے شک جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور ان سے تکبر کیا ان کے لیے نہ کھولے جائیں گے دروازے آسمان کے۔

تو کافر کی روح آسمان پر نہیں جاتی ملائکہ عذاب جب لے کر جاتے ہیں در ہائے آسمان بند کر لیے جاتے ہیں کہ یہاں اس ناپاک روح کی جگہ نہیں، بخلاف مومن کہ اُس کی روح بلند ہوتی اور زیر عرش اپنے رب جل وعلا کو سجدہ کرتی ہے تو پچھلی باتیں ہر مسلمان کی روح کو حاصل۔۔

آیت میں صرف خبر موت رہ گئی اور ہمارے طور پر ہر ایک بشارت عظیمہ مستقلہ ہے کہ میں تمہیں عمر کامل تک پہنچاؤں گا یہ کافر قتل نہ کر سکیں گے اور جیتے جی آسمان پر اٹھالوں گا اور کافروں سے ایسا دور و پاک کر دوں گا کہ عمر بھر کسی کافر کو تم پر اصلاً دسترس نہ

---

(200) پارہ:۳ سورۃ آل عمران، آیت:۵۵

(201) پارہ:۸ سورۃ الاعراف آیت:۴۰

ہو گی جب دوبارہ دنیا میں آؤ گے یہ جو تمہیں قتل کرنا چاہتے ہیں تم خود انہیں قتل کرو گے اور انہیں کو نہیں بلکہ تمام کافروں سے سارے جہان کو پاک کردو گے کہ ایک دین حق تمہارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوگا اور تم تمام عالم میں اس کے مرجع وماویٰ معہذا شروع کلام میں فرمایا ہے:

وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ الْآيَة (202)

یہاں یہ ارشاد ہوتا ہے کہ: ''کافروں نے عیسیٰ کے ساتھ مکر کیا انہیں قتل کرنا چاہا اور اللہ عزوجل نے انہیں ان کے مکر کا بدلہ دیا کہ ان کا مکر الٹا انہیں پر پڑا جب فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے عیسیٰ! میں تیرے ساتھ یہ یہ باتیں کرنے والا ہوں''۔

انصاف کیجئے:

اگر کچھ دشمن کسی بادشاہ ذوالاقتدار کے محبوب کو قتل کرنا چاہتے ہوں اور وہ اُسے بچائے تو بچانے کے معنی یہ ہوں گے کہ اسے سلامت نکال لیا جائے اور ان کا چاہا نہ ہونے پائے یا یہ کہ ان کے قتل سے یوں محفوظ رکھے کہ خود موت دے دے ان کی مراد تو یوں بھی بھر آئی آخر جو کسی کا قتل چاہے اُس کو غرض یہی ہوتی ہے کہ جان سے جائے وہ حاصل ہو گیا ان کے ہاتھوں نہ سہی اللہ کے ہاتھ (قدرت) سے سہی بخلاف اس کے کہ انہیں ان کے قادر ذوالجلال والاکرام نے زندہ اپنے پاس اٹھالیا کہ انہیں پھر بھیج کر ان خبیثوں کی شرارتیں انہیں کے دست مبارک سے نیست ونابود کرائے۔ تو یہ سچا بدلہ ان ملعونوں کے مکر کا ہے:

وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝ (203)

[ترجمہ: اور اللہ سب سے بہتر چھپی تدبیر والا ہے۔ کنزالایمان]

---

(202) پارہ:۳ سورۃ آل عمران: آیت: ۵۴،۵۵

(203) پارہ ۳، سورۃ آل عمران، آیت: ۵۴

ھٰکذا ینبغی التحقیق واللہ ولی التوفیق ۔

[ترجمہ: ایسی تحقیق ہونی چاہیے اور اللہ یہ توفیق دینے والا ہے۔]

مسلمانو! ان منکروں کا ظلم قابل غور ہے ہم سے تو محض بے ضابطہ وہ جبروتی تقاضے تھے کہ ثبوت حیات صرف قرآن سے دو آیت بھی قطعیۃ الدلالۃ ہو حدیث ہو بھی تو خاص صحیح بخاری کی ہو حالانکہ از روئے قواعد علمیہ ہمارے ذمے ثبوت دینا ہی نہ تھا ہماری تقریرات سے روشن ہو چکا کہ مسئلے میں مخالفین مدعی ہیں اور بار ثبوت ذمہ مدعی ہوتا ہے تو ایک تو الٹا مطالبہ اور وہ بھی ایسی تنگ قیدوں سے جو عقلاً و نقلاً کسی طرح لازم نہیں اور جب خود ان مدعی صاحبوں کو ثبوت دینے کی نوبت آئی تو وہ گل کترے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا حضرت عبد اللہ بن عباس پر افترا صحیح بخاری شریف پر افترا محض بے گانہ و اجنبی سے استناد نہ قرآن پر بس نہ قطعیت کی ہوس اور کیا ناانصافی کے سر پر سینگ ہوتے ہیں:

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

تنبیہ سوم:

ان نئے فیشن کے مسیحوں کا سچے مسیح رسول اللہ وکلمۃ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سوال کہ اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی نہ رہیں گے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہوں گے یا اُن کو خدائے تعالیٰ اس عہدہ جلیلہ سے معزول کر کے اُمتی بنا دے گا اگر از راہ نادانی ہے تو محض سفاہت و جہالت ورنہ صریح شرارت و ضلالت۔

حاش للہ:

نہ وہ خود مستعفی ہوں گے نہ کوئی نبی نبوت سے استعفا دیتا ہے نہ اللہ عزوجل انہیں معزول فرمائے گا نہ کوئی نبی معزول کیا جاتا ہے وہ ضرور اللہ کے نبی ہیں اور ہمیشہ نبی رہیں گے اور ضرور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں اور ہمیشہ اُمتی رہیں گے یہ سفیہ اپنی حماقت سے نبی ہونے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہونے میں باہم منافات سمجھا یہ اس کی جہالت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر رفیع سے غفلت

ہے وہ نہیں جانتا کہ ایک عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر موقوف نہیں ابراہیم خلیل اللہ وموسیٰ کلیم اللہ ونوح نجی اللہ وآدم صفی اللہ وتمام انبیاء اللہ تعالیٰ علیہم وسلم سب کے سب ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ حضور کا نام پاک نبی الانبیاء ہے حدیث میں حضور نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لو کان موسیٰ حیاً ماوسعه الااتباعی(204)

اگر موسی زندہ ہوتے انہیں میری پیروی کے سوا کچھ گنجائش نہ ہوتی۔

رواه احمد(205) **والبیهقی فی الشعب** (206) **عن جابر بن عبد اللّٰه رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما**

اور فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم:

والذی نفس محمد بیده لوبدا لکم موسیٰ فاتبعتموه وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان حیاو ادرک نبوتی لاتبعنی(207)

---

(204) ابن ابی شیبہ: المصنف، کتاب الادب، باب من کرہ النظر فی کتب اھل الکتاب، رقم الحدیث ۳۶۴۱۲، جلد ۵ صفحہ ۳۱۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

ابویعلی: المسند، مسند جابر، رقم الحدیث: ۲۱۳۹ جلد ۲ صفحہ ۲۰۷ مطبوعہ دار الفکر بیروت

الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد کتاب العلم، باب لیس لأ حد قول مار سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۸۰۸ جلد ۱ صفحہ ۲۳۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

الھیثمی: کشف الاستار عن الزوائد البزار، کتاب الایمان، باب اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۱۲۴ جلد ۱ صفحہ ۷۹ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ دمشق

(205) احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث: ۱۴۵۶۵ جلد ۹ صفحہ ۱۳۰ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ

(206) البیہقی: شعب الایمان، الرابع من شعب الایمان، ذکر حدیث جمع القرآن، رقم الحدیث ۱۷۷ جلد ۱ صفحہ ۲۰۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

(207) لدارمی: السنن، المقدمۃ، باب ما یتقی من تفسیر حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم الحدیث: ۴۳۵ جلد ۱ صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، صفحہ ۳۲ مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان پاک ہے اگر موسیٰ تمہارے لیے ظاہر ہوں اور تم مجھے چھوڑ کر اُن کی پیروی کرو تو سیدھی راہ سے بہک جاؤ گے اور اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو ضرور میرا اتباع کرتے۔

اس وقت توراۃ شریف کا ذکر تھا لہٰذا موسیٰ علیہ السلام کا نام لیا ورنہ انہیں کی تخصیص نہیں سب انبیاء کے لیے یہی حکم ہے۔

یہ سفہا قرآن مجید کا نام تو لیتے اور حدیثوں سے منکر ہو کر فریب دہی عوام کے لیے صرف اسی سے استناد کا پیام دیتے ہیں مگر استغفر اللہ قرآن کی انہیں ہوا بھی نہ لگی یہ منہ اور قرآن کا نام اگر قرآن عظیم کبھی سنا بھی ہوتا تو ایسے بے ہودہ سوال کا منہ نہ پڑتا اللہ عزوجل قرآن میں فرماتا ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ۝ فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۝(208)

اور یاد کر جب اللہ نے عہد لیا سب پیغمبروں سے جب میں تمہیں کتاب وحکمت عطا کروں پھر آئے تمہارے پاس ایک رسول تصدیق فرماتا ہوا اس کتاب کی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے پیغمبرو کیا تم نے اس بات کا اقرار کیا اور اس عہد پر میرا ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا، فرمایا تو آپس میں ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ اس عہد کا گواہ ہوں تو جو اس کے بعد پھر جائے تو وہی لوگ بے حکم ہیں۔

---

(208) پارہ:۳ سورۃ آل عمران، آیت:۸۱،۸۲

کیوں قرآن کا نام لینے والو! کیا یہ آیتیں قرآن میں نہ تھیں کیا اللہ عزوجل نے اس سخت تاکید شدید کے ساتھ سب انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایمان لانے کا عہد نہ کیا اس عہد سے ان سب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی نہ بنا دیا کیا اس عہد لیتے وقت انہوں نے نبوت سے استعفا کیا یا اللہ عزوجل نے انہیں معزول کر کے اُمتی کر دیا۔

اے سفیہو! اس عہد عظیم پر حضرت روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اتریں گے اور باوصف نبوت ورسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی وناصر دین ہو کر رہیں گے۔

آسمان نسبت بعرش آمد فرود
گرچہ بس عالیست پیش خاک تود

اس آیت کریمہ کا نفیس جانفزا بیان اگر دیکھنا چاہو تو سیدنا الوالد المحقق دام ظلہ کی کتاب مستطاب ۱۳۰۵ھ

تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

کا مطالعہ کرو اور ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی الانبیاء ہونے پر ایمان لاؤ۔

گرچہ شیرین دہناں بادشاہ نند ولے
او سلیمانِ جہان ست کہ خاتم با اوست

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم رہا اس کا سوال کہ کس وقت آسمان سے رجوع کریں گے اس کا جواب وہی ہے کہ ما المسؤل عنها با علم من السائل۔

[ترجمہ: یعنی جس سے پوچھا گیا وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔]

اتنا یقینی ہے کہ وہ مبارک وقت بہت قریب آپہنچا ہے کہ وہ آفتابِ ہدایت وکمال افق رحمت وجمال وقہر وجلال سے طلوع فرما کر اس زمین تیرہ تار پر تجلی فرمائے اور ایک

جھلک میں تمام کفر، بدعت، نصرانیت، یہودیت، شرک، مجوسیت، نیچریت، قادیانیت، رفض، خروج وغیرہا اقسام ضلالت سب کا سویرا کر دے تمام جہان میں ایک دین اسلام ہو اور دین سلام میں صرف ایک مذہب اہل سنت باقی سب تہ تیغ وللہ الحجة السامیه مگر تعیین وقت کہ آج سے کے سال کے ماہ باقی ہیں نہ ہمیں بتائی گئی نہ ہم جان سکتے ہیں جس طرح قیامت کے آنے پر ہمارا ایمان ہے اس کا وقت معلوم نہیں۔

تنبیہ چہارم:

مسلمانو! اللہ عزوجل نے انسان کو جامع صفات ملکی وبہیمی وشیطانی بنایا ہے جسے وہ ہدایت فرمائے صفات ملکی ظہور کرتے اور اسے بعض یا کل ملائکہ سے افضل کر دیتے ہیں کہ:

عبدی المؤمن احب الی من بعض ملائکتی (209)

[ترجمہ: یعنی میرے نزدیک میرا مومن بندہ بعض فرشتوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔]

شریعت ان کی شعار ہوتی ہے اور تقویٰ ان کا وثار کہ:

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ (210)

[ترجمہ: جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں، کنز الایمان]

---

(209) طبرانی: المعجم الاوسط، رقم الحدیث: ۶۶۳۴ جلد ۵ صفحہ ۷۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

الھیثمی: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، کتاب الایمان، باب منزلۃ المومنین عند ربہ، رقم الحدیث: ۲۶۶ جلد ۱ صفحہ ۱۰۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

الھندی: کنز العمال، کتاب الایمان، باب صفات المؤمنین، رقم الحدیث، ۷۰۸، ۷۰۹، جلد ۱ صفحہ ۸۷ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر والنذیر، باب حرف القاف، رقم الحدیث: ۶۰۶۲ صفحہ ۴۵۳ مطبوعہ دار التوفیقیہ للتراث قاہرہ

(210) پارہ: ۲۸، سورۃ التحریم: آیت: ۶

تواضع وفروتنی ان کی شانِ جبلی اور تکبر وتعلی سے تنفر کلی کہ:

ان الملئکة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم ۔(211)

[ترجمہ: یعنی بے شک فرشتے طالب علم کے لیے اپنے پروں کو بچھا دیتے ہیں۔]

اور جس نے صفات بہیمی کی طرف رجوع کی بہائم دار لیل ونہار بطن وفرج خادم خوار اور فکر شہوات کا اسیر وگرفتار کہ

اُولٰٓئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ ھُمْ اَضَلُّ(212)

[ترجمہ: وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ، کنزالایمان]

اور جس پر صفات شیطانیہ غالب آئیں تکبر وترفع اس کا دین وآئین کہ:

اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ٥(213)

---

(211) الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، رقم الحدیث: ۲۶۸۲ صفحہ ۷۹۹ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

ابوداؤد: السنن، کتاب العلم، باب فی فضل العلم، رقم الحدیث ۳۶۴۱، صفحہ ۳۲۷ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

ابن ماجہ: السنن، کتاب السنۃ باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، رقم الحدیث: ۲۲۳ صفحہ ۴۱ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

الدارمی: السنن، المقدمہ، باب فی فضل العلم والعالم، رقم الحدیث: ۳۴۲ جلد ا صفحہ ۱۱۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی

المنذری: الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم، مطلبہ وتعلمہ وتعلیمہ...... الخ جلد ا صفحہ ۵۱ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

السیوطی: الجامع الصغیر فی الاحادیث البشیر والنذیر، باب حرف الف، رقم الحدیث: ۲۱۲۳ صفحہ ۱۵۹ مطبوعہ دار التوفیقیۃ للتراث قاہرہ

التبریزی: مشکوٰۃ المصابیح، کتاب العلم، الفصل الثانی، صفحہ ۳۴ مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

الحمیدی: المسند، حدیث صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث: ۸۸۱ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰ مطبوعہ عالم الکتب بیروت لبنان

(212) پارہ: ۹ سورۃ الاعراف، آیت: ۱۷۹

(213) پارہ: ا سورۃ البقرۃ، آیت: ۳۴

[ترجمہ: منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہو گیا، کنزالایمان]

یہ ہر وقت طلب جاہ وشہرت میں مبتلا رہتے ہیں کہ کسی طرح وہ بات نکالی جائے جس سے آسمان تعلیٰ پر ٹوپی اچھالے دور دور نام مشہور ہو خاص وعام میں ذکر مذکور ہو اپنا گروہ الگ بنائیں وہ ہمارا غلام ہم اس کے امام کہلائیں ان میں جن کی ہمت پوری ترقی کرتی ہے وہ

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی ○ (214)

[ترجمہ: میں تمہارا سب سے اونچا رب ہوں۔ (کنزالایمان)]

بولتے اور دعوے خدائی کی دکان کھولتے ہیں جیسے گزرے ہوؤں میں فرعون ونمرود وغیرہما مردود اور آنے والوں میں مسیح قادیانی کے سوا ایک اور مسیح خرنشین یعنی دجال لعین اور جوان سے کم درجہ ہمت رکھتے ہیں کذاب یمامہ وکذاب ثقیف وغیرہما خبیثوں کی طرح ادعای رسالت ونبوت پر تھکتے ہیں اور گھٹ کی ہمت والے کوئی مہدی موعود بنتا ہے کوئی غوث زمان کوئی مجتہد وقت کوئی چنین وچنان ہندوستان میں مدتوں سے اسلام بے سردار ہے اور دین بے یاور نفس امارہ کی آزادیاں کھلے بندوں رہنے کی شادیاں یہاں رنگ نہ لائیں تو کہاں ہزاروں مجتہد سینکڑوں ریفامر، مقتنان تہذیب، مشرّعان نیچر کتنے ہی مہدی، کتنے مذہب گرحشرات الارض کی طرح نکل پڑے اور خدا کی شان

كَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ

[ترجمہ: یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے، کنزالایمان]

جو کوئی کیسے ہی کھلے باطل صریح جھوٹ کا نشان باندھ کر آگے بڑھا کچھ عقل کے اندھے قسمت کے اندھے اس کے پیچھے ہو لیے آخر یہی آدمی تھے جو فرعون کو سجدہ کرتے یہی آدمی ہوں گے جو دجال کا ساتھ دیں گے ان

(214) پارہ: ۳۰ سورۃ النازعات، آیت ۲۴

صدیوں کے دورے میں مہدی تو کتنے ہی نکلے اور زمین کا پیوند ہوئے سنا جاتا ہے ایک صاحب کو پانچ پانیوں کے زور میں نئی اُپج کی سوجھی کہ مہدی بننا پرانا ہوگیا اور نرا امتی بننے میں لطف ہی کیا لاؤ عیسیٰ موعود بنیں اور اِدعائے الہام کی بنیاد پر نبوت کی دیوار چنیں اور ادھر عیسائیوں کا زمانہ بنا ہوا ہے۔ اگر کہیں صلیب کے صدقے میں نصیب جاگا اور اُن کی سمجھ میں آ گیا جب تو جنگل میں منگل ہے سولی کے دن گئے برے کی![1]

شادی کا دنگل ہے یورپ و امریکا و برما و انڈیا سب تخت اپنے ہی ہیں اپنے ہی بندے خداوند تاج و شہی ہیں پاؤں میں چاند تارے کا جوتا سر پر سورج کا تاج ہوگا باپ کو جیتے جی معزول کر کے بیٹے کا راج ہوگا اور ایسا نہ بھی ہوا تو چند گانٹھ کے پورے اندھے تو کہیں گئے ہی نہیں یوں بھی اپنا ایک گروہ الگ شہرت حاصل سرداری برقرار۔

اس خیال کے جمانے کو جہاں ہزاروں گل کھلائے صدہا جل کھیلے وہاں ایک ہلکا سا پیچ یہ بھی چلے کہ سیدنا عیسیٰ علیٰ نبینا الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم تو مر بھی گئے اب وہ کیا خاک اتریں گے اور کیا کریں دھریں گے جو کچھ ہیں ہمیں ذات شریف ہیں ہمیں آخری امید گاہ دین حنیف ہیں ہمیں قاتل خنزیر ہمیں قاطع یہود ہمیں کاسر صلیب ہمیں مسیح موعود

---

[1] ہاں ہاں برے کی شادی تو ہوئی اور ہوئی بھی کس زور سے کہ آسمان ابالسہ پر ہوئی اور ہوئی بھی گھر کی گھر میں یعنی خود مرزا اماموں جی کی اُن کی بھانجی محمدی سے ہوئی اور اس کی ابلیسی وحی بھی مرزا جی پر اُتری کہ زُجنا کھا مگر افسوس کہ راس نہ آئی آسمانی جورو پاس نہ آئی مرزا جی کی بہن نے مرزا جی کی ایک نہ سنی اور اُن کی منکوحہ جو رو سلطان محمد خاں کو بیادی مرزا جی چیخے چلائے وحیوں کا آسمان مرزا جی پر پھٹ پڑا کہ وہ ان کا رقیب تین برس کے اندر مر جائے گا اور اُس کی نیم جھوٹن پھر مرزا جی کو پہنچے گی مگر وہ پٹھان ایسا کڑا کہ آج تک کادیانی جی کی آسمانی جورو کو بغل میں لیے بیٹھا ہے اُس کا تو بال بھی بیکا نہ ہوا خود کادیانی ہائے جورو وائے جورو کرتے چل بسے اور پھر اُن کے مرید ہیں کہ اب تک اُن کی پیشگوئیوں پر منڈائے بیٹھے اور ان کی نبوت ملعونہ پر ایمان لا رہے ہیں۔ بھنگی کو بھی ایسی ذلت پہنچتی تو ڈوب مرتا ہے مگر مرزا جی کی حیا کہ اتنے برسوں اپنی جائز جورو خانم کو پٹھان کی بغل میں دیکھا کیسے زندہ بھی رہے اور ان کی نبوت کے شیش محل کو ٹھیس نہ لگی اگرچہ خون خرابا ہوگیا جس پر ایک ظریف نے کہا:

وحی و پوش بود زوجنا کھا   واقعہ نیمود زوج نا کھا   ۱۲ منہ

گویا انہیں کی ماں کنواری انہیں کا باپ معدوم احادیث متواترہ میں انہیں کے آنے کی دھوم مگر یہ ان کی نری خام ہوس ہے او حیات و موت عیسوی میں ان کی گفتگو عبث۔

ہم پوچھتے ہیں موت عیسوی منافی نزول ہے یا نہیں اگر نہیں اور بے شک نہیں جیسا کہ ہم مقدمۂ خامسہ میں روشن کر آئے جب تو اس دعوے سے تمہیں کیا نفع ملا اور احادیث نزول کو اپنے اوپر ڈھالنے سے کیا کام چلا اور اگر بالفرض منافی جانیے تو یقیناً لازم کہ موت سے انکار کیجئے حیات ثابت مانیے کہ اگر موت ہوتی تو نزول نہ ہوتا مگر نزول یقینی کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات متواترہ اس کی دلیل قطعی مسلمان ہرگز کسی فریب دہندہ کی بناوٹ مان کر اپنے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو معاذ اللہ غلط و باطل جاننے والے نہیں جو کوئی ان کے خلاف کہے اگرچہ زمین سے آسمان تک اڑے مسلمان اس کا ناپاک قول بدتر از بول اسی کے منہ پر مار کر الگ ہو جائیں گے اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن پاک سے لپٹ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کا دامن نہ چھڑائے دنیا نہ آخرت میں، آمین، آمین بجاہ عندك یا ارم الراحمین۔

اور بفرض باطل یہ سب کچھ سہی پھر آخر تمہاری مسیحیت کیوں کر ثابت ہوئی ثبوت دو اور اپنے دعوے کی غیرت کی آن ہے تو صرف قرآن سے دو۔

وہ دیکھو قرآن کی بارگاہ سے محروم پھرتے ہوا چھا وہاں نہ ملا حدیث سے دو وہ دیکھو حدیث کی درگارہ سے خائب و خاسر پلٹتے ہو خیر یہاں بھی ٹھکانا نہ لگا تو کسی صحابی ہی کا ارشاد، کسی تابعی ہی کا اثر، کسی امام ہی کا قول کچھ تو پیش کرو کہ احادیث متواترہ میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نزول عیسیٰ کی بشارت دی ہے اس سے مراد کوئی ہندی پنجابی ہے جہاں جہاں ابن مریم ارشاد ہے وہاں کسی پنجابن کا بچہ مغل زادہ مراد ہے اور جب ایسے بدیہی البطلان دعووں کا کہیں سے ثبوت نہ دے سکے ہر طرف سے ناامید ہر طرح سے باطل تو عوام کو چھلنے اور پینترے بدلنے اور ترچھے نکلنے اور الٹے اچھلنے سے کیا حاصل حضرت مسیح مع جسم و روح یا صرف روح سے بعد انتقال گئے یا جیتے جاگتے تمہیں کیا نفع

اور تم پر سے ذلت بے ثبوتی کیونکر دفع تمہارا مطلب ہر طرح مفقود تمہارا دعا ہر طرح مردود پھر اس بے معنی بحث کو چھیڑ کر کیا سنبھالو گے اور عیسیٰ کی وفات سے مغل کو مرسل پنجابن کو مریم نطفے کو کلمۂ اذل کو اکرم بیاہی کو کنواری، ادخال کو دم کیوں کر بنا لو گے؟ بالجملہ وہی دو حرف کہ مقدمہ ثالثہ ورابعہ میں گزرے ان تمام جہالات فاحشہ کے رد میں کافی ووافی ہیں۔ وللہ الحمد۔

تنبیہ پنجم:

بفرض باطل یہ بھی سہی کہ نزول عیسیٰ سے مراد کسی مماثل عیسیٰ کا ظہور ہے مگر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اتنا ہی تو ارشاد نہ فرمایا کہ نزول عیسیٰ ہوگا بلکہ اس سے پہلے وقائع ارشاد ہوئے ہیں کہ جب یہ واقع ہولیں گے اس کے بعد نزول ہوگا اس کے مقارن بہت احوال واوصاف بتائے گئے ہیں کہ اس طور پر اتریں گے یہ کیفیت ہوگی اس کے لاحق بہت حوادث وکوائن فرمائے گئے کہ اُن کے زمانے میں یہ یہ ہوگا آخر ان سب کا صادق آنا تو ضرور ہے۔

مثلاً سابقات:

میں روم وشام وتمام بلاد اسلام باستثنائے حرمین شریفین سب مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا سلطان اسلام کا شہادت پانا تمام زمین کا فتنہ وفساد سے بھر جانے کے باعث اولیائے عالم کا مکہ معظمہ کو ہجرت کر جانا وہاں حضرت امام آخر الزمان کا طواف کعبہ کرتے ہوئے ظہور فرمانا اولیائے کرام وسائر اہل اسلام کا ان کے ہاتھ پر بیعت کرنا نصاریٰ کا وابق یا اعماق ملک شام میں لام باندھنا۔

ان کی طرف مدینہ طیبہ سے لشکر اسلام کا نہضت فرمانا نصاریٰ کا اپنے ہم قوم نومسلموں سے لڑائی مانگنا۔ مسلمانوں کا انھیں اپنی پناہ میں لینا لشکر مسلمین کا تین حصے ہو [illegible] فتح عظیم پانا فتح یاب حصے کا قسطنطنیہ کو نصاریٰ سے چھیننا ملحمۂ کبریٰ کا واقع [illegible]وں کا تین روز اپنے خیموں سے قسم کھا کر نکلنا کہ فتح کرلیں گے یا شہید

ہو جائیں گے اور شام تک سب کا شہید ہو جانا آخر میں نصرت الٰہی کا نزول فرمانا مسلمانوں کا فتح اجل واعظم پانا اتنے کافروں کا کھیت ہونا کہ پرندہ اگران کی لاشوں کے ایک کنارے سے اڑے تو دوسرے کنارے تک پہنچنے سے پہلے مرکر گر جائے مسلمانوں کا اموال غنیمت تقسیم کرتے میں ابلیس لعین کی زبان سے خروج دجال کی غلط خبرسن کر پلٹنا وہاں اس کا نشان نہ پانا پھر اس خبیث اعاذنا اللہ منہ کا ظہور کرنا بے شمار عجائب دکھانا مینہ برسانا کھیتی اُگانا زمین کو حکم دے کر خزانے نکلوانا خزانوں کا اس کے پیچھے ہو لینا سب سے پہلے ستر ہزار یہود طیلسان پوش کا اس کافر پر ایمان لانا اس کا لشکر بننا دجال کا ایک جوان مسلمان کو تلوار سے دو ٹکڑے کر کے پھر زندہ کرنا اس کا اس پر فرمانا کہ اب مجھے اور بھی یقین ہو گیا کہ تو وہی کانا کذاب ملعون ہے جس کے خروج کی ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اگر کچھ کر سکتا ہے تو اب تو مجھے کچھ ضرر پہنچا پھر اس کا ان پر قدرت نہ پانا غائب وخاسر ہو کر رہ جانا چالیس روز میں اس ملعون کا حرمین طیبین کے سوا تمام جہان میں گشت لگانا اہل عرب کا سمٹ کر ملک شام میں جمع ہونا اس خبیث کا انہیں محاصرہ کرنا بائیس ہزار مرد جنگی اور ایک لاکھ عورتوں کا محصور ہونا، کیا تمہارے نکلنے سے پیشتر یہ سب وقائع واقع ہو لیے واللہ کہ صریح جھوٹے ہو اب چلئے۔

اب چلئے مقازنات:

ناگاہ اسی حالت میں قلعہ بند مسلمانوں کو آواز آنا کہ گھبراؤ نہیں فریاد رس آپہنچا عیسیٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا باب دمشق الشام کے پاس دمشق کے مشرقی جانب منارۂ سپید کے نزدیک دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کے آسمان سے نزول فرمانا بے نہائے بالوں سے پانی ٹپکنا جب سر جھکائیں یا اٹھائیں موئے مبارک سے موتیوں کا جھڑنا یہاں تکبیر ہو چکی نماز قائم ہے۔ حضرت امام مہدی کا بامر عیسوی امامت فرمانا حضرت کا ان کے پیچھے نماز پڑھنا سلام پھیر کر دروازہ کھلوانا، اس طرف ستر ہزار یہود مسلح کے ساتھ اس مسیح کذاب یک چشم کا ہونا مسیح صدیق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اس کا بدن

گھلنا، بھاگنا، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اس کے تعاقب میں جانا ''باب لُدّ'' کے پاس اسے قتل فرمانا، اس کا خون ناپاک اپنے نیزۂ پاک پر دکھانا کیا تم پر یہ صفات صادق ہیں کیا تم سے یہ وقائع واقع ہوئے؟ لا واللہ صریح جھوٹے ہو۔

آگے سنئے واقعات عہد مبارک:

سیدنا موعود مسیح محمود صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ کا صلیبیں توڑنا، خنزیر کو قتل فرمانا، جزیہ اٹھا دینا، کافر سے اما الاسلام واما السیف پر عمل فرمانا یعنی ''اسلام لا ورنہ تلوار'' تمام کفار روئے زمین کا مسلمان یا مقتول ہونا یہود کو گن گن کر قتل فرمانا، پیڑوں پتھروں کا مسلمانوں سے کہنا اے مسلمان آ یہ میرے پیچھے یہودی ہے سوا دین اسلام کے تمام مذاہب کا یکسر نیست ونابود ہو جانا روحا کے راستے سے حج یا عمرے کو جانا، مزار اقدس سید اطہر صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر سلام کرنا، قبر انور سے جواب آنا اور ان کے زمانے میں ہر طرح کا امین چین ہونا، لالچ، حسد، بغض کا دنیا سے اٹھ جانا، شیر کے پہلو میں گائے کا چرنا، بھیڑیئے کی بغل میں بکری کا بیٹھنا، سانپ کو ہاتھوں میں لے کر بچوں کا کھیلنا، کسی کا کسی کو ضرر نہ پہنچانا' آسمان کا اپنی برکتیں انڈیل دینا، زمین کا اپنی برکات اُگل دینا، پتھر کی چٹان پر دانہ بکھیر دو تو کھیتی ہو جانا، اتنے اتنے بڑے اناروں کا پیدا ہونا چھلکے کے سایہ میں ایک جماعت کا آجانا، ایک بکری کے دودھ سے ایک قوم کا پیٹ بھرنا، روئے زمین پر کسی کا محتاج نہ ہونا، دینے والا اشرفیوں کے توڑے لیے پھرے کوئی قبول نہ کرے وغیرہ وغیرہ۔

کیا یہ تمہارے اس زمانۂ پرشور وشین کے حالات ہیں کلا واللہ صریح جھوٹے ہو اسی طرح اور وقائع کثیرہ مثلاً یاجوج وماجوج کا عہد عیسوی میں نکلنا دجلہ وفرات وغیر ہما دریا کے دریا پی کر بالکل سکھا دینا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بحکم الٰہی مسلمانوں کو کوہ طور کے پاس محفوظ جگہ رکھنا یاجوج وماجوج کا دنیا خالی دیکھ کر آسمان پر تیر پھینکنا کہ زمین تو ہم نے خالی کر لی اب آسمان والوں کو ماریں اللہ تعالیٰ کا ان خبیثوں کے استدراج کے

لیے تیروں کو آسمان سے خون آلودہ واپس فرمانا ان کا دیکھ کر خوش ہونا کودنا پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے ان اشقیا پر بلائے نغف کا آنا سب کا ایک رات میں ہلاک ہو کر رہ جانا روئے زمین کا ان کی عفونت سے خراب ہونا، دعائے عیسوی سے ایک سخت آندھی کا آ کر ان کی لاشیں اڑا کر سمندر میں پھینک دینا، عیسیٰ و مسلمین کا کوہ طور سے نکلنا شہروں میں از سر نو آباد ہونا چالیس سال زمین میں امامت دین و حکومت عدل آئین فرما کر وفات پانا، حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں دفن ہونا، (۱) جب تم اپنی عمر جو لکھا کر آئے ہو پوری کر لو تو ان شاء اللہ العظیم سب مسلمان علانیہ دیکھ لیں گے کہ حضرت عزائیل علیہ السلام نے تمہیں تو گلا دبا کر تمہارے مقر اصلی کو پہنچایا اور ان باقی واقعوں سے بھی کوئی تم پر صادق نہ آیا پھر تم کیوں کر مماثل عیسیٰ و مراد احادیث ہو سکتے ہو اگر کہیے ہم حدیثوں کو نہیں مانتے۔ جی یہ تو پہلے ہی معلوم تھا کہ آپ منکر کلام رسول اللہ ہیں صلی اللہ علیہ وسلم مگر یہ تو فرمائیے کہ پھر آپ مسیح موعود کس بنا پر بنتے ہیں؟ کیا قرآن عظیم میں کوئی آیت صریح قطعیۃ الدلالۃ موجود ہے کہ عیسیٰ کا نزول موعود ہے؟ تو بتاؤ اور نہیں تو آخر یہ موعود موعود کہاں سے گا رہے ہو؟ انہیں حدیثوں سے جب حدیثیں نہ مانو گے موعودی کا پھندنا کس گھر سے لاؤ گے؟۔

ع شرم بادت از خدا و از رسول

مگر بحمد اللہ:

کبھی ایسی زٹلیات پر کان نہ رکھیں گے کیا ممکن ہے کہ معاذ اللہ، معاذ اللہ وہ

---

(۱) الحمد اللہ کہ حضرت مصنف کی پیشین گوئی ثابت ہوئی مرزا کادیانی ۱۳۲۶ھ میں اپنے مقر میں دھکیل دیئے گئے اور اصلاً ایک واقعہ ایک حرف بھی اُن پر ثابت نہ آیا مرزا جی نے جو اپنی عمر کی وحی سے تاریخ بتائی تھی اس میں بھی ان کے وحی دہندہ نے غپا کھایا قصداً انہیں مسخرہ بنا کر غپا دیا کے 83 برس کی عمر پائیں گے حالانکہ کچھ اوپر ساٹھ ہی میں ساٹھ ماروں نے کیکڑے ڈال کران کو اوجھی میں جھونک دیا وہی شیطانی کا جملہ جو آسمانی جورو کے بارے میں مرزا جی پر اترا تھا کہ زوجنا کھا، شان الٰہی کے اس سے ایک ظریف نے مرزا کادیانی کی تاریخ موت نکالی یوں کہ ان میں تین لفظ ہیں زوج مجموعہ ۱۳۲۶ھ ہوئے...... الہام سے کہتے ہے۔ ۱۲ منہ

ارشادات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا جانیں اور ان کے منکر مخالف کو سچا۔

حاش للہ:

حاش للہ اور پھر مخالف بھی وہ جو خود انہیں ارشادات کے سہارے اپنے خیالی پلاؤ پکاتا ہو تمہارے موعود بننے کو تو حدیثیں سچی مگر تطبیق اوصاف وقائع کے وقت جھوٹی

اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○(215)

[ترجمہ: تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ کیا ہے مگر یہ کہ دنیا میں رسوا ہو اور قیامت میں سخت تر عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے اور اللہ تمہارے کوتکوں (کرتوتوں) سے بے خبر نہیں، کنز الایمان]

وقیل بعد اللقوم الظلمین ○ والحمد للہ ربّ العلمین ○

[ترجمہ: اور فرمایا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔]

جواب سوال اخیر:

اب نہ رہا مگر سائل کا حضرت امام مہدی واعور دجال کی نسبت سوال بتوفیق اللہ تعالیٰ اس کے جواب لیجئے۔

قولہ:

حضرت امام مہدی اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں

(215) پارہ:۱، سورۃ البقرہ، آیت: ۸۵

اقول:

ہے اور بہت تفصیل سے

قولہ:

ہے تو اس کی آیت

اقول:

ایک نہیں متعدد، دیکھو سورۂ ''والنجم'' شریف آیت تیسری اور چوتھی، سورۃ ''فتح شریف'' آخر آیت کا صدر، سورۃ قلب القرآن مبارک کی پہلی چار آیتیں۔

وغیر ذٰلک مواقع کثیرہ

جواب دوم:

دیکھو مقدمۂ اولیٰ۔

جواب سوم:

قادیانی کا نکلنا اس کا عیسیٰ موعود ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اس کی آیت اور نہیں تو وجہ۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝(216)

[ترجمہ: مار ایسی ہوتی ہے اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے، کنز الایمان]

الحمد للہ کہ یہ مختصر جواب ۲۲ رمضان المبارک روز جان افروز دو شنبہ ۱۳۱۵ھ کو حلہ پوش اختتام اور تاریخ ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' نام ہوا۔

---

(216) پارہ:۲۹ سورۃ القلم، آیت:۳۳

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیّدنا ومولانا محمدٍ واٰلہ
وصحبہٖ اجمعین واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین
واللہ سبحٰنہٗ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم
کتبہ محمد المعروف بحامد رضا البریلوی عفی عنہ
بمحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مصادر التحقیق

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبوعہ
1	القرآن الکریم	منزل من اللہ	

"تفاسیر"

نمبر شمار	کتاب	مصنف	مطبوعہ
2	الجامع لاحکام القرآن	ابو عبداللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (المتوفی ۶۶۸ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
3	الدرالمنثور فی التفسیر بالمأثور	امام جلال الدین السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)	محمد امین وجح شرکاء بیروت، لبنان
4	تفسیر القرآن العظیم	اسماعیل بن کثیر دمشقی (المتوفی ۷۷۴ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
5	تفسیر الکبیر	امام فخر الدین الرازی (المتوفی ۶۰۶ھ)	مکتبہ علوم اسلامیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور
6	الکشف والبیان فی تفسیر القرآن	امام ابو اسحاق احمد بن محمد الثعلبی (المتوفی ۴۲۷ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
7	تفسیر روح المعانی	سید محمود آلوسی (المتوفی ۱۲۷۰)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
8	معالم التنزیل	ابو محمد الحسین بن مسعود (المتوفی ۵۱۶ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان
9	مدارک التنزیل وحقائق التاویل	ابو البرکات احمد بن محمد النسفی (المتوفی: ۷۱۰ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
10	تفسیر الجلالین	امام جلال الدین السیوطی (المتوفی ۹۱۱ھ)	منشی نولکشور لکھنؤ
11	حاشیۃ الجمل علی الجلالین	شیخ سلیمان الجمل (المتوفی......ھ)	قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ، کراچی
12	ارشاد العقل السلیم	ابو سعود محمد بن محمد بن مصطفیٰ العمادی الحنفی (المتوفی ۹۸۲ھ)	مؤسسۃ التاریخ العربی بیروت
13	تفسیر الکشاف	محمود بن عمر الزمخشری الخوارزمی المعتزلی (۵۳۸ھ)	مرکز اہل السنۃ برکات رضا گجرات ہند
14	حاشیۃ شیخ زادہ علی تفسیر القاضی البیضاوی	محمد بن مصباح الدین مصطفیٰ القوجوی	دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

15	تفسیر الخطیب الشربینی	الشیخ الخطیب الشربینی (التوفی ۹۷۷ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
16	تفسیر البحر المحیط		دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
17	جامع البیان ای عن تادیل	ابوجعفر محمد بن جریر الطبری (التوفی ۳۱۰ھ)	دار احیاء التراث العربی بیروت

"حدیث"

18	صحیح البخاری	ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (التوفی ۲۵۶ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
19	صحیح المسلم	ابوالحسن مسلم بن الحجاج قشیری (التوفی ۲۶۱ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
20	سنن نسائی	عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (التوفی ۳۰۳ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
21	سنن ابوداؤد	سلیمان بن اشعث بجستانی (التوفی ۲۷۵ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
22	جامع ترمذی	ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (التوفی ۲۷۹ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
23	سنن ابن ماجہ	ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (التوفی ۲۷۳ھ)	دار السلام للنشر والتوزیع الریاض
24	سنن دارمی	ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی (التوفی ۲۵۵ھ)	قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
25	المستدرک علی الصحیحین	عبداللہ بن محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری (التوفی ۴۰۵)	قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی
26	مسند احمد	احمد بن محمد بن حنبل (التوفی ۲۴۱ھ)	دار الحدیث قاہرہ
27	صحیح ابن حبان	ابوخاتم محمد بن حبان (التوفی ۳۵۴ھ)	دار المعرفۃ بیروت، لبنان
28	المعجم الکبیر	ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (التوفی ۳۶۰ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
29	المعجم الاوسط	ابوالقاسم سلیمان بن احمد الطبرانی (التوفی ۳۶۰ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
30	مصنف عبدالرزاق	امام عبدالرزاق صنعانی (التوفی ۲۱۱ھ)	ادارۃ القرآن کراچی
31	مسند الفردوس وھو الفردوس وبمأ ثور الخطاب	ابوشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی (التوفی ۵۰۹ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
32	مسند ابی یعلیٰ	احمد بن عالی التمیمی (التوفی ۳۰۷ھ)	دار الفکر بیروت، لبنان
33	مسند ابی داؤد الطیالسی	سلیمان بن داؤد (التوفی ۲۰۴ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
34	کشف الخفاء ومزیل الالباس	اسماعیل بن محمد العجلونی الجراحی (التوفی ۱۱۶۳ھ)	مؤسسۃ الرسالۃ دمشق
35	مجمع الزوائد ومنبع الفوائد	نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی (التوفی ۸۰۷ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
36	کشف الاستار عن زوائد البزار	نور الدین علی بن ابوبکر ہیثمی (التوفی ۸۰۷ھ)	مؤسسۃ الرسالۃ دمشق

37	کتاب الفتن	نعیم بن حماد بن معادیہ بن حارث الخزی المروزی (التوفی ۲۲۹ھ)	مکتبہ حنفیہ کانسی روڈ کوئٹہ
38	الآحادیث المختارہ	ضیاء المقدسی ابی محمد بن عبدالواحد (التوفی ۶۴۳ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
39	شرح السنۃ	حسین بن مسعود (التوفی ۵۱۶ھ)	دارالتوفیقیہ للتراث قاہرہ
40	مشکوٰۃ المصابیح	امام محی الدین التبریزی (التوفی ۷۴۲ھ)	اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی
41	السنن الکبریٰ	ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (التوفی ۴۵۸ھ)	دارالحدیث قاہرہ
42	کنز العمال	علی متقی بن حسام الدین ہندی (التوفی ۹۷۵ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
43	مسند الحمیدی	امام عبداللہ بن زبیر حمیدی (التوفی ۲۱۹ھ)	عالم الکتب بیروت
44	مصنف ابن ابی شیبہ	ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ (التوفی ۲۳۵ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
45	الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف	زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (التوفی ۶۵۶ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
46	ذیل تاریخ بغداد		دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
47	الجامع الصغیر فی احادیث البشیر النذیر	امام جلال الدین السیوطی (التوفی ۹۱۱ھ)	دارالتوفیقیہ للتراث قاہرہ
48	تاریخ دمشق الکبیر	ابوالقاسم علی بن الحسن ابن عساکر (التوفی ۵۷۱ھ)	داراحیاء التراث العربی بیروت
49	تاریخ الکبیر	ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری (التوفی ۲۵۶ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان
50	مسند الشھاب	ابی عبداللہ محمد بن سلامۃ القضاعی	دارالرسالۃ العالمیہ دمشق
51	شعب الایمان	ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (التوفی ۴۵۸ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

''شروحاتِ حدیث''

52	فتح الباری شرح صحیح البخاری	شہاب الدین احمد بن علی بن حجر عسقلانی (التوفی ۸۵۲ھ)	دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض
53	عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری	بدرالدین محمود بن احمد عینی (التوفی ۸۵۵ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
54	ارشاد الساری لشرح صحیح البخاری	علامہ احمد قسطلانی (التوفی ۹۱۱ھ)	دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

55	مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح	علی بن سلطان محمد القاری (التوفی ۱۰۱۴ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

"مختلف فیہ عربی کتب"

56	کاشف الغمۃ فی شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ	الامام ابی قاسم اللالکائی (التوفی ۴۱۸ھ)	مکتبۃ الطبری للنشر والتوزیع قاھرہ
57	جامع بیان العلم وفضلہ	ابو عمر یوسف بن عبد اللہ محمد بن عبد البر (التوفی ۴۶۳ھ)	المکتبۃ التوفیقیۃ مصر
58	المدخل لابن الحاج	محمد بن محمد بن محمد عبدری فاسی مالکی (التوفی ۷۳۷ھ)	الکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت
59	المیزان الکبریٰ	عبد الوہاب شعرانی (التوفی ۹۷۳ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
60	التذکرۃ فی احوال الموتی وامور الآخرۃ	ابو عبد اللہ محمد بن احمد مالکی قرطبی (التوفی ۶۶۸ھ)	المکتبۃ المعروفیۃ پشاور
61	دلائل النبوۃ	ابو بکر احمد بن حسین بیہقی (التوفی ۴۵۸ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
62	دلائل نبوۃ	المستغفری	دار النوادر الریاض
63	حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ شافعی (التوفی ۴۳۰ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
64	أسد الغابہ فی معرفۃ	عز الدین ابی الحسن علی بن محمد الجزری (التوفی ۶۳۰ھ)	المکتبۃ الوحیدیہ پشاور
65	الوفا باحوال المصطفیٰ	عبد الرحمٰن بن علی بن محمد جوزی (التوفی ۵۹۷ھ)	دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان
66	الحاوی للفتاویٰ	امام جلال الدین السیوطی (التوفی ۹۱۱ھ)	مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
67	تذکرۃ الحفاظ	شمس الدین ذھبی (التوفی ۷۶۵ھ)	مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور

"مختلف فیہ اردو کتب

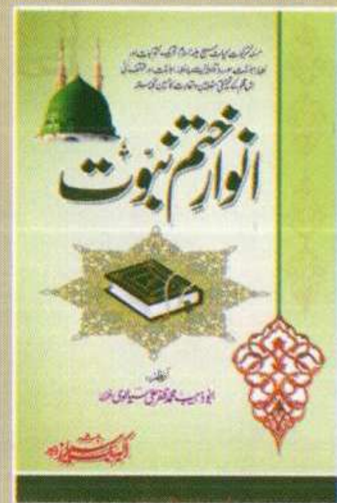
نمبر	کتاب	مصنف	ناشر
68	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان	رضا فاؤنڈیشن اندرون لوہاری دروازہ لاہور
69	الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد	اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان	مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی
70	حدائق بخشش	اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان	پروگریسو بکس 40۔بی اُردو بازار لاہور
71	فتاویٰ حامدیہ	مولانا احمد رضا خان	شبیر برادرز اُردو بازار
72	الصارم الربانی علی اسراف القادیانی	مولانا احمد رضا خان	رضوی پریس بریلی شریف
73	وصایا شریف	مولانا حسنین رضا خان	الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ
74	تذکرہ جمیل	مولانا ابراہیم خوشتر صدیقی	مکتبہ برکات المدینہ، جامع مسجد بہار شریف، بہادر آباد کراچی
75	سیدی ابوالبرکات	مولانا سید محمود احمد رضوی	
76	حیات مولانا احمد رضا خاں بریلوی	پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد	
77	حیات مفسر اعظم ہند	مفتی عبدالواجد قادری	
78	انوار امیر ملت	محمد صادق قصوری	
79	افادات وملفوظات شیر اھل سنت	محمد افضال حسین نقشبندی	غیر مطبوعہ
80	قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد کی سرگزشت	مولوی اللہ وسایا	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ حضوری باغ روڈ ملتان

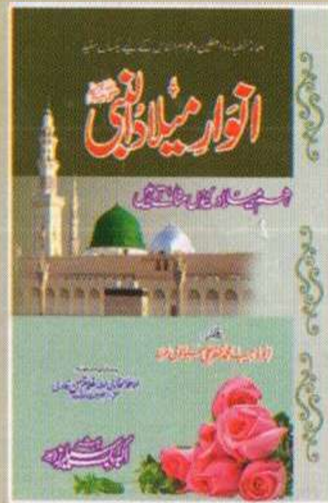
"رسائل وجرائد"

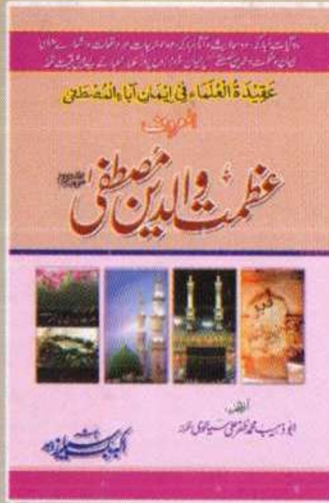
نمبر	رسالہ	اشاعت
81	ماہنامہ الحقیقہ "تحفظ ختم نبوت نمبر"	شکر گڑھ سن اشاعت ۲۰۱۳ء
82	مجلہ فکر سواد اعظم	چینوٹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ء

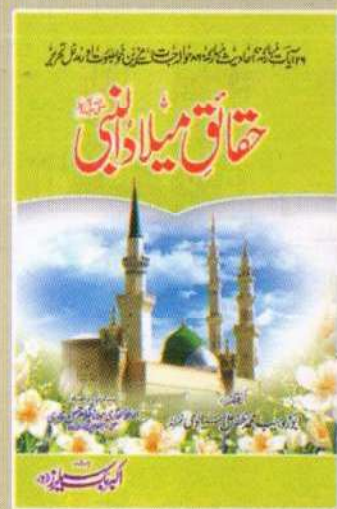
ابو ذہیب محمد ظفر علی سیالوی غفرلہ

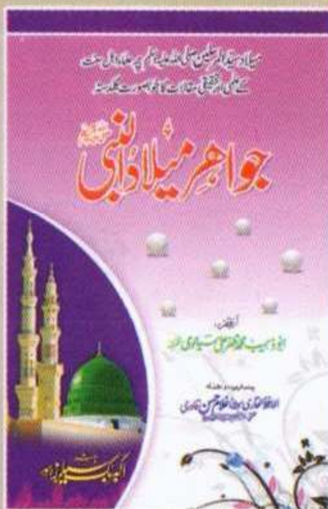
کی چند دیگر تصانیف

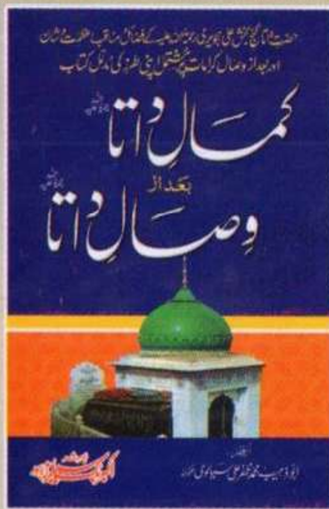


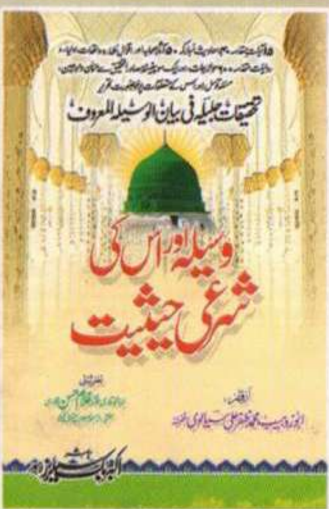












ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph:37352022